بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم

حصہ سوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

الجامع المسند الصحيح المختصر

من امور رسول الله ﷺ وسنتة وايامه

المعروف

صحيح البخاری

للامام

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم

حصہ سوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ۔

کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا ستائیسویں رات ہوتی) ہے۔

•بَابٌ ۵۵۶ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسولِ خدا کے غزوات کی تعداد۔

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس (۱۹) غزوات۔

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ بن خصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ (ان بزرگوں کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)۔

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

کتاب التفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ۔

رحمن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

• بَابٌ ۵۵۷ مَا جَاءَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی قرأت سے ہوتی ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے

كَمَا تُدَانُ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ .

جیسے کرتے ہیں کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

۱۵۹۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهٗ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهٗ .

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا (فارغ ہو کر) میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلائیں (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے: اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد سے تشریف لے جانے لگے تو میں عرض گزار ہوا، کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے، فرمایا۔ وہ الحمد شریف ہے۔ یہی سبع مثانی (سات آیتوں والی) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

•باب ۵۵۶ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ .

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۵ کا بیان

۱۵۹۲ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

ف: فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نمازی دو طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے لحاظ سے۔ پہلی موافقت تو سارے ہی کرتے ہیں کہ جس وقت امام ولا الضالین ۵ کہتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور مقتدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری آواز والی موافقت فرشتوں کے ساتھ وہی کرتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس کے اندر گناہوں کی معافی کی بشارت پنہاں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

بَابُ ٥٥٩ قَوْلِهٖ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

۳۹۵ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا
يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ
الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا
اِلٰى رَبِّنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ
خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَ
عَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَيَسْتَحِيْ
اِئْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى
اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ
وَيَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَيْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ
فَيَسْتَحِيْ فَيَقُوْلُ ائْتُوْا خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَهٗ
فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ
اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَيَاْتُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ
فَيَسْتَحِيْ مِنْ رَّبِّهٖ فَيَقُوْلُ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ
اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوْحَهٗ فَيَقُوْلُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ
مَا تَاَخَّرَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَنْطَلِقُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ عَلٰى
رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِيْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ

سورۃ البقرہ

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ آپ کے لئے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں۔ تاکہ ہمیں راحت ملے اور اس مصیبت سے نجات پائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں نکلے گا۔ مجھے اپنی لغزش یاد ہے جس کے باعث میں شرمسار ہوں۔ تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ غرض مجھ سے پوری نہیں ہوگی۔ پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا۔ پس اس پر شرمسار ہو کر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوگا۔ تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا اور انہوں نے بغیر کسی وجہ کے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمائیں گے۔ پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اللہ کا ایک کلمہ اور اس کی جانب کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا۔ تم محمد مصطفےٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں کے صدقے ان کے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ پس میں سب کو لے کر بارگاہ خداوندی کی طرف چل پڑوں گا یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں

وسل تعطه وقل يسمع واشفع تشفع فارفع رأسي فأحمده بتحميد يعلمنيه ثم أشفع فيحد لي حدا فأدخلهم الجنة ثم أعود إليه فإذا رأيت ربي مثله ثم أشفع فيحد لي حدا فأدخلهم الجنة ثم أعود الرابعة فأقول ما بقي في النار إلا من حبسه القرآن ووجب عليه الخلود قال أبو عبد الله إلا من حبسه القرآن يعني قول الله تعالى خالدين فيها.

* باب ۵۶ قال مجاهد إلى شياطينهم أصحابهم من المنافقين والمشركين محيط بالكافرين الله جامعهم على الخاشعين على المؤمنين حقا قال مجاهد بقوة يعمل بما فيه وقال أبو العالية مرض شك صبغة دين وما خلفها عبرة لمن بقي لا شية فيها لا بياض وقال غيره يسومونكم يولونكم الولاية مفتوحة مصدر الولاء وهي الربوبية وإذا كسرت الواو فهي الإمارة وقال بعضهم الحبوب التي تؤكل كلها فوم فادارأتم اختلفتم وقال قتادة فباءوا فانقلبوا وقال غيره يستفتحون يستنصرون شروا باعوا راعنا من الرعونة إذا أرادوا أن يحمقوا إنسانا قالوا راعنا لا تجزي لا تغني ابتلى اختبر خطوات من الخطو والمعنى آثاره.

* باب ۵۶ قوله تعالى فلا تجعلوا لله أندادا وأنتم تعلمون.

۱۵۹۳۔ حدثني عثمان بن أبي شيبة قال حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله قال سألت

چلا جاؤنگا پھر سجدے میں رہونگا جبتک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے فرمایا جائیگا اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائیگا کہو سنا جائیگا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کرونگا جنکی مجھے تعلیم فرمائی جائیگی پھر میں شفاعت کرونگا جسکی میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی تو میں ایک گروہ کو جنت میں داخل کرکے واپس لوٹ آؤنگا پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسب سابق کرونگا حکم ہوگا کہ شفاعت کرو اور میرے لئے ایک حد مقرر فرمادی جائیگی تو میں دوسرے گروہ کو جنت میں داخل کرکے واپس لوٹ آؤنگا۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح واپس آؤنگا پھر چوتھی مرتبہ اسی طرح واپس لوٹونگا۔ اسکے بعد میں کہونگا کہ اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے

سورۃ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم۔

مجاہد کا قول ہے کہ شیٰطینہم سے مراد اس کے ساتھی جو منافق اور مشرک ہیں۔ محیط بالکٰفرین یعنی اللہ تعالیٰ انہیں جمع کرنیوالا ہے۔ علی الخٰشعین یعنی حقیقی اہل ایمان پر۔ بقوۃ بساط کے مطابق عمل کرنا۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مرض سے شک مراد ہے۔ صبغۃ دین۔ وما خلفھا باقی لوگوں کے لئے عبرت۔ لاشیۃ فیھا سفیدی نہیں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ یسومونکم تمہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ الولایۃ اگر مفتوح ہو تو اسکا مصدر ولاء ہے جس کا مطلب ہے ربوبیت اور اگر مکسور ہو تو اس سے امارت مراد ہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ اناج جو کھایا جاتا ہے اسے فوم کہتے ہیں۔ فادارءتم یعنی تم نے اختلاف کیا۔ قتادہ کا قول ہے کہ فباءو سے مراد ہے لوٹ گئے۔ یستفتحون مدد مانگتے تھے۔ شروا انہوں نے خریدا۔ راعنا رعونت سے ہے جب کسی آدمی کو بیوقوف بنانا ہو تو راعنا کہتے ہیں۔ لاتجزی کچھ کام نہ آئے گی۔ ابتلیٰ آزمائش۔ خطوٰت یہ الخطو سے بنا ہے جس سے مراد کسی کے نقوش قدم ہیں۔

فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون۔ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے۔ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرائے یعنی شرک

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.

• بَابُ ۵۶۲ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوٰى الطَّيْرُ.

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

• بَابُ ۵۶۳ قَوْلِهٖ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ، رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ.

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ.

• بَابُ ۵۶۴ قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرَ وَمِيكَ وَسَرَافِ

کرنا، حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے ہمسایے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَنّ اور سلویٰ اتارا۔ کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا، ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۵۷) مجاہد کا قول ہے کہ مَنّ ایک درخت کا گوند اور سلویٰ ایک پرندے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھنبی یا ترنجبین بھی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جب ہم نے فرمایا کہ اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں (سورۃ البقرہ آیت ۵۸)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ شہر میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی انہوں نے حِطَّةٌ کی جگہ لفظ حَبَّةٌ کہا تھا۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ کی تفسیر۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل سے

عَدُوُّ اللّٰهِ عَبْدُ إِيلُ اللّٰهِ.

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوهُ قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

بَابُ قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا

مراد اللہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن سلام نے پھل چنتے ہوئے یہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سرزمین میں تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کونسی ہے؟ (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ (۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں۔ پوچھا کہ جبرئیل نے؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی۔ تم فرما دو کہ جو جبرئیل کا دشمن ہے تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا ہے (سورۃ البقرۃ، آیت ۹۷) پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائیگی (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔ (۳) اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ، قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے آپ کے میرے متعلق دریافت فرمانے سے پہلے اگر انہیں میرے مسلمان ہو جانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ جب یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ تمہارے اندر کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا آدمی ہے اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گیا ہے تو؟ وہ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے سے بچائے۔ پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ لَا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا۔

روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ قرآن کریم سے جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۶)۔

بَابُ ۵۶۶ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ کی تفسیر

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَزَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا۔ اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ میرے لئے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

بَابُ ۵۶۷ قَوْلِهِ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى يَثُوبُونَ يَرْجِعُونَ۔

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرٰهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر

مَثَابَةً سے يَثُوبُونَ ہے بمعنی لوٹتے ہیں۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِي مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ إِنِ انْتَهَيْتُنَّ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْكُنَّ حَتَّى أَتَيْتُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ (۱) میں عرض گزار ہوا کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا۔ (۲) ایک دفعہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس بھلے بُرے سب آتے ہیں اس لیے آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرما دی (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ شکر رنجی ہو گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر مدارات کرنے والی عورتیں تبدیل فرما دے گا۔ اس پر حضور کی ایک زوجہ مطہرہ فرمانے

إِحْدٰى نِسَآئِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَآءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ عُمَرَ.

گئیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ سمجھانے لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیت ۵)۔ حضرت انس سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

● بَابُ ۵۶۶ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الْقَوَاعِدُ اَسَاسُهٗ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَّالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ.

فَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے! ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے (آیت ۱۲۷)۔ اَلْقَوَاعِدُ بنیادیں، اس کا مفرد قَاعِدَةٌ ہے اور اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ کا مفرد قَاعِدٌ ہے۔

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَآئِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروا دیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کر تو دیتا اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے نزدیک والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پوری طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

● بَابُ ۵۶۹ وَقَوْلِهٖ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا.

قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا کی تفسیر۔

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

بَابُ قَوْلِهِ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

١٦٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ.

بَابُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا.

١٦٠٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف نازل فرمایا۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر۔ اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو اُن کے اس قبلہ سے جس پر تھے، تم فرما دو کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۲)۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی، لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو یہ خیال دل میں کروٹیں لیتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص مسجد قبا کی جانب گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمازوں کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی جو تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جام شہادت نوش فرما گئے تھے کہ ان کی نمازوں کا کیا بنا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ

جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.

• بَابُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

۱۶۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ فِيْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ اِذْ جَآءَ جَاءٍ فَقَالَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْاٰنًا اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا فَتَوَجَّهُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ.

• بَابُ قَوْلِهٖ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ اِلٰى عَمَّا تَعْمَلُوْنَ.

۱۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کو بلائے گا۔ پس وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیرے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا جائے گا: کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے، ہاں۔ پھر ان کی امت سے دریافت فرمایا جائے گا کہ کیا تمہارے تک احکام پہنچائے گئے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ پس (حضرت نوح سے) کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ (امت محمدیہ) گواہی دیں گے کہ یقیناً انہوں نے احکام پہنچائے اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوگا۔ پس یہ ارشاد باری تعالیٰ اسی سلسلے میں ہے: ۔ اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان و گواہ۔ اَلْوَسَطُ کا معنی ہے بہتر، افضل۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر۔

اور اے محبوب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اس لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک یہ بات بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے۔ بیشک اللہ آدمیوں پر بڑا کرم والا مہربان ہے (آیت ۱۴۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران جبکہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے تو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کعبہ کی جانب نماز میں منہ کرنے کا قرآنی حکم نازل فرمایا ہے۔ پس تم اس کی جانب منہ کر لو۔ پس لوگوں نے کعبہ شریف کی جانب اپنے رخ کر لئے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ کی تفسیر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے حضرات [illegible]

صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي۔

• بَابُ ۵۵۴ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

• بَابُ ۵۵۵ قَوْلِهِ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُمْتَرِينَ۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ۔

• بَابُ ۵۵۶ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

سو اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ کی تفسیر

اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ پھر بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے (آیت ۱۴۵)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب رخ کیا جائے لہٰذا آپ اس کی جانب اپنا رخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی جانب کر لئے۔

اَلَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ کی تفسیر جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں سے ایک گروہ والے جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔۔۔تا مِنَ الْمُمْتَرِينَ (آیت ۱۴۶، ۱۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو ان کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب منہ کیا کریں لہٰذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام (بیت المقدس) کی جانب تھے لیکن وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا کی تفسیر ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے۔ بیکن نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں ہوگے اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بیشک اللہ جو چاہے کرے (آیت ۱۴۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس

الْبَرَآءَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ۔

کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

● بَابٌ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرَهُ تِلْقَاءَهُ۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۹)۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں اور اسی کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی طرف کر لئے جبکہ ان کے منہ شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

● بَابٌ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر

اور اے محبوب! جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو تو اپنا ....۔ (آیت ۱۵۰)۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَوٰةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران میں جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں میں کعبے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

● بَابٌ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ کی تفسیر

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کے پھیرے کرے

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ.

١٦١٢ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

١٦١٣ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا اور خبردار ہے (آیت ۱۵۸) شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعیرۃ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ لگے۔ اسکا واحد صفوانۃ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں دریافت کیا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ پس جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔ میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم کہتے ہو تو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ درحقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں منات بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا ناپسند کیا کرتے تھے جب دور اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔

عاصم بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم اسے عہد جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب دور اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے

يَتَطَوَّفَ بِهِمَا.

بَابٌ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ.

۱۶۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلَّهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

بَابٌ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ عُفِيَ تُرِكَ.

۱۶۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِهَذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ.

۱۶۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ.

۱۶۱۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ

ہیں تو جو کوئی ..... آخر آیت تک۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا کی تفسیر۔ اَنْدَادًا یہ نِدّ کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہے مد مقابل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی اور دوسری میں نے کہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل ٹھہراتا تھا تو جہنم میں داخل ہوا اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرا کہ وہ کسی کو اللہ کا مد مقابل نہیں ٹھہراتا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر۔ اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو۔ ... الی آخرہ (آیت ۱۷۸)۔ عُفِيَ معاف کیا۔

مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تو تھا لیکن دیت کا نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جو اپنے بھائی کے قصاص کو چھوڑ کر دیت پر راضی ہو جائے تو مقتول کے وارثوں کو چاہئے کہ دانستہ قتل کی دیت کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ قاتل کو چاہیئے کہ دیت اچھی طرح ادا کرے یعنی دستور کے مطابق اچھی طرح ادا کی جائے یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور رحمت ہے جبکہ پہلے لوگوں پر صرف قصاص ہی فرض کیا گیا تھا۔ لیکن جو زیادتی کرے یعنی دیت قبول کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جب مقتول کے وارث دیت پر راضی نہ ہوں تو) اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی

اللہِ بْنُ بَکْرٍ السَّہْمِیُّ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الرُّبَیِّعَ عَمَّتَہٗ کَسَرَتْ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ فَطَلَبُوْا اِلَیْہَا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوا الْاَرْشَ فَاَبَوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ الرُّبَیِّعِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللہِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللہِ لَاَبَرَّہٗ۔

ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا ادھر سے رشتہ دار لوگ بلے اس عورت سے معافی چاہی تو اسکے رشتہ داروں نے انکار کر دیا پھر وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پہ حضرت انس بن نضر (ان کے بھائی) عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی دوران وہ لوگ معاف کر دینے پر رضا مند ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

ف: اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جو اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے کسی حکم کو توڑنے اور نافرمانی کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ ہمیشہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو بندہ نوازی کے طور پر اللہ تعالیٰ ان کی دوسروں کی نسبت زیادہ سنتا ہے یعنی وہ ایسے بندوں کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے وہ حضرات اگر اپنے رب کے بھروسے پر کسی بات کے متعلق قسم بھی کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لاج رکھتا ہے اور انہیں جھوٹے نہیں ہونے دیتا۔ ان حضرات کا وجود بندوں کے لیے بڑا مبارک ہوتا ہے اور یہی بزرگ روئے زمین کی زیب و زینت ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

رونقِ بزمِ جہاں ہیں عاشقانِ سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبانِ سوختہ

باب ۵۲ قَوْلِہٖ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کی تفسیر

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (آیت ۱۸۳)

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ عَاشُوْرَآءُ یَصُوْمُہٗ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ ...

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ عَاشُوْرَآءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ أَفْطَرَ.

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُوْرَآءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ.

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَآءُ فَكَانَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَصُمْهُ.

بَابُ ۵۸۳ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

وَقَالَ عَطَآءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ...

رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ روزہ جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روز کھانا کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمایئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں جلوہ آرا ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب جس کا جی چاہے یہ روزے رکھے اور جس کا جی چاہے تو یہ روزے نہ رکھے۔

أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ كَانَ کی تفسیر

گنتی کے دن ہیں۔ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا، پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بھلا ہے اگر تم جانو (آیت ۱۸۴)۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے، امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت ... بچے کا خطرہ ہو تو روزہ ...

إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ.

بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال یا دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ روزانہ ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے۔ اس آیت میں اکثر بلکہ ہر ایک نے لفظ یطیقونہ ہی پڑھا ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَلْيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ۔ جنہیں روزے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس بارے میں ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

باب ۵۵ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.

فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ کی تفسیر۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "فدیہ ہے مسکینوں کو کھانا کھلانا" پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا۔ تو جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور اس کا فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد ناسخ آیت نازل ہو گئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبد اللہ کا (اپنے استاد) یزید سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

باب ۵۶ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ...

احل لکم لیلۃ الصیام کی تفسیر

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہارے لئے لباس ...

أنفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالئن باشروهن وابتغوا ما كتب الله لكم.

۱۶۲۵ - حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي إسحٰق عن البراء ح وحدثنا أحمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة قال حدثني إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحٰق قال سمعت البراء لما نزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء رمضان كله وكان رجال يخونون أنفسهم فأنزل الله علم الله أنكم كنتم تختانون أنفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم.

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)

ابواسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوگیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرلی تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمادی "اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا"۔

باب ۵۸۶ قوله وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر ثم أتموا الصيام إلى الليل ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد إلى قوله تتقون العاكف المقيم.

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ کی تفسیر

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر، پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (آیت ۱۸۷) اَلْعَاکِفُ رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

۱۶۲۶ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن حصين عن الشعبي عن عدي قال أخذ عدي عقالا أبيض وعقالا أسود حتى كان بعض الليل نظر فلم يستبينا فلما أصبح قال يا رسول الله جعلت تحت وسادتي قال إن وسادك إذا لعريض أن كان الخيط الأبيض والأسود تحت وسادتك.

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لئے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ۔ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے وہ دونوں ڈورے اپنے سرہانے نیچے رکھ لئے تھے۔ آپ نے یہ سن کر بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو دن کی سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آگئے۔

۱۶۲۷ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن مطرف عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله ما الخيط الأبيض من الخيط الأسود أهما الخيطان قال إنك لعريض

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھاگے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے ہو کہ دو دھاگوں کو دیکھتے رہتے ہو۔ پھر فرمایا

القفا إن أبصرت الخيطين ثم قال لا بل هو سواد الليل وبياض النهار۔

۱۶۲۸ ۔ حدثنا ابن أبي مريم حدثنا أبو غسان محمد بن مطرف حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد قال وأنزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود ولم ينزل من الفجر وكان رجال إذا أرادوا الصوم ربط أحدهم في رجليه الخيط الأبيض والخيط الأسود ولا يزال يأكل حتى يتبين له رؤيتهما فأنزل الله بعده من الفجر فعلموا إنما يعني الليل من النهار۔

باب ٥٠ قوله وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من أبوابها واتقوا الله لعلكم تفلحون۔

۱۶۲۹ ۔ حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال كانوا إذا أحرموا في الجاهلية أتوا البيت من ظهره فأنزل الله وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من أبوابها۔

باب ٥١ قوله وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله فإن انتهوا فلا عدوان إلا على الظالمين

۱۶۳۰ ۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أتاه رجلان في فتنة ابن الزبير فقالا إن الناس صنعوا وأنت ابن عمر وصاحب النبي صلى الله عليه وسلم فما يمنعك أن

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے" اور من الفجر کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ برابر کھاتے رہتے جب تک ان کا فرق نظر نہ آنے لگتا۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے رات کی انتہا اور دن کی ابتداء مراد ہے۔

لیس البر بان تاتوا البیوت کی تفسیر

یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (آیت ۱۸۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی طرف سے آتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں چھت توڑ کر آؤ بلکہ بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے اور اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ کی تفسیر

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (آیت ۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر کی آزمائش کے زمانہ میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ دیکھئے لوگ کیسا چاند چڑھا رہے ہیں حالانکہ آپ تو حضرت عمر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ یا تو ... ہیں لہذا باہر نکل کر اصلاح احوال کرنے سے آپ کو کون چیز مانع ہے

أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ حَرَّمَ دَمَ أَخِي فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَزَادَ عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيهِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ إِيمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَدَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا إِلَى أَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا قَتَلُوهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ أَنْ تَعْفُوا عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

فرمایا مجھے یہ چیز مانع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان بھائی کا خون بہانا حرام فرمایا ہے۔ دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ "اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے"؟ فرمایا ہم نے لڑائی کر لی، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہیں رہا تھا اور ایک خدا کی پوجا ہونے لگی تھی، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑیں جھگڑیں، یہاں تک کہ فتنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی پوجا بھی ہونے لگے۔ نافع کی دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے، حالانکہ آپ بخوبی واقف ہیں کہ جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کیا درجہ رکھا ہے۔ فرمایا: اے بھتیجے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۴) زکوٰۃ ادا کرنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو، پھر اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو، یہاں تک کہ گروہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے" (سورۃ الحجرات، آیت ۹)

نیز فرمایا ہے: "اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے" (سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۳) آپ نے جواب دیا کہ یہ کام ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں کر چکے ہیں، حالانکہ اس وقت مسلمان قلیل تعداد میں تھے لہٰذا کفار ان کے دین میں فتنہ ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو سخت تکالیف پہنچاتے تھے، یہاں تک کہ مسلمانوں کی اکثریت ہو گئی اور فتنہ ہی ختم ہو گیا۔ اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا جہاں تک حضرت عثمان کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور نسبتی فرزند ہیں، پھر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان کا گھر حضور کے ساتھ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

باب ۵۸۹ قَوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اَلتَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ ۔

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۔ کی تفسیر

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (آیت ۱۹۵) التہلکۃ اور الہلاک ہم معنی ہیں یعنی بربادی، ہلاکت۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ آیت، "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو"۔ یہ (اللہ کی راہ میں جان اور مال) خرچ کرنے کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

باب ۵۹۰ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ ۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَاْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً ۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کی بابت پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی تکلیف میں ہو۔ کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوا لو۔ پس مذکورہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

باب ۵۹۱ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ۔

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ کی تفسیر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع (عمرہ کے بعد احرام کھول دینا اور حج کرنا) کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

اللہ ففعلناها مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینزل قرآن یحرمه ولم ینه عنها حتی مات قال رجل برایه ما شاء۔

علیہ وسلم کی ہمراہی میں تمتع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ اب ایک شخص (حضرت عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

باب ۵۹۲ قوله لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم۔

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم کی تفسیر

۱۶۳۴۔ حدثنی محمد قال اخبرنی ابن عیینة عن عمرو عن ابن عباس قال کانت عکاظ ومجنة وذو المجاز اسواقا فی الجاهلیة فتاثموا ان یتجروا فی المواسم فنزلت لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں عکاظ، مجنہ، اور ذوالمجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے دنوں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: "تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (مال) تلاش کرو" (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

باب ۵۹۳ قوله ثم افیضوا من حیث افاض الناس۔

ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر

۱۶۳۵۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا محمد بن خازم حدثنا هشام عن ابیه عن عائشة کانت قریش ومن دان دینها یقفون بالمزدلفة وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفات فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیه صلی اللہ علیه وسلم ان یاتی عرفات ثم یقف بها ثم یفیض منها فذلک قوله تعالی ثم افیضوا من حیث افاض الناس۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اپنے سے حمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب دور اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں (مزدلفہ) سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "پھر بات یہ ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں" (سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۹)۔

۱۶۳۶۔ حدثنی محمد بن ابی بکر حدثنا فضیل بن سلیمان حدثنا موسی بن عقبة اخبرنی کریب عن ابن عباس قال یطوف الرجل بالبیت ما کان حلالا حتی یهل بالحج فاذا رکب الی عرفة فمن تیسر له هدیة من الابل او البقر او الغنم ما تیسر له من ذلک ای ذلک شاء غیر ان لم یتیسر له فعلیه ثلاثة ایام فی [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے [illegible]

ثُمَّ ذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلٰثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبِيتُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ.

باب ۵۹۴ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

باب ۵۹۵ قَوْلِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَاءٌ النَّسْلُ الْحَيَوَانُ.

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ.

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۵۹۶ قَوْلِهِ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا

پھر جا کر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے پھر جب لوگ عرفات سے لوٹیں تو یہ بھی لوٹ آئے اور سب کے ساتھ (مزدلفہ) میں رات گزارے اور کثرت سے ذکر الٰہی کرے اور تکبیر و تہلیل میں صبح تک رطب اللسان رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے۔ پھر یہ بات ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۱۹۹)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر

اور کوئی یوں کہتا ہے "اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (آیت ۲۰۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ لوگوں میں سے ناپسندیدہ شخصیت وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ إِلَى قَرِيبٌ ۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا مُثَقَّلَةً ۔

بَابُ ۵۹ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمُ الْآيَةَ ۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی افتاد نہیں پڑی۔ ان پر سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ۔ یہاں تک کہ جب رسول کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ یہ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اسوقت ہماری مدد آئی (سورۂ یوسف آیت ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت، حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذاللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں (اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی تفسیر

تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے۔ جب ایک روز میں ان کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ مذکورہ صورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے۔ عبدالصمد، ان کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت "تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو" اسی بارے میں نازل ہوئی ہے (جماع کے متعلق)۔ محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

تقول إذا جامعها من ورائها جاء الولد أحول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم۔

باب ۵۹۸ قوله وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن۔

۱۶۴۳ - حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا أبو عامر العقدي حدثنا عباد بن راشد حدثنا الحسن قال حدثني معقل بن يسار قال كانت لي أخت تخطب إلي وقال إبراهيم عن يونس عن الحسن حدثني معقل بن يسار حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا يونس عن الحسن أن أخت معقل بن يسار طلقها زوجها فتركها حتى انقضت عدتها فخطبها فأبى معقل فنزلت فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن۔

باب ۵۹۹ قوله والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرا إلى بما تعملون خبير يعفون يهبن۔

۱۶۴۴ - حدثني أمية بن بسطام حدثنا يزيد بن زريع عن حبيب عن ابن أبي مليكة قال ابن الزبير قلت لعثمان بن عفان والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا قال قد نسختها الآية الأخرى فلم تكتبها أو تدعها قال يا ابن أخي لا أغير شيئا منه من مكانه۔

۱۶۴۵ - حدثنا إسحاق حدثنا روح حدثنا

جانب سے عورت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔"

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (آیت ۲۳۲)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "وہ انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔"

والذین یتوفون منکم ویذرون کی تفسیر

اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں ..... (آیت ۲۳۴) معاف کر دیں - چھوڑ دیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ جب آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا۔ دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں لکھ رہے ہیں یا اسے چھوڑا کیوں نہیں؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔

مجاہد کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ مر جاتے اور

شِبْلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِیْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِیْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَصِيَّةً اِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِیْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهٖ وَسَكَنَتْ فِیْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِیْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ نَحْوَهٗ۔

پیچھے اپنی بیویاں چھوڑتے تو ان پر خاوند کے اہل وعیال میں عدت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ :۔ "اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بغیر نکالے، پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں (آیت ۲۴۰)" ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لئے اگلے سات ماہ اور بیس دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ :۔ "بغیر نکالے، پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں"۔ عدت کا پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہوگیا ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کے دن پورے کر سکتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ غَيْرَ اِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے تو خاوند کے اہل وعیال میں عدت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہائش پذیر رہے اور اگر چاہے تو ارشاد باری تعالیٰ "تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا (آیت ۲۴۰) کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ تو عدت کے دنوں میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہوگئی، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پہ عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہوگئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کر سکتی ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ غَيْرَ اِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ عُظْمٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰى

امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبد اللہ بن عتبہ کی وہ روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے بارے میں ہے اس

حديث عبد الله بن عتبة في شأن سبيعة بنت الحارث فقال عبد الرحمن ولكن عمه كان لا يقول ذلك فقلت اني لجرئ ان كذبت على رجل في جانب الكوفة ورفع صوته قال ثم خرجت فلقيت مالك بن عامر او مالك ابن عوف قلت كيف كان قول ابن مسعود في المتوفى عنها زوجها وهي حامل فقال قال ابن مسعود اتجعلون عليها التغليظ ولا تجعلون لها الرخصة لنزلت سورة النساء القصرى بعد الطولى وقال ايوب عن محمد لقيت ابا عطية مالك بن عامر۔

باب قوله حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى۔

١٦٢٧ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا يزيد اخبرنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي قال النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد الرحمن حدثنا يحيى بن سعيد قال هشام حدثنا قال حدثنا محمد عن عبيدة عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الخندق حبسونا عن صلوة الوسطى حتى غابت الشمس ملأ الله قبورهم وبيوتهم او اجوافهم شك يحيى نارا۔

باب قوله وقوموا لله قانتين مطيعين۔

١٦٢٨ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن اسماعيل بن ابي خالد عن الحارث بن شبيل عن ابي عمرو الشيباني عن زيد بن ارقم قال كنا نتكلم في الصلوة يكلم احدنا اخاه

پر حضرت عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ ان کے چچا (عبد اللہ بن مسعود) تو اس بات کے قائل نہیں۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر (عبد اللہ بن عتبہ پر) جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف ملے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس متوفی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو اور اس کی آسانی کو مد نظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم (حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے) چھوٹی سورۂ نساء (سورۂ الطلاق) میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد ابن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطیٰ کی تفسیر

عبد اللہ ابن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبد الرحمٰن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں (کفار قریش) نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ (نماز عصر) سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ یحییٰ راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بیوتھم فرمایا تھا، یا اجوافھم۔ (آیت ۲۳۸)۔

قوموا للہ قانتین کی تفسیر

قانتین فرمانبردار، مطیع۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو ضرورت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کرو سب

فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

بَابُ ٦٠٣ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهُ عِلْمُهُ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَفَضْلًا أَفْرِغْ أَنْزِلْ وَلَا يَئُودُهُ لَا يُثْقِلُهُ آدَنِي أَثْقَلَنِي وَالْآدُ وَالْأَيْدُ الْقُوَّةُ السِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهُ خَاوِيَةٌ لَا أَنِيسَ فِيهَا عُرُوشُهَا أَبْنِيَتُهَا السِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِزُهَا نُخْرِجُهَا إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيدٌ اَلطَّلُّ النَّدَى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ۔

١٦٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا فَإِذَا صَلَّوُا الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُونُ كُلُّ

نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ (آیت ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے، پھر اگر خوف میں ہو تو پیدل یا سوار جیسے بن پڑے (نماز پڑھ لو) پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (آیت ۲۳۹)۔ ابنِ جبیر کا قول ہے کہ کُرْسِیُّہٗ سے مراد اللہ کا علم ہے کہا گیا ہے کہ بَسْطَۃً سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے اَفْرِغْ۔ اُتار۔ وَلَا یَؤُدُہٗ اس پر بار نہیں ہے، اسی سے آدَنِی ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا۔ اَلْآدُ وَالْاَیْدُ سے قوت مراد ہے اَلسِّنَۃُ نیند یَتَسَنَّہْ بگڑنا۔ فَبُہِتَ اس کی دلیل ختم ہو گئی خَاوِیَۃٌ جس میں کوئی ہمدرد نہ ہو عُرُوْشُھَا اس کی عمارتیں۔ اَلسِّنَۃُ نیند نُنْشِزُھَا ہم نکالتے ہیں۔ اِعْصَارٌ تند و تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف عمود کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے ابنِ عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے اَلطَّلُّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہلِ ایمان کے عمل کی طرح ہے یَتَسَنَّہْ بگڑنا، بدلنا، متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں (مجاہدین) میں سے کچھ لوگ (تقریباً نصف) امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی، وہ ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے کیونکہ اس کی دو دو رکعتیں ہو گئیں، اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لیں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد، دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر

وَاحِدٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أُرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خوف بہت ہی شدید ہو تو نماز پیدل ہونے کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا سواری پر لو کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں یا جدھر منہ کر کے جی چاہے (ہر طرح اجازت ہے)۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

باب ۶۰۳ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا کی تفسیر

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا إِلٰى قَوْلِهِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْأُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ أَخِيْ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ نَحْوَ هٰذَا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے تو آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا: اے بھتیجے! اس بات کو جانے دو میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حمید راوی کا بیان ہے کہ آپ نے معناً ایسا ہی فرمایا تھا۔

باب ۶۰۴ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کی تفسیر

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شک کی گنجائش ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے جب کہ انہوں نے کہا: اے رب! مجھے دکھا تو کیونکر مردے جلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے۔

(آیت ۲۶۰)

بَابُ قَوْلِهِ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ إِلَى قَوْلِهِ يَتَفَكَّرُونَ ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ أَخَاهُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ تَرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ قَالُوا اللَّهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ ۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا يُقَالُ أَلْحَفَ عَلَيَّ وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَحْفَانِي بِالْمَسْأَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْكُمْ ۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ يَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ کی تفسیر

عبداللہ بن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے بھی سنا ہے۔ وہ حضرت عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت کیا کہ آیت۔ "کیا تم میں ایسے کوئی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو (آیت ۲۶۶) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یوں کہیے کہ ہم جانتے ہیں یا ہم نہیں جانتے۔ پس حضرت ابن عباس عرض گزار ہوئے کہ اے امیرالمومنین! اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے بھتیجے! بیان کرو اور اپنے آپ کو حقیر مت سمجھو۔ ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ صرف عمل کی۔ حضرت عمر نے کہا کہ یہ مالدار آدمی کی مثال ہے جو نیک اعمال اور احکام خداوندی کی تعمیل کرتا ہو۔ پھر اس پر شیطان غالب آجائے، اور وہ بُرے عمل کرنے لگے، یہاں تک کہ اس کے (سابقہ) نیک اعمال بھی ضائع ہو جائیں۔

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا کی تفسیر

کہتے ہیں کہ "أَلْحَفَ عَلَيَّ" اور "أَلَحَّ عَلَيَّ" یعنی وہ سوال کرتے ہوئے مجھ سے لپٹ گیا۔ لہٰذا "إِلْحَافًا" لپٹ کر کوشش سے مانگنے کو کہتے ہیں۔

عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے لئے در بدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ غریب ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ "لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گڑگڑانا پڑے" (آیت ۲۷۳)

باب ٦٠٧ قول الله وأحل الله البيع وحرم الربوا المس الجنون۔

١٦٥٤ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا مسلم عن مسروق عن عائشة قالت لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في الربا قرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم على الناس ثم حرم التجارة في الخمر۔

باب ٦٠٨ قوله يمحق الله الربوا يذهبه۔

١٦٥٥ - حدثنا بشر بن خالد أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمان سمعت أبا الضحى يحدث عن مسروق عن عائشة أنها قالت لما أنزلت الآيات الأواخر من سورة البقرة خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلاهن في المسجد فحرم التجارة في الخمر۔

باب ٦٠٩ قوله فأذنوا بحرب فاعلموا۔

١٦٥٦ - حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن منصور عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما أنزلت الآيات من آخر سورة البقرة قرأهن النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد وحرم التجارة في الخمر۔

باب ٦١٠ قوله وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة وأن تصدقوا خير لكم إن كنتم تعلمون۔

١٦٥٧ - وقال لنا محمد بن يوسف عن سفيان عن منصور والأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة قالت لما أنزلت الآيات من آخر سورة البقرة قام رسول الله صلى الله

احل الله البيع وحرم الربوا کی تفسیر

المس دیوانگی، جنون

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے بارے میں سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں (آیت ۲۷۵ تا ۲۸۰) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرما دی گئی۔

یمحق الله الربوا کی تفسیر۔ محق مٹانا، گھٹانا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم باہر نکلے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

فاذنوا بحرب کی تفسیر فاذنوا سے مراد خبردار ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی (مسلمانوں کے سامنے) اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

وان کان ذو عسرۃ کی تفسیر

اور اگر کوئی قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے بھلا ہے اگر جانو (آیت ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر (مسلمانوں کے سامنے) ان کی تلاوت فرمائی اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام فرما دی گئی۔

بَابُ ۶۱۱ قَوْلِهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ کی تفسیر

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود سے متعلقہ آیت ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۸۱)۔

بَابُ ۶۱۲ قَوْلِهِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۴)۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةَ۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ صحابۂ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" (آیت ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے) منسوخ فرما دی گئی ہے۔

بَابُ ۶۱۳ قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ إِصْرًا عَهْدًا وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ اصراً سے عہد (وعدہ) مراد ہے کہتے ہیں کہ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا۔

مروان اصفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی

(لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے)۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تُقَاۃٌ وَّتَقِیَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَۃٍ مِثْلُ شَفَا الرَّکِیَّۃِ وَہُوَ حَرْفُہَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْکَرًا اَلْمُسَوَّمُ الَّذِیْ لَہٗ سِیْمَاءٌ بِعَلَامَۃٍ اَوْ بِصُوْفَۃٍ اَوْ بِمَا کَانَ رِبِّیُّوْنَ اَلْجَمِیْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّیٌّ تَحُسُّوْنَہُمْ تَسْتَأْصِلُوْنَہُمْ قَتْلًا غُزًّا وَاحِدُہَا غَازٍ سَنَکْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا وَّیَجُوْزُ وَمُنْزَلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ کَقَوْلِکَ اَنْزَلْتُہٗ وَقَالَ مُجَاہِدٌ وَّالْخَیْلُ الْمُسَوَّمَۃُ الْمُطَہَّمَۃُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَیْرٍ وَّحَصُوْرًا لَّا یَأْتِی النِّسَآءَ وَقَالَ عِکْرِمَۃُ مِنْ فَوْرِہِمْ مِّنْ غَضَبِہِمْ یَوْمَ بَدْرٍ۔ وَقَالَ مُجَاہِدٌ یُخْرِجُ الْحَیَّ النُّطْفَۃُ تَخْرُجُ مَیِّتَۃً وَّیُخْرِجُ مِنْہَا الْحَیَّ اَلْاِبْکَارُ اَوَّلُ الْفَجْرِ۔ وَالْعَشِیُّ مَیْلُ الشَّمْسِ اُرَاہُ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ۔

سورۂ آلِ عمران

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تُقَاۃٌ اور تَقِیَّۃٌ دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِرٌّ ٹھنڈک شَفَا حُفْرَۃٍ گڑھے یا کنوئیں کی منڈیر۔ تُبَوِّئُ لوگوں کو جہاد پر ابھارنا۔ اَلْمُسَوَّمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ رِبِّیُّوْنَ رِبِّیٌّ کی جمع ہے تَحُسُّوْنَہُمْ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، قتل کرنا۔ غُزًّا اس کا واحد غازٍ ہے سَنَکْتُبُ ہمیں یاد رہے گا۔ نُزُلًا ثواب، بدلہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا معنی اللہ کی طرف سے اتارا ہوا ہو جیسے کہتے ہیں اَنْزَلْتُہٗ میں نے اس کو اتارا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْخَیْلُ الْمُسَوَّمَۃُ نشان زدہ گھوڑے، موٹے گھوڑے، ابن جبیر کا قول ہے کہ حَصُوْرًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ مِنْ فَوْرِہِمْ بدر کے روز ان کے غصے سے۔ مجاہد کا قول ہے کہ یُخْرِجُ الْحَیَّ یعنی بے جان نطفے سے جاندار پیدا کرنا۔ اَلْاِبْکَارُ صبح سویرے اَلْعَشِیُّ دن ڈھلے سے غروب آفتاب تک۔

بَابٌ مِّنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ

وَقَالَ مُجَاہِدٌ اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَاُخَرُ مُتَشَابِہَاتٌ یُصَدِّقُ بَعْضُہٗ بَعْضًا کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَا یُضِلُّ بِہٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ وَکَقَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَکَقَوْلِہٖ وَالَّذِیْنَ اہْتَدَوْا زَادَہُمْ ہُدًی زَیْغٌ شَکٌّ۔ اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ الْمُشْتَبِہَاتِ وَالرّٰسِخُوْنَ یَعْلَمُوْنَ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ۔

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ التُّسْتَرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ

مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ حلال وحرام کی آیتیں محکمات ہیں اور دوسری متشابہات ہیں جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (۱) نہیں گمراہ ہوتے اس کے ساتھ مگر بے حکم (۲) اور پلیدی مسلط کر دیتا ہے ان پر جو بے عقل ہیں (۳) جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا۔ زَیْغٌ سے مراد شک ہے اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ متشابہات کے پیچھے پڑنا اور انکی پیروی کرنا اَلرّٰسِخُوْنَ پکے علم والے اور وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی، وہی ہے جس نے تم پر کتاب

الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية هو الذي أنزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن أم الكتاب وأخر متشابهات فأما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله إلى قوله أولوا الألباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا رأيت الذين يتبعون ما تشابه منه فأولئك الذين سمى الله فاحذروهم

باب ۶۱۵ قوله وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم

۱۶۶۲- حدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مولود يولد إلا والشيطان يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مس الشيطان إياه إلا مريم وابنها ثم يقول أبو هريرة واقرءوا إن شئتم وإني أعيذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم

باب ۶۱۶ قوله إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم لا خير أليم مؤلم موجع من الألم وهو في موضع مفعل.

۱۶۶۳- حدثنا حجاج بن منهال حدثنا أبو عوانة عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف يمين صبر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان فأنزل الله تصديق ذلك إن الذين

اتاری ہیں۔ اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں، اور دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے۔ رہے جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کے لئے (آیت ۷)۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی فرمائی ہے، لہٰذا ان سے دور بھاگو۔

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا بچہ ایسا نہیں مگر اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے۔ پس وہ شیطان ہی کے چھونے کے باعث چیختا چلاتا ہے، ماسوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسیٰ کے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے (آیت ۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ کی تفسیر

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں (آیت)۔ لَا خَلَاقَ لَهُمْ ان کے لئے بھلائی نہیں۔ اَلِيْمٌ اسم ہے معنی مُؤْلِم ہے یعنی دکھ درد [illegible] مُفْعِل کی جگہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہضم کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اسے اپنے اوپر ناراض پائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (آیت)

یشترون بعهد اللہ وایمانهم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق لهم فی الاخرة الی آخر الایة قال فدخل الاشعث بن قیس وقال ما یحدثکم ابو عبد الرحمن قلنا کذا وکذا قال فی انزلت کانت لی بئر فی ارض ابن عم لی قال النبی صلی اللہ علیه وسلم بینتک او یمینه فقلت اذا یحلف یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم من حلف علی یمین صبر یقتطع بها مال امری مسلم وهو فیها فاجر لقی اللہ وهو علیه غضبان۔

۱۶۶۴۔ حدثنا علی هو ابن ابی هاشم سمع هشیما اخبرنا العوام بن حوشب عن ابراهیم بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رجلا اقام سلعة فی السوق فحلف فیها لقد اعطی بها ما لم یعطه لیوقع فیها رجلا من المسلمین فنزلت ان الذین یشترون بعهد اللہ وایمانهم ثمنا قلیلا الی آخر الایة۔

۱۶۶۵۔ حدثنا نصر بن علی بن نصیر حدثنا عبد اللہ بن داود عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکة ان امراتین کانتا تخرزان فی بیت او فی الحجرة فخرجت احداهما وقد انفذ باشفی فی کفها فادعت علی الاخری فرفع الی ابن عباس فقال ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لو یعطی الناس بدعواهم لذهب دماء قوم واموالهم ذکروها باللہ واقرؤا علیها ان الذین یشترون بعهد اللہ فذکروها فاعترفت

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ ابو عبد الرحمن نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے کہہ دیا کہ یہ کچھ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا! یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے کیونکہ میرا کنواں میرے چچازاد بھائی کی زمین میں تھا اس پر جھگڑا ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ گواہ لے آؤ یا اس کی قسم ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کی غرض سے قسم کھائے اور اس میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا۔ کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کوئی چیز بیچنے کی غرض سے بازار میں لے کر آیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو ملتے ہیں، حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں لگائی تھی یہ صرف اس لئے کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو پھنسے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے، قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرے میں بیٹھ کر موزے سی رہی تھیں ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے دعویٰ کیا کہ دوسری عورت نے اس کی ہتھیلی میں آر چبھو دی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دعوے کے مطابق دلایا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور مال جاتے رہیں لہٰذا یہ کرو کہ اسے اللہ تعالیٰ کو خدا کے خوف سے ڈراؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو۔ "وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔" چنانچہ جب اسے خوف خدا یاد دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس سے

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

بَابُ ۶۱ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللهَ سَوَاءٍ قَصْدٍ۔

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

یٰاَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ کی تفسیر

تم فرماؤ، اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں (آیت ۶۴) سَوَآءٍ یکساں، ایک جیسی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسفیان نے اپنی زبانی بتایا کہ ان دنوں جبکہ ہمارے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی تو میں ملک شام گیا اور اسی دوران میں نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامہ مبارک ہرقل کے پاس پہنچا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ حضرت دحیہ کلبی نے حاکم بصرہ تک پہنچایا اور حاکم بصرہ نے ہرقل تک۔ راوی کا بیان ہے کہ ہرقل نے کہا۔ کیا جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس کی قوم کا یہاں کوئی آدمی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ مجھے چند قریشی افراد کے ساتھ بلایا گیا اور ہم ہرقل کی خدمت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کا تم میں نسباً سب سے قریبی کون ہے؟ پس ابوسفیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے بٹھا لیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مدعی نبوت کے بارے میں اس (حضرت ابوسفیان) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت ابوسفیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا دھبہ لگنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا حسب پوچھئے۔ ابوسفیان نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا آپ لوگوں نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں پوچھا کہ اس کی پیروی کرنے والے قوم کے امیر افراد ہیں یا غریب؟ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ غریب آدمی ہیں اس نے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں پوچھا کہ اس کے دین

كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب
قال فهل كان من آبائه ملك قال قلت لا
قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن
يقول ما قال قلت لا قال أيتبعه أشراف
الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم
قال يزيدون أو ينقصون قال قلت لا بل
يزيدون قال هل يرتد أحد منهم عن دينه
بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت
لا قال فهل قاتلتموه قال قلت نعم قال
فكيف كان قتالكم إياه قال قلت تكون
الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا و
نصيب منه قال فهل يغدر قال قلت لا
ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو
صانع فيها قال والله ما أمكنني من
كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه قال
فهل قال هذا القول أحد قبله قلت لا
ثم قال لترجمانه قل له إني سألتك عن
حسبه فيكم فزعمت أنه فيكم ذو حسب
وكذلك الرسل تبعث في أحساب قومها و
سألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت
أن لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت
رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن
أتباعه أضعفاؤهم أم أشرافهم فقلت بل
ضعفاؤهم وهم أتباع الرسل وسألتك هل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما
قال فزعمت أن لا فعرفت أنه لم يكن
ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب
على الله وسألتك هل يرتد أحد منهم عن
دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له فزعمت

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے دین سے پھرا بھی ہے؟ میں نے
جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے!
میں نے جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟
میں نے جواب دیا کہ لڑائی ہمارے درمیان ڈولوں کی طرح رہی ہے کبھی
ان کا پلہ بھاری اور کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی
ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو ہماری اور ان کی صلح
ہے ابھی نہیں معلوم کہ وہ اس دفعہ کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے
کہ خدا کی قسم یہی خلافِ حقیقت ایک کلمہ تھا جو میں اپنے بیانات میں
شامل کر سکا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے
پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پھر اس نے
اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب
دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ حقیقت ہے
کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں
نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم
نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے اجداد
میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بڑوں
کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار
قوم کے غریب افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب
لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے
تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ
وہ لوگوں کے متعلق تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹے
بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے
بعد کوئی پھرا بھی ہے اس کی سختی کے باعث یا کسی اور وجہ سے تو تم نے
نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان دل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔
پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو
تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ
کامل ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے
میں پوچھا تو تم نے کہا کہ اس کے ساتھ [illegible]

أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ إِلٰى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ

اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے، کبھی تم غالب رہے اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار وہ رسول ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ وعدہ کرنا رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ اس نے کیا ہے کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہو تو وہ ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی پیروی کرتا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صداقت پر مبنی ہے تو اس کی نبوت شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ نبی آخر الزمان ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اگر مجھے یہ معلوم ہوتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا کیونکہ میں ان کی زیارت کا شائق ہوں۔ کاش! میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھو کر غسالہ پیا کرتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف سے ہرقل شاہِ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو سلامتی میں رہو گے۔ تمہارے مسلمان ہو جانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو دگنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ اے اہلِ کتاب! ایک کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (آیت ۶۴) جب ہرقل اس

لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ أَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ ۔

بَابُ ٦١٨ قَوْلِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ إِلَى بِهِ عَلِيمٌ ۔

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ نَخْلًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَايِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَ

گرامی نامے کو پڑھ کر فارغ ہوا تو دربار میں انکے پاس شور برپا ہو گیا اور عجیب کہرام مچا لہٰذا ہمیں نکلوا دیا گیا تو ہم باہر چلے آئے۔ باہر نکل کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابو کبشہ (رسول خدا) کے مشن کو تو بڑی تقویت پہنچتی جا رہی ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ (شاہ روم) بھی ان سے ڈرتا ہے۔ اسی وقت سے مجھے یہ یقین رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین عنقریب غالب ہو جائیگا یہاں تک کہ میں خود اسلام میں داخل ہو گیا۔ زہری کا بیان ہے کہ اسکے بعد ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے گھر بلایا اور کہا۔ اے رومیو! اگر تمہیں فلاح و بہبود کی آرزو ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے تمہارا مقدر ہو جائے اور تمہارا ملک بھی ہمیشہ رہے تو ہدایت قبول کر لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی جانب بھاگنے لگے لیکن دروازے بند پائے۔ بادشاہ نے کہا۔ مجھ سے مت بھاگو بلکہ میرے قریب آجاؤ۔ میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے پکے ہو۔ بس میں دین پر تمہاری مضبوطی دیکھ کر بہت خوش ہوں۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا کی تفسیر

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار مدینہ میں حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے اور سارے اپنے باغات میں انہیں بیرحا باغ سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس میں گاہے بگاہے تشریف لے جاتے اور اس کا خوشگوار پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی، تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (آیت ۹۲) تو حضرت ابو طلحہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں بیرحا باغ سب سے پسند ہے میں راہ خدا میں صدقہ دیتا ہوں اس امید پر کہ بھلائی کو پاؤں اور یہ اللہ کے پاس میرا توشہ آخرت بن جائے۔ لہٰذا یا رسول اللہ! آپ رضائے الٰہی کے مطابق جیسے چاہیں اسے خرچ فرمائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاباش یہ سودا تو بڑے فائدے کا ہے یہ سودا تو بہت منافع بخش ہے جو تم نے کہا میں نے سن لیا مگر میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَالٌ رَائِحٌ .

۱۶۶۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيٍّ وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي مِنْهَا شَيْئًا .

باب ۶۱۹ قَوْلِهِ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ .

۱۶۶۹ ـ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَاَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ بِمَنْ زَنٰى مِنْكُمْ قَالُوْا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰةِ الرَّجْمَ فَقَالُوْا لَا نَجِدُ فِيْهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَاُ مَا دُوْنَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَاُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ قَالُوْا هِيَ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِيْ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ .

باب ۶۲۰ قَوْلِهِ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ .

۱۶۷۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى

اقارب اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کی روایت میں ہے کہ یہ مال نافع بخش ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے امام مالک کے سامنے پڑھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے بیرحا باغ سے حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حصہ دیا مگر میں ان کی نسبت زیادہ قریب تھا۔ لیکن مجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیا۔

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سزا دلوانے کے لئے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کالا کر کے انہیں پیٹتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، ذرا توریت تو لاکر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت عبداللہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا، چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لئے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت "تم سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئیں" کے مطابق لوگوں کے لئے بہترین آدمی وہ ہیں جو کافروں کو میدانِ جنگ سے ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر گرفتار کر کے لاتے ہیں۔

يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ ـ

باب ٦٢١ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا ـ

١٦٧١ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللهِ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا ـ

باب ٦٢٢ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ـ

١٦٧٢ ـ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلٰى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ـ رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ـ

١٦٧٣ ـ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا

یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آیت "جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے" یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لئے مسرت کا باعث نہیں کیونکہ ہمیں یہ بشارت ملی ہے کہ اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔" (آیت ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لئے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: "اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو بچا اور اے اللہ! قبیلہ مضر والوں کو سختی سے پکڑ اور ان پر ایسے قحط سال کے دن بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بھیجے تھے" اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر

سِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔

باب ۶۲۳ قَوْلِهِ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔

باب ۶۲۴ قَوْلِهِ أَمَنَةً نُعَاسًا

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ۔

باب ۶۲۵ قَوْلِهِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ

الْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يُجِيبُ

باب ۶۲۶ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ الْآيَةَ۔

۱۶۷۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ

لعنت فرما، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں کہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔ (آیت ۱۲۸)۔

وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ کی تفسیر

اُخْرَاكُمْ مؤنث ہے آخِرِكُمْ سے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پیدل آدمیوں کے اوپر حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکار رہا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔ کہ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا: جنگ احد کے روز جب کہ ہم میدان جنگ میں تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہو گئی اچانک میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ کی تفسیر

وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (آیت ۱۷۲)۔ اَلْقَرْحُ زخم اِسْتَجَابُوا اسی طرح اَجَابُوا سے بنا ہے جیسے یُجِیْبُ سے یَسْتَجِیْبُ بنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اٰخِرَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

بَابُ ۶۲۷ قَوْلِهٖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ سَيُطَوَّقُوْنَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ۔

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

بَابُ ۶۲۸ قَوْلِهٖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ

نے کہا تھا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور محمد مصطفیٰ نے یہ الفاظ اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے، "لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا ہے، تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا۔ اور بولے کہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ (آیت ۱۷۳)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ ہی اچھا کارساز ہے۔

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں (آیت ۱۸۰) سَیُطَوَّقُوْنَ جیسے تم کہتے ہو کہ میں نے اُسے طوق پہنایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل کا بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے روز وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی تو ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے

اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے۔ (آیت ۱۸۶)۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور اپنے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ

پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا لیا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول موجود تھا اور اس وقت تک عبداللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوط تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب جانور کے چلنے کی دھول مجلس تک پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور پھر کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا، کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے۔ اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنائیے۔ پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے مستفیض فرمایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں۔ پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو گئی، یہاں تک کہ ہاتھا پائی تک نوبت پہنچنے لگی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابوحباب (عبداللہ بن ابی) نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔ درحقیقت اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا ہے

اصطلح أهل هذه البحيرة على أن يتوجوه فيعصبونه بالعصابة فلما أبى الله ذلك بالحق الذي أعطاك الله شرق بذلك فذلك فعل به ما رأيت فعفا عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يعفون عن المشركين وأهل الكتاب كما أمرهم الله ويصبرون على الأذى قال الله عز وجل ولتسمعن من الذين أوتوا الكتب من قبلكم ومن الذين أشركوا أذى كثيرا الآية وقال الله ود كثير من أهل الكتاب لو يردونكم من بعد إيمانكم كفارا حسدا من عند أنفسهم إلى آخر الآية وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتأول العفو ما أمره الله به حتى أذن الله فيهم فلما غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا فقتل الله به صناديد كفار قريش قال ابن أبي بن سلول ومن معه من المشركين وعبدة الأوثان هذا أمر قد توجه فبايعوا الرسول صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأسلموا۔

باب ۶۲۹ قوله لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا۔

۱۶۸۰۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال حدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رجالا من المنافقين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الغزو تخلفوا عنه وفرحوا بمقعدهم خلاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا قدم رسول الله

جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور بیشک تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بُرا سنو گے (آیت ۱۸۶) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ بہت سے کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۹)۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت مرحمت فرما دی۔ پس جب غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن اُبی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہٰذا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا شیوہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب جہاد کو جاتے تو یہ پیچھے بیٹھ رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف اپنے بیٹھ رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو طرح طرح کے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے۔ وہ چاہتے کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف بھی ہو پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ الْآيَةَ.

١٦٨١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كَذَلِكَ حَتَّى قَوْلِهِ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بِهَذَا.

بَابٌ ١٣ قَوْلِهِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْآيَةَ.

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ

خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف بھی ہو۔ ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (آیت ۱۸۸)۔

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! جاؤ اور حضرت ابن عباس سے دریافت کرو کہ اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کئے اس پر میری تعریف بھی کی جائے تو اس صورت میں ہم سب کو عذاب دیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ؟ وہ آیت تو اس بارے میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت فرمائی۔ وہ اصل بات کو چھپا گئے اور اس کی جگہ کچھ اور بنا دیا۔ وہ اس کارگزاری پر متمنی ہوئے کہ انہوں نے سوال اور جواب از لسان والا کرتب دکھایا تھا اور اصل بات کو چھپا لینے پر خوشیاں بھی منانے لگے۔ پھر حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھی: اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اس حکم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے تو کتنی بری خریداری ہے (آیت ۱۸۷)۔ اسی طرح یہ ارشاد خداوندی بھی ہے: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کئے ان کی تعریف ہو، ایسے لوگوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا (آیت ۱۸۸)۔ اسی طرح عبد الرزاق نے ابن جریج سے روایت کی ہے نیز حجاج، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حمید بن عبد الرحمن بن عوف۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک رات گزاری۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دیر تو حضرت ام المومنین سے گفتگو کی اور اس کے بعد آپ آرام فرمانے لگے جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف

سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

دیکھتے ہوئے کہا: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں، عقل مندوں کے لئے (آیت ۱۹۰) پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وضو فرمایا، مسواک کی پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان پڑھی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر نکلے اور نماز فجر (فرض) ادا کی۔

بَابُ ٦٣١ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا کی تفسیر

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (آیت ۱۹۱)۔

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طُولِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک گدا بچھا دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر طولانی جانب آرام فرما ہو گئے۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرہ مبارک سے نیند کا خمار پونچھنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ پھر آپ لٹکی ہوئی ایک مشک کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی لیا، وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ پس میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا پس آپ نے اپنا میرے سر پر دست مبارک پھیرا پھر میرے کان پکڑ کر ملے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے۔

بَابُ ٦٣٢ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ کی تفسیر

اے رب ہمارے! بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (آیت ۱۹۲)

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ [illegible]

کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ [illegible]

سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ
قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهَا فِي طُولِهَا
فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ
قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ
بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ
حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

بَابُ ٦٣٣ قَوْلِهٖ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ۔

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ
وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ
فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ

اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گدے
کی چوڑائی کی جانب لیٹ رہا اور طول کی جانب رسول اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ جب نصف رات گزر گئی
یعنی اس سے تھوڑی سی کم یا تھوڑی سی زیادہ تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ
نے چہرۂ انور کو ملا تاکہ نیند کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے
سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ اس کے
بعد آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے اس
سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی خوبصورتی سے وضو کیا اور آپ
نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ میں نے بھی اسی طرح
کیا جیسے آپ نے کیا تھا، پھر میں جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا
تو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست
مبارک میرے سر پر رکھا، پھر داہنے دست اقدس سے میرے
کان کو پکڑ کر ملا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر
دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں
پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے، اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے
یہاں تک مؤذن نے اذان پڑھی۔ پس آپ نے ہلکی سی دو رکعتیں فجر
کی سنتیں پڑھیں پھر آپ صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا کی تفسیر

اے رب ہمارے! ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کیلئے ندا کرتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ (الآیۃ)

کریب مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک رات میں نے
اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ طولانی جانب، چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات
گزر گئی یعنی آدھی رات سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ

أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

بیدار ہوئے تو چہرۂ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو مٹایا۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ اس کے بعد لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دستِ مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سُوْرَةُ النِّسَاءِ

سورۃ النساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيْلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنٰى وَثُلٰثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ یَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں۔ قِوَامًا معاشی سہارا۔ لَهُنَّ سَبِيْلًا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درے لگانا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَثُلٰثَ دو دو، تین تین اور چار چار۔ اہل عرب چار سے زیادہ کے لئے یوں نہیں بولتے۔

باب ۶۳۳ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى.

وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کی تفسیر۔

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيْمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيْهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی کی زیر تربیت کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا کیونکہ لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا ورنہ لڑکی سے اُسے حقیقت میں کوئی محبت نہ تھی۔ چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ: اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے (آیت ۳) ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی

شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ۔

١٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

بَابُ ٦٣٥ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ وَبِدَارًا مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

اس آدمی کے اس باغ اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا "اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے" انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ ایک یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس آدمی کی جائیداد میں شریک ہو۔ ولی کو اس لڑکی کے مال اور جمال کا لالچ ہو تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پورا مہر ادا کرنے کا ارادہ نہ ہو جتنا کہ اسے دوسرے آدمی دے سکتے ہیں۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں دوسری لڑکیوں کے برابر پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں، ایسی عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے متعلق پوچھا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں" (آیت ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (یعنی اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں فرمایا ہے جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث نکاح کرنے سے منہ پھیرا جائے، آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث اعراض کیا گیا۔

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کر لو۔ (آیت ۶) بِدَارًا جلدی کرنا، اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ اَلْعَتَادُ سے باب افعال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد

بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ۔

بَابُ ۶۳۶ قَوْلِهِ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ۔

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

بَابُ ۶۳۷ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللَّهُ۔

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ۔

بَابُ ۶۳۸ قَوْلِهِ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ

باری تعالیٰ نے "اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے"۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو حاجت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت :- پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸) یہ محکم آیت ہے اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ کی تفسیر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ سے گزرتے ہوئے میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا، پھر وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی سے اس میرے اوپر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے بارے میں کیا کروں۔ پس یہ آیت نازل ہوئی :- اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱۱)۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے حکم آنے سے یوں ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو بات چاہی منسوخ فرما دی اور یہ اصول مقرر فرمایا کہ :- بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے (آیت ۱۱) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا اور تیسرا

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

بَابٌ ۶۳۹ قَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ حُوبًا إِثْمًا تَعُولُوا تَمِيلُوا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

بَابٌ ۶۴۰ قَوْلِهِ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةَ

مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

حصہ مقرر فرمایا۔ یعنی عورت کے لئے آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کے لئے آدھا یا چوتھائی حصہ۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ کی تفسیر

تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ (آیت ۱۹) ابن عباس سے منقول ہے کہ لَا تَعْضُلُوهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُوبًا گناہ۔ تَعُولُوا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ نِحْلَةً سے مراد ہے مہر یعنی النِّحْلَةُ۔

عکرمہ اور ابوالحسن سوائی دونوں حضرات نے الگ الگ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت:۔ اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ اور عورتوں کو نہ روکو اس غرض سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (آیت ۱۹) کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ حقدار اس کے وارث ہی شمار کئے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دے دیتے اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے حقدار شمار کئے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ کی تفسیر

اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے (آیت ۳۳) مَوَالِيَ سے اولیاء اور وارث مراد ہیں۔ عَاقَدَتْ جس کو قسم کھا کر مولیٰ بنایا ہو الْحَلِيفُ اور الْمَوْلَى کے اور بھی کئی معنی آتے ہیں جیسے چچا کا بیٹا۔ غلام یا لونڈی کا مالک جو بطور احسان اس کو آزاد کر دے اور وہ غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور مسجد دین میں مددگار رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت:۔ "اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دئیے" یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا" اس کا معاملہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں وارد ہوئے

كان المهاجرون لما قدموا المدينة يرث المهاجري الانصاري دون ذوي رحمه للاخوة التي آخى النبي صلى الله عليه وسلم بينهم فلما نزلت ولكل جعلنا موالي نسخت ثم قال والذين عاقدت ايمانكم من النصر والرفادة والنصيحة وقد ذهب الميراث ويوصي له سمع ابو اسامة ادريس وسمع ادريس طلحة۔

باب ٢٣٧ قوله ان الله لا يظلم مثقال ذرة يعني زنة ذرة۔

١٦٩٤ - حدثنا محمد بن عبد العزيز حدثنا ابو عمر حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري ان اناسا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيمة قال النبي صلى الله عليه وسلم نعم هل تضارون في رؤية الشمس بالظهيرة ضوء ليس فيها سحاب قالوا لا قال وهل تضارون في رؤية القمر ليلة البدر ضوء ليس فيها سحاب قالوا لا قال النبي صلى الله عليه وسلم ما تضارون في رؤية الله عز وجل يوم القيمة الا كما تضارون في رؤية احدهما اذا كان يوم القيمة اذن مؤذن تتبع كل امة ما كانت تعبد فلا يبقى من كان يعبد غير الله من الاصنام والانصاب الا يتساقطون في النار حتى اذا لم يبق الا من كان يعبد الله بر او فاجر وغبرات اهل الكتاب فيدعى اليهود فيقال لهم من كنتم تعبدون قالوا كنا نعبد عزير ابن الله فيقال لهم كذبتم ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد فماذا تبغون قالوا

تھے تو مہاجر اپنے انصاری بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے رشتہ دار وارث نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات (بھائی چارا) قائم فرمادیا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنادیئے ہیں" تو یہ طریقہ منسوخ ہوگیا۔ پھر فرمایا کہ "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ہے" یعنی مدد، دوستی اور خیر خواہی کا۔ چنانچہ ان کا وارث ہونا تو ختم ہوگیا لیکن وصیت انکے لئے باقی رہ گئی۔ اسے ابواسامہ نے ادریس سے اور انہوں نے حضرت طلحہ

ان الله لا يظلم مثقال ذرة کی تفسیر

ذرة سے مراد جس میں ذرے کے برابر وزن ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ کیا دوپہر کے وقت جب کہ دھوپ نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، نہیں۔ فرمایا، کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی؟ لوگوں نے کہا، نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔ قیامت کے روز ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا تھان کو پوجتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دئیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم نے

عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا فَيُقَالُ مَاذَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

بَابُ ٢٣٢ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. الْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَطْمِسَ نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيرًا وُقُودًا.

١٦٩٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا

جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے اچھا بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے لہٰذا اے ہمارے رب! ہمیں پانی پلا دے۔ پھر ریت کے ایک میدان کے متعلق کہا جائیگا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ وہ سب اس آگ میں جمع کر لئے جائیں گے یعنی دیکھنے میں وہ سراب ہوگی (یعنی دکھائی دیگا کہ پانی اور ریت ہے لیکن ہوگی آگ) جس کے بعض شعلے دوسروں کو کھا رہے ہونگے پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے پھر نصاریٰ کو بلایا جائیگا اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے تھے ان سے کہا جائیگا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائیگا کہ اچھا بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت میں جسکی کوئی صورت نہیں ان پر جلوہ فرمائے گا جیسے اسے دیکھا جاتا ہے پھر ان سے پوچھا جائیگا کہ تم کسکا انتظار کر رہے ہو جبکہ آج ہر ایک اپنے معبود کے ساتھ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ کی تفسیر

تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں (آیت ۴۱) الْمُخْتَالُ اور الْخَتَّالُ کا ایک ہی معنی ہے یعنی مغرور۔ نَطْمِسَ ہم انکے منہ گدی کی طرح برابر کر دینگے طَمَسَ الْكِتَابَ اسی سے بنا ہے یعنی لکھا ہوا مٹا دیا۔ سَعِيرًا ایندھن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جبکہ یحییٰ کا بیان ہے کہ اس حدیث کا ایک حصہ عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضور! میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا مجھے دوسروں کی زبانی سننا بہت پسند ہے۔ پس میں نے آپکے حضور سورۃ النساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ "اسوقت کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں۔" تو آپ نے فرمایا کہ بس کر جاؤ اور اسی وقت آپ کی مبارک آنکھوں سے

عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

بَابٌ ۶۴۳ قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ

صَعِيْدًا وَجْهَ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيْتُ الَّتِيْ يَتَحَاكَمُوْنَ اِلَيْهَا فِيْ جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِيْ اَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِيْ كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوْتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاغُوْتُ الْكَاهِنُ۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَآءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِيْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ۔

بَابٌ ۶۴۴ قَوْلِهٖ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْاَمْرِ۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

بَابٌ ۶۴۵ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

آنسو رواں تھے۔

اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ کی تفسیر

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا (آیت ۴۳) صَعِيْدًا زمین کی سطح۔ الطَّوَاغِيْتُ وہ ہیں جن کی طرف کافر اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ قبیلہ جُہَینہ کا اپنا تھا، بنی اسلم کا اپنا اور ہر ایک قبیلے کا اپنا اپنا اور کاہنوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اَلْجِبْتُ سے جادو اور اَلطَّاغُوْتُ سے شیطان مراد ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ اَلْجِبْتُ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے بمعنی شیطان اور اَلطَّاغُوْتُ سے کاہن مراد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں اسیرا ہار گم ہو گیا جو میں نے عاریۃً حضرت اسماء سے لیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند آدمی بھیجے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لئے انہیں پانی مل بھی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم (اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ) کی آیت نازل فرمائی۔

اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (آیت ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک سریہ (فوجی دستے) کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ کی تفسیر

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ زیر والد ماجد حضرت زبیر بن عوام

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شَرِيجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَّهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

باب ۶۳۶ قَوْلِهٖ فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَّبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ۔

باب ۶۳۷ قَوْلِهٖ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ۔

اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کھیت کے پانی پر جھگڑا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دے لو اور پھر ہمسائے کے کھیت کی جانب چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اس لئے ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی جان کے صاحبزادے ہیں؟! اس پر آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ اے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور وہیں بیٹھ جانا جب پانی کھیت کی منڈیروں سے باہر نکلنے لگے تو اپنے ہمسائے کی جانب چھوڑ دینا زہری کا بیان ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دفعہ حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دلا دیا جبکہ آپ نے صاف لفظوں میں حکم فرما دیا ورنہ پہلے حکم میں انصاری کے لئے رعایت فرمائی گئی تھی اور اس حکم میں دونوں کے حقوق کی جانب اشارہ فرما دیا تھا حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں: "تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں"

فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ۔ کی تفسیر

تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا (آیت ۶۹)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار پڑتا تو اسے اختیار دیا جاتا کہ دنیا میں رہنا چاہتا ہے یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے جس میں وصال ہوا اور جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے فضل فرمایا یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور نیک لوگوں کے ساتھ" پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرما لیا ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ کی تفسیر

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں (آیت ۷۵)

عبداللہ بن محمد، سفیان، عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میری والدہ ماجدہ کا شمار کمزوروں میں تھا

١٧٠١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِي مَوْقُوتًا مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ۔

باب ٢٤٨ قَوْلِهِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ۔

١٧٠٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

باب ٢٤٩ قَوْلِهِ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ أَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُونَهُ يَسْتَخْرِجُونَهُ حَسِيبًا كَافِيًا إِلَّا إِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا وَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ قِيلًا وَقَوْلًا وَاحِدٌ طَبَعَ خَتَمَ۔

باب ٢٥٠ قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت: "اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے" تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں سے ہے جن کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت سے تنگ ہونا مراد ہے۔ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ زبان پھیر کر گواہی دینا۔ ان کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ الْمُرَاغَمُ سے مراد جائے ہجرت ہے۔ رَاغَمْتُ میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ مَوْقُوتًا ایک مقررہ وقت پر۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ کی تفسیر

"تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا" (آیت ۸۸) ابن عباس کا قول ہے کہ أَرْكَسَهُمْ کا مطلب ہے منتشر کر دیا۔ فِئَةٌ سے مراد جماعت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: "اور تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے" یہ آیت نازل ہوئی جبکہ غزوۂ احد کے لئے بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے لیکن واپس لوٹ گئے تھے چنانچہ ان کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل کر دینے سے انکار کرتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہوا ہے منافقوں کے بارے میں اپنے دو گروہ بنا رہے ہو۔ رسول خدا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ طیبہ ہے یہ میل کچیل کو اس طرح نکال دیتا ہے۔ جیسے چاندی کے میل کو آگ (بھٹی) نکال دیتی ہے۔

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ کی تفسیر

اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (آیت ۸۳) یعنی اسے خوب پھیلاتے ہیں۔ يَسْتَنْبِطُونَهُ چاہئے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حَسِيبًا کافی۔ إِلَّا إِنَاثًا بے جان چیزیں جیسے پتھر مٹی وغیرہ۔ مَرِيدًا سرکش۔ فَلَيُبَتِّكُنَّ یعنی اسے کاٹ دیا۔ قِيلًا اور قَوْلًا ہم معنی ہیں۔ طَبَعَ کا معنی ہے مہر لگا دی۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ کی تفسیر

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

بَابُ ۶۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ۔

بَابُ ۶۵۲ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف واقع ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت:- اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (آیت ۹۳) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقٰى کی تفسیر

اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (آیت ۹۴) السَّلَمُ اور السَّلَامُ ہم معنی ہیں۔

عطاء کا بیان ہے کہ آیت:- "جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے، اس نے ان سے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس کی قراءت میں اس آیت کے اندر لفظ اَلسَّلَامُ ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ کی تفسیر

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں (آیت ۹۵)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت:- "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔" لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن ام مکتوم آ گئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَاءَهٗ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ أَعْمٰى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهٗ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا فُلَانًا فَجَاءَهٗ وَمَعَهُ الدَّوَاةُ وَاللَّوْحُ أَوِ الْكَتِفُ فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَخَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا ضَرِيْرٌ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ ح وَحَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّ مِقْسَمًا

اگر میں بینائی سے محروم نہ ہوتا تو ضرور جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالے نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ میری ران پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹ جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔ پھر بوجھ کم ہوا تو اللہ تعالے نے یہ حکم نازل فرمایا تھا۔ کہ یہ حکم ان کے متعلق ہے جو دکھ درد والے نہ ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو بلایا۔ پس انہوں نے یہ لکھ دی۔ پھر حضرت ابن ام مکتوم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی معذوری (نابینا ہونے کا) بیان کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ جو تکلیف والے نہ ہوں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوات اور تختی یا شانے کی ہڈی لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ لکھو: "برابر نہیں ہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔" اس وقت حضرت ابن ام مکتوم بھی نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں تو معذور (نابینا) ہوں۔ تو اسی جگہ یہ وحی نازل ہوئی: "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے (آیت ۹۵)۔

مقسم مولیٰ عبد اللہ بن حارث کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے خبر دی کہ اس آیت میں بغیر کسی عذر کے جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے وہ مراد ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل نہ ہوئے اور مجاہدین سے مراد وہ

مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَّالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ۔

بابُ ۶۵۳ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الْاٰيَةَ۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِىْ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْىِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِى السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ۔

بابُ ۶۵۴ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قَالَ كَانَتْ اُمِّىْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ۔

بزرگ ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا تھا رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ کی تفسیر

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے، ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (آیت ۹۷)۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی ایک فوج تیار کی گئی اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ اس کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس کی شمولیت سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے کچھ افراد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آلگتا اور وہ مرجاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے"۔ لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

کی تفسیر۔ قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرما دے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (سورۂ النساء، آیت ۹۸ میں) اللہ تعالےٰ نے جن کمزوروں کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدۂ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

باب ۶۵۵ قَوْلِهِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَّسْجُدَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ ابْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ۔ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

باب ۶۵۶ قَوْلِهِ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَنْ تَضَعُوْا أَسْلِحَتَكُمْ۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيْحًا۔

باب ۶۵۷ قَوْلِهِ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاءِ۔

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ إِلٰى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْيَتِيْمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتْهُ فِيْ مَالِهِ حَتّٰى فِي الْعِذْقِ فَيَرْغَبُ أَنْ يَّنْكِحَهَا

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ کی تفسیر قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ چکے تو سجدہ (اور رکوع) کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: "اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر والوں پر سختی فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا سالہا سال کا قحط مسلط فرما دے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ کی تفسیر

اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کر اپنے ہتھیار کھول رکھو (آیت ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: "اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو۔" یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ کی تفسیر

اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشادِ ربانی "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (آیت ۱۲۷)" ایسے شخص کے متعلق ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال میں شریک ہو یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی اور ایسے ہی وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور ایسے دوسرے شخص

وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكَهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ۔

بابٌ ۱۵۸ قَوْلِهِ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوزًا بُغْضًا۔

۱۷۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ۔

بابٌ ۱۵۹ قَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا۔

۱۷۱۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِي حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِي بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوا

سے بھی نکاح کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہو جائے گا اس لئے اسے دوسرے کسی سے نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا کی تفسیر

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (آیت ۱۲۸) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شِقَاقٌ سے توڑ پھوڑ اور فساد مراد ہے اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ میں شُحّ سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے کَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو نہ خاوند والی نظر آئے۔ نُشُوزًا: عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت: "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے"۔ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر جدا کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصے ہیں۔ نَفَقًا: زمین دوز راستہ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے یہاں تک کہ ہمارے پاس کھڑے ہو کر پھر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں جائیں گے پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حضرت حذیفہ مسجد کے الگ گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انکے ساتھی بھی اِدھر اُدھر چلے گئے حضرت حذیفہ نے میری جانب کنکری پھینکی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ مجھے ان (حضرت ابن مسعود) کے

خَيْرًا لَّكُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

ان لوگوں میں کعب بھی تھا جو آپ حضرت آپ کی نسبت بہتر تھے لیکن انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ

بَاب ۷۰ قَوْلِهٖ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ کی تفسیر يُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ تک (آیت ۱۶۳)

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

بَاب ۷۱ قَوْلِهٖ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلٰلَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ اَبٌ اَوِ ابْنٌ وَّهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ کی تفسیر

اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں، تم فرما دو اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا حصہ ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کے اولاد نہ ہو (آیت ۱۷۶)

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَآءَةٌ وَّاٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ براءت (سورۂ توبہ) ہے اور آخر میں نازل ہونے والی آیت ہے، تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

اَلْمَآئِدَةُ

سورۃ المائدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حُرُمٌ وَّاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمُ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْٓءُ تَحْمِلُ دَآئِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْاِغْرَآءُ

حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے فَبِمَا نَقْضِهِمْ عہد توڑنے کے باعث كَتَبَ اللّٰهُ اور جَعَلَ اللّٰهُ ہم معنی ہیں تَبُوْٓءُ تو

التَّسْلِيطُ أُجُورَهُنَّ مُهُورَهُنَّ الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَسُنَّةً۔

باب ۶۶۲ قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللَّهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ۔

باب ۶۶۳ قَوْلِهِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً

فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا آمِّينَ عَامِدِينَ أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوهُنَّ وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ

الْإِغْرَاءُ اُکسا دینا۔ أُجُورَهُنَّ ان کے مہر۔ الْمُهَيْمِنُ مراد قرآن کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت یہ ہے: "تم کسی بات پر نہیں جب تک توریت، انجیل اور جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو"۔ مَخْمَصَةٌ بھوک۔ مَنْ أَحْيَاهَا جس نے قتل کرنے کو حرام جانا ماسوائے حق کے، گویا سارے آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا راستہ اور طریقہ۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ مَخْمَصَةٌ سے مراد بھوک ہے۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم عید منایا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وہ عرفہ کا دن تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب آیت: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا (آیت ۳)" نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا یا نہیں۔

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا کی تفسیر

اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو (آیت ۴)۔ تَيَمَّمُوا تم ارادہ کرو۔ آمِّينَ قصد کرنے والے۔ چنانچہ أَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَسْتُمْ، تَمَسُّوهُنَّ، وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ، الْإِفْضَاءُ۔ ان چاروں سے جماع مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے باعث ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْعِقْدُ تَحْتَهُ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رہے نہ وہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے۔ کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا۔ جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے لہٰذا انہوں نے میری کوکھ میں کچوکا بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس جگہ ٹھہر گئے۔ پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے ٹہوکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو رکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ سکے ہے مجھے تکلیف بہت [illegible]

اِسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَتْ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاٰيَةَ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللّٰهُ لِلنَّاسِ فِيْكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ۔

باب ۶۶۴ قَوْلِهٖ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِيْ حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَاَنَّهٗ سُرِّيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۶۵ قَوْلِهٖ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ اَلْكُفْرُ بِهٖ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلْمَانُ اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرُوْا وَذَكَرُوْا فَقَالُوْا وَقَالُوْا

صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :۔ اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (آیت ۶) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا :۔ اے دلِ ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کی تفسیر

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگِ بدر کے وقت حضرت بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ :۔ آپ جائیں اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں ہم یہاں بیٹھے ہیں (آیت ۲۴) آپ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت ہوئی۔ وکیع، سفیان، مخارق نے اس کی طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہی بات عرض کی تھی۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ کی تفسیر

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں... (آیت ۳۳)۔ اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ اللہ کے ساتھ کفر کرنا۔

سلمان ابو رجا مولیٰ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ مجلس میں قسامت کا ذکر شروع ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا عندیہ پیش کر رہے تھے اور کہا کہ سابقہ [illegible]

قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هَذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هَذَا۔

کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے عبداللہ بن زید! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں یا اے ابوقلابہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو کسی جان کے قتل کو اسلام میں حلال نہیں سمجھتا مگر تین مواقع کے۔ (۱) اگر کوئی آدمی شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ (۲) کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے۔ (۳) اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرے اس پر حضرت عنبسہ بن سعید کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس نے یوں حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ اونٹ جنگل میں چرنے کے لئے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جانا اور ان کا دودھ، پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جس کے باعث صحت مند ہو گئے ایک روز وہ چرواہے پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر بھاگ گئے کیا ایسے لوگوں کے قتل کر دینے میں کوئی تامل ہو سکتا ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی حضرت عنبسہ نے تعجب سے سبحان اللہ کہا میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے کہی ہے

بَاب ۶۶۲ قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔

وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ کی تفسیر

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی حضرت ربیع نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دو دانت توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے اور حضرت ربیع کے بھائی کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ربیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ۔

باب ۶۶۷ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللَّهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ۔

باب ۶۶۸ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهِ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللَّهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

باب ۶۶۹ قَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے اس طرح میں اس انصاری عورت کے اقربا دیت لینے پر رضامند ہو گئے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا ..... (آیت ۶۷)

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت:- اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (آیت ۸۹) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بات بات پر بے دھڑک قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق) نے قسم کھا کر اس کے خلاف کبھی نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرما دی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھتا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا جو

لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

بَاب ٦٧ قَوْلِهِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزُّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالْاِسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ۔

١٧٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوا وَمَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوهَا

ہمراہ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کرلیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ تھوڑی مدت کے لیے کسی عورت سے نکاح کرلیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی کہ حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں (آیت ۸۷)۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ کی تفسیر

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں (آیت ۹۰)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الْأَزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے الْأَنْصَابُ اور نُصُبُ سے نشان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب کا قول کہ الزُّلَمُ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع الْأَزْلَامُ ہے الْاِسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور لیل تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قسمت اسی سے بنا ہے اور اس کا مصدر الْقُسُومُ ہے۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

عبد العزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی دوران میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ پینے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اے انس ان مٹکوں کو بہا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی

بعد خبر الرجل۔

۱۷۳۱۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة عن عمرو عن جابر قال صبح اناس غداة احد الخمر فقتلوا من يومهم جميعا شهداء وذلك قبل تحريمها۔

۱۷۳۲۔ حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي اخبرنا عيسى وابن ادريس عن ابي حيان عن الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على منبر النبي صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس انه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل۔

باب ۶۷۔ قوله ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا الى قوله والله يحب المحسنين۔

۱۷۳۳۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت عن انس ان الخمر التي اهريقت الفضيخ وزادني محمد عن ابي النعمان قال كنت ساقي القوم في منزل ابي طلحة فنزل تحريم الخمر فامر مناديا فنادى فقال ابو طلحة اخرج فانظر ما هذا الصوت قال فخرجت فقلت هذا مناد ينادي الا ان الخمر قد حرمت فقال لي اذهب فاهرقها قال فجرت في سكك المدينة قال وكانت خمرهم يومئذ الفضيخ فقال بعض القوم قتل قوم وهي في بطونهم قال فانزل الله ليس على الذين امنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا۔

باب ۶۷۔ قوله لا تسئلوا عن اشياء

سوال نہیں کیا اور نہ یہ خبر سننے کے بعد کسی نے پھر شراب پی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کی صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میدانِ جنگ میں قتل ہو کر جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر دورانِ خطبہ یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے لوگو! بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت پانچ قسم کی ہوتی تھی؛ یعنی انگور، گندم، کھجور، شہد اور جَو کی۔ یاد رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کرے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر

جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں (آیت ۹۳)۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شراب پھینکی گئی وہ فضیخ تھی اور محمد نے ابو نعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابو طلحہ کے دولت کدے پر میں (حضرت انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل ہو گئی۔ پھر ایک ندا کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور آ کر بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں اس روز شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ نامی شراب زیادہ استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں (یہودیوں) نے کہا کہ مسلمانوں کے جو افراد مارے گئے ہیں ان کے شکموں میں تو شراب تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ وہ ڈریں اور نیک رہیں (آیت ۹۳)۔

لا تسئلوا عن اشیاء [illegible] کی تفسیر

إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

١٧٣٤۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ اس طرح کا خطبہ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو یقیناً تم بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز آنے لگی پھر ایک آدمی نے دریافت کیا کہ حضور! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں'' (آیت ۱۰۱) نضر اور روح بن عبادہ نے بھی اسے شعبہ سے روایت کی ہے۔

١٧٣٥۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ (منافقین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنسی مذاق کے طور پر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک کہتا کہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا کہتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے، بتلایئے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ''اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں.....'' (آیت ۱۰۱)

بَابُ ٦٧٣ قَوْلِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ وَإِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَائِدَةُ أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ کی تفسیر

اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چِرا ہوا اونٹ بحیرہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (آیت ۱۰۳) وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ میں لفظ قَالَ يَقُولُ کے معنی میں ہے اور اِذْ بطور صلہ ہے۔ اَلْمَائِدَةُ اصل میں مفعول ہے جیسے عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ اور تَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ اور اس کا مطلب ہے کہ جو فائدہ یا بھلائی اس کے عطیے کسی سے حاصل کی جیسے کہتے ہیں مَادَنِي يَمِيدُنِي۔ ابن عباس کا قول ہے کہ مُتَوَفِّيكَ سے مراد ہے تجھے وفات دوں گا۔

١٧٣٦۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ بحیرہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جس کا دودھ بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے۔ سائبہ وہ جانور

الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

باب ۶۴۳ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

جس کو کافر اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو جہنم میں دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے بجار چھوڑنے کی رسم سب سے پہلے جاری کی تھی۔ وصیلہ اس بن بیاہی اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی دفعہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ بھی، پس ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے جبکہ متواتر دو مادہ بچے جنتی اور درمیان میں کوئی نر نہ ہوتا۔ حام اس نر اونٹ کو کہتے جس کے متعلق مالک ایک تعداد مقرر کر لیتے کہ اس سے اتنے بچے ہونے کا لیں، جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے باربرداری کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی بھی چیز نہیں لادتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن الہاد، ابن شہاب، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابوعبداللہ کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سائبہ (سانڈھ) چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم بروز حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور

صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس انکم محشورون الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلا ثم قال کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین الی اخر الایۃ ثم قال الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیامۃ ابراہیم الا وانہ یجاء برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول یا رب اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم فیقال ان ہؤلاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم۔

بغیر ختنہ کے ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "جیسے ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ پر وعدہ ہے جو ہم نے پورا کرنا ہے۔" پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ میں کہوں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے بعد یہ کیسے گل کھلاتے رہے۔ پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا: "اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔" (آیت ۱۱۷) پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مرتد ہو گئے تھے۔

ف: اس حدیث کے علاوہ اسی جلد کی حدیث ۱۵۰۸ میں بھی یہی واقعہ مذکور ہے کہ مسلمان کہلانے والے کچھ افراد کو فرشتے ہانک کر جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کو جہنم میں کیوں لئے جا رہے ہو جبکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا۔ آخر میں بتا دیا کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ ان احادیث سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے بلکہ آپ کو تو قیامت تک بھی تمام انسانوں کے متعلق یہ علم حاصل نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ اگر قیامت میں بھی آپ کو یہ علم حاصل ہوگیا ہوتا تو ان احادیث کے بموجب بعض مرتدوں کو اپنے ساتھی نہ فرماتے۔ ان حضرات کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرتدوں کو بے خبری کے باعث اپنے ساتھی نہیں کہیں گے بلکہ اس وجہ سے کہیں گے کہ دنیا کے اندر وہ مرتد ہونے کے باوجود مسلمانوں میں ملے جلے رہے بلکہ مسلمانوں کے چودھری بنتے رہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر ملی جھگت سے ساتھ اپنے آپ کو بہت آگے کھینچا اور نہایت خوشنما القاب سے مزین کر کے اپنے دل خوش کرتے رہے تھے لہٰذا قیامت میں حضور انہیں جلانے کی خاطر اپنے ساتھی کہیں گے۔ امتی کہلاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے یا اور کسی سے بے خبر بتانا در حقیقت مقام مصطفوی سے بے خبری کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان کہلانے والوں کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی معرفت عطا فرمائے۔ آمین۔

باب ۶۷۵ قولہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم۔

ان تعذبہم فانہم عبادک کی تفسیر

اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے (آیت ۱۱۸)۔

۱۷۳۸۔ حدثنا محمد بن کثیر حدثنا سفیان حدثنا المغیرۃ بن النعمان قال حدثنی سعید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بروز حشر بارگاہ خداوندی میں اکٹھے کئے

بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

جاؤگے، اس وقت کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جارہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا کہ "اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا۔ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو توہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۸،۱۱۷)"

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوْشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ حَمُوْلَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا يَنْأَوْنَ يَتَبَاعَدُوْنَ تُبْسَلُ تُفْضَحُ أُبْسِلُوْا أُفْضِحُوْا بَاسِطُوْا أَيْدِيهِمْ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيْبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيْبًا أَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ أَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلٰى ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَسْفُوْحًا مُهْرَاقًا صَدَفَ أَعْرَضَ أُبْلِسُوْا أُوْيِسُوْا وَأُبْسِلُوْا أُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا اسْتَهْوَتْهُ أَضَلَّتْهُ يَمْتَرُوْنَ يَشُكُّوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَأَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ أَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا أُسْطُوْرَةٌ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ الْبَأْسَاءُ مِنَ الْبَأْسِ وَيَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَايَنَةً الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ كَقَوْلِهِ سُوْرَةٌ وَسُوَرٌ مَلَكُوْتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهَبُوْتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوْتٍ وَيَقُوْلُ تُرْهَبُ خَيْرٌ

سورۃ الانعام

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ فِتْنَتُهُمْ سے مراد ان کا معذرت بیان کرنا ہے۔ مَعْرُوْشَاتٍ وہ بیلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا لیتی ہیں۔ حَمُوْلَةً جس پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ وَلَلَبَسْنَا اور ہم ضرور شبہ ڈال دیں گے۔ يَنْأَوْنَ دور رہتے ہیں۔ تُبْسَلُ ذلیل و خوار کرنا۔ أُبْسِلُوْا ذلیل کئے گئے، ہلاک کئے گئے۔ بَاسِطُوْا أَيْدِيهِمْ اپنے ہاتھ بڑھاتے ہوں گے۔ بَسْطٌ مراد مارنا ہے۔ اسْتَكْثَرْتُمْ تم نے گمراہ کیا کتنے ہی انسانوں کو۔ ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ انہوں نے اپنی کھیتی میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ أَكِنَّةً پردہ اس کا مفرد كِنَانٌ ہے۔ أَمَّا اشْتَمَلَتْ یعنی کیا یہ نر اور مادہ کے سوا کسی اور جنس پر مشتمل ہیں پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں ٹھہراتے ہو۔ مَسْفُوْحًا بہتا ہوا۔ صَدَفَ اس سے منہ پھیرا۔ أُبْلِسُوْا ہلاک کیے گئے۔ ذلیل کیے گئے۔ سَرْمَدًا ہمیشہ رہنے والا۔ اسْتَهْوَتْهُ اس کو گمراہ کر دیا۔ اس کو پھینک دیا۔ يَمْتَرُوْنَ تم شک کرتے ہو۔ وَقْرٌ ڈاٹ، ٹھینٹ۔ وِقْرٌ وہ بوجھ جو جانور پر لادا جاتا ہے۔ أَسَاطِيْرُ فضول قصے کہانیاں۔ اس کا واحد أُسْطُوْرَةٌ اور إِسْطَارَةٌ ہے۔ الْبَأْسَاءُ سے مراد سختی اور محتاجی ہے۔ یہ بُؤْسٌ سے نکلا ہے۔ جَهْرَةً علانیہ، کھلم کھلا۔ الصُّوَرُ یہ صُوْرَةٌ کی جمع ہے جیسے سُوْرَةٌ کی جمع سُوَرٌ ہے۔ مَلَكُوْتٌ بادشاہی جیسے رَهَبُوْتٌ رَحَمُوْتٌ سے بہتر ہے اور تُرْهَبُ تُرْحَمُ سے بہتر ہے۔ جَنَّ اندھیرا چھا یا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا حُسْبَانٌ یعنی حساب۔ بعض

مِنْ اَنْ تُرْحَمَ جُنَّ اَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللّٰهِ حُسْبَانُهُ اَيْ حِسَابُهُ وَ يُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِيَ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِيْنِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَ مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ الْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ۔

بَاب ۶۷۲ قَوْلِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

بَاب ۶۷۳ قَوْلِهٖ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ الْاٰيَةَ

يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوْا يَخْلِطُوْا شِيَعًا فِرَقًا۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَهْوَنُ اَوْ هٰذَا اَيْسَرُ۔

نے یہ بھی کہا ہے کہ حسبان سے شیطان پر پھینکنے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مستقر والد کی پشت میں۔ مستودع والدہ کے رحم میں۔ القنو گچھا، خوشہ۔ قنوان اس کی جمع ہے۔ قنوان اسی طرح ہے جیسے صنو کی جمع صنوان ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (آیت ۵۹) پانچ چیزیں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں): بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (سورۃ لقمان، آیت ۳۴)۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ کی تفسیر

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے.... (آیت ۶۵) یلبسکم تمہیں ملا دے، خلط ملط کر دے۔ یلبسوا ماخوذ ہے، یہ دونوں التباس سے نکلے۔ شیعا فرقے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (آیت ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تو دعا مانگی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ حصہ نازل ہوا: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ آسان ہے۔

باب ۶۷۸ قَوْلِهٖ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی آمیزش نہیں کی" (آیت ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سرزد نہیں ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)۔

باب ۶۷۹ قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ۸۶)۔

ابو العالیہ نے حضور کے چچا زاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں (یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی دوسرے نبی کی توہین ہو)۔

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

باب ۶۸۰ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفِيْ صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا اِلٰى قَوْلِهٖ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر

یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم انہیں کی راہ چلو۔

سلیمان احول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت فرمائی:۔ وَوَهَبْنَا لَهٗ ...... فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ (آیت ۸۴ تا ۹۰) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے

عُبَيْدٌ وَ سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

باب ۶۸۱ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الْبَعِيْرُ وَ النَّعَامَةُ اَلْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَ اَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْهَا وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۸۲ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكِيْلٌ حَفِيْظٌ وَمُحِيْطٌ بِهِ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيْلٍ وَالْمَعْنٰى اَنَّهُ ضُرُوْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیائے کرام کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا کی تفسیر

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (آیت ۱۴۶)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ذی ظفر سے اونٹ اور شترمرغ مراد ہیں۔ اَلْحَوَایَا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ اُن سے دوسرے کا قول ہے کہ ھادوا سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ ھُدْنا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ ھَائِدٌ توبہ کرنے والے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور کھاتے رہتے۔ نیز اس کی ابو عاصم، عبدالحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ میں (عمرو بن مرہ) نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، میں نے پوچھا کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ تو جواب دیا، ہاں،

مِنْهَا قِيلٌ زُخْرُفُ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

بَاب ٦٨٣ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ۔

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ وَکِیْلٌ یہاں حَفِیْظٌ اور مُحِیْطٌ کے معنی میں ہے۔ قُبُلًا سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قَبِیْلٌ ہے۔ زُخْرُفٌ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرْثٌ حِجْرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ عقل کو بھی حِجْرٌ کہتے ہیں۔ اَلْحِجْرُ قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے۔ جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی حِجْرٌ ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حِجْرٌ کہا جاتا ہے گویا وہ مَحْطُوْمٌ سے مشتق ہے جیسے قَتِیْلٌ مَقْتُوْلٌ سے اور حَجْرُ الْیَمَامَۃِ ایک مکان کا نام ہے۔

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ کی تفسیر

هَلُمَّ اہل حجاز کی زبان واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر سارے ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی (آیت ۱۵۸)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ۔ (آیت ۱۵۸)

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ الْفَتَّاحُ الْقَاضِي افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ آسٰى أَحْزَنُ تَأْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلٰى بَعْضٍ سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ هُهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ جِيْلُهُ الَّذِي هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيْلُهُ غَوَاشٍ مَا غُشُّوْا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا حَقِيْقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلَقَّفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوْشٌ وَعَرِيْشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُوْنَ

سورۃ الاعراف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ریشاً سے مال مراد ہے۔ المعتدین دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھنے والے۔ عفوا ان کے مال کی کثرت ہو جانا۔ الفتاح فیصلہ کرنے والا۔ افتح بیننا ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نتقنا ہم نے اٹھایا، بلند کیا۔ انبجست آہستہ آہستہ پھوٹ نکلا۔ متبر نقصان، آسٰی افسوس کروں۔ تاس تونے غم کھایا، افسوس کیا۔

دوسرے حضرات کا قول ہے کہ

تجھے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا؟ یخصفان پتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا۔ سوآتہما یہ دونوں بزرگوں کی شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ متاع الی حین یہاں قیامت تک مراد ہے۔ الریاش اور الریش ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس قبیلہ اس کے ساتھی شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ اداركوا سب جمع ہو جائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مساموں کو سموم کہتے ہیں اور اس کا واحد سم ہے یعنی آنکھیں، نتھنے، منہ کانوں اور پیچھے آگے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔ غواش غلاف۔ نشرا بکھرے ہوئے۔ نکدا تھوڑے۔ یغنوا زندگی گزاری۔ حقیق حق ہونا۔ استرھبوھم ڈر کی وجہ سے۔ تلقف لقمہ بنانے گا۔ طائرہم ان کا حصہ، ان کی قسمت۔ طوفان سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے ہیں۔ القمل چیچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔ عروش اور عریش عمارت۔ سقط جب کوئی نادم ہو تو کہتے ہیں فقد سقط فی یدہ۔۔ الاسباط بنی اسرائیل کے قبیلے یعدون فی السبت حد سے تجاوز کرتے تھے۔ تعدعا پانی کے اوپر تیرتے ہوئے۔ بئیس سخت۔ اخلد بیٹھا پیچھے ہٹ گیا سنستدرجھم ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے جو جائے امن ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فاتاھم

تَعْدُوا تَجَاوَزُ شُرَّعًا شَوَارِعَ بَئِيْسٍ شَدِيْدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُوْنٍ تَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَخِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔

اللّٰہ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوا۔ جِنَّةٌ جنوں سے ہے۔ تَمَرَّتْ بِہٖ۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری کی۔ یَنْزَغَنَّکَ تجھے بہکائے۔ طَیْفٌ اور طَائِفٌ شیطانی وسوسہ۔ یَمُدُّوْنَھُمْ۔ وہ خوبصورت کرکے دکھاتے ہیں۔ خِیْفَةً اور خُفْیَةً دونوں الاخفاء سے ہیں بمعنی ڈر۔ الْاٰصَالُ کا واحد اَصِیْلٌ ہے۔ جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا۔

بَابُ ۶۸۴ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیْ کی تفسیر

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۳۳)

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ۔

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں اسی لیے تو اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

بَابُ ۶۸۵ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَرِنِي أَعْطِنِي۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا کی تفسیر

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں، فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بیہوش، پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۱۴۳)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَرِنِیْ سے مراد ہے مجھے اپنا دیدار عطا فرما۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهٗ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِكَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَطَمَ فِیْ وَجْهِیْ قَالَ ادْعُوْهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ مَرَرْتُ بِالْیَهُوْدِ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَخَذَتْنِیْ غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهٗ قَالَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ مِنْ بَیْنِ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ جُزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔

بَاب ۶۸۶ قَوْلِهِ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی

۱۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءُ الْعَیْنِ۔

بَاب ۶۸۷ قَوْلِهِ قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوْسَی بْنُ هَارُوْنَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ كَانَتْ بَیْنَ اَبِیْ بَكْرٍ

وہ کہنے لگا، اے محمد! مجھے آپ کے ساتھیوں میں سے ایک انصاری نے طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے بلاؤ۔ پس وہ اسے بلا لایا۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ وہ انصاری عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں یہودی کے پاس سے گزر رہا تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ کو ساری نوع بشر سے چن لیا ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ تو محمد مصطفیٰ پر بھی فضیلت دے رہا ہے، لہٰذا مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کو طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیائے کرام میں سے کسی فرد پر فضیلت نہ دو۔ کیونکہ قیامت کے روز جب سارے انسان بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا لیکن دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا طور کی بیہوشی کے صلے میں بے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

المَنَّ وَالسَّلْوٰی کی تفسیر

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھمبی (ایک سفید سی چیز ہوتی ہے جو برسات کے دنوں میں اگتی ہے) مَن کی قسم سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے۔

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ کی تفسیر

تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جِلائے اور مارے، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔ (آیت ۱۵۸)۔

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو ناراض کر دیا تو حضرت عمر غصے کی حالت میں ان کے پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابوبکر بھی ان کے پیچھے جا پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے لیکن انہوں نے معاف نہ کیا اور ان کے

وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هَذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ۔

بَابُ ۶۸۸ قَوْلِهِ وَقُولُوا حِطَّةٌ

۱۷۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ۔

بَابُ ۶۸۹ قَوْلِهِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

اَلْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابوبکر وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ ہم بھی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے یہ دوست تو کسی سے جھگڑا کر آئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر نے اپنے اس طرز عمل پر نادم ہوتے ہوئے وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور حضرت ابوبکر یہی عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غامر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

وَقُولُوا حِطَّةٌ کی تفسیر

ہمام بن منبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ "اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سرین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے نیز کہتے ہوئے گئے کہ بالی میں دانے۔ (آیت ۱۶۱)۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ کی تفسیر

(آیت ۱۹۹) اَلْعُرْفُ سے [illegible]

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ وَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقربین میں سے تھے۔ حضرت عمر کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے ہیں خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المومنین تک رسائی ہے لہذا میرے لئے انکی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ عنقریب میں آپ کے لیے اجازت حاصل کروں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حر نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی۔ جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم نہ تو آپ ہم پر مال لٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور انہیں پیٹنے کا ارادہ تک کیا۔ لیکن حضرت حر نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (آیت ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، حضرت عمر نے اس حکم سے تجاوز نہ کیا اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللهُ اِلَّا فِيْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَمَرَ اللهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: "اے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو" یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لئے نازل فرمائی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے "اے محبوب! درگزر سے کام لیا کرو اور بھلائی کا حکم دو۔ (آیت ۹۹) یہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کا درس دیا ہے (او کما قال)۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ٦٩٠ قَوْلِهٖ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ۔

١٧٥٦۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ اَلشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهُ يَجْمَعَهُ شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ۔

بَابٌ ٦٩١ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

١٧٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ۔

بَابٌ ٦٩٢ قَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا

سورۃ الانفال

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یَسْأَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ کی تفسیر

اے محبوب! تم سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں میل جول رکھو (پہلی آیت) ابن عباس کا قول ہے کہ الانفال سے غنیمتیں مراد ہیں، قتادہ کا قول ہے کہ ریحکم لڑائی کہا گیا ہے کہ نافلۃ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ الشوکۃ سے دھار مراد ہے۔ مُرْدِفِیْنَ فوج در فوج۔ رَدِفَنِیْ میرے بعد آیا۔ ذُوْقُوْا عذاب چکھو، تجربہ کرکے دیکھو، یہ منہ سے چکھنے کے متعلق نہیں ہے۔ فَیَرْکُمَہٗ اس کو جمع کرے۔ شَرِّدْ جدا کر۔ جَنَحُوْا طلب کیا۔ یُثْخِنَ غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُکَاءً کہتے ہیں انگلیاں منہ میں داخل کرکے سیٹی کی آواز نکالنے کو۔ لِیُثْبِتُوْکَ تاکہ تجھے قید کرلیں تاکہ تجھے محبوس کرلیں۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ کی تفسیر

بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں (آیت ۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت:۔ بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں، جن کو عقل نہیں (آیت ۲۲) — بنی عبد الدار کے بعض غلط کار لوگوں کے متعلق ہے۔ (اگرچہ اس کا اطلاق عام ہے)۔

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ.

١٧٥٨ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رض قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.

بَابُ ٦٩٣ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا.

١٧٥٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا

اور دل میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے (آیت نمبر ۲)۔ اِسْتَجِیْبُوْا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا یُحْیِیْکُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلّی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں بلائیں (آیت نمبر ۲)۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت (بلحاظ ثواب یا جامعیت) نہ بتا دوں، اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے باہر نکلنے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کرا دیا۔ معاذ، شعبہ، خبیب، حفص بن عاصم نے حضرت ابو سعید بن معلّی سے یہی سنا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک فرد تھے۔ حضور نے ان سے فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً کی تفسیر

اور جب بولے کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر لے آ (آیت ۳۲)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہل عرب بارش کو غیث کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان کے مایوس ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

عبد الحمید بن کردید صاحب الزیادی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ اس پر یہ (آیت) نازل ہوئی: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ
وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَ
مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ۔

بَابُ ۶۹۴ قَوْلِهٖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا
حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا
لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ۔

بَابُ ۶۹۵ قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ۔

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَجُلًا جَاءَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا
تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَا
يَمْنَعُكَ اَنْ لَّا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ
فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا
اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ

جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب
کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ورنہ
انہیں کیا سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ انہیں
عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجدِ حرام سے روک
رہے ہیں (آیت ۳۲ تا ۳۴)۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کی تفسیر

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب!
تم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۳۳)۔

عبد الحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل نے کہا: اے اللہ!
اگر یہ (قرآن) تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی
بارش برسا یا ہم پر اور کوئی دردناک عذاب لے آ
(آیت ۳۲) اس پر یہ وحی نازل ہوئی۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ
ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما
ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش
مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب
نہ کرے جبکہ وہ تو مسجدِ حرام سے روک رہے ہیں
(آیت ۳۳، ۳۴)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک
آدمی آیا۔ پھر کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے
اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (سورہ
الحجرات، آیت ۹) پس آپ کو کونسی چیز انکے ساتھ لڑنے سے روکتی ہے حالانکہ
اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ
اے بھتیجے! مجھے اس آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ
پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم والی آیت میں
تاویل کروں کہ اور جو کوئی مسلمانوں کو جان بوجھ کر قتل کرے (سورۃ النساء
آیت ۹۳) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ: اور ان سے لڑو

يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلٰى آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهِ إِمَّا يَقْتُلُوْهُ وَإِمَّا يُوْثِقُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيْمَا يُرِيْدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِيْ فِيْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِيْ قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِيْ مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ۔

بَابُ ۶۹۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوْا أَلْفًا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُوْنَ۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ

یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی لہذا کافران کے دین میں فتنہ ڈالتے کہ کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کرتے تھے یہاں تک کہ مسلمان اکثریت میں آگئے لہذا فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا جب اس شخص نے دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرماتے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے کہا:۔ علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جب کہ حضرت عثمان کی لغزش اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی لیکن تمہیں وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نسبی چچا زاد بھائی اور داماد ہیں اور اپنا ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول خدا کے دولت کدے کے ساتھ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو قتل و قتال اور فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو رہی ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے جنگ آزمائی کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا فتنہ میں مبتلا ہونا تھا۔ لہذا وہ جنگ آزمائی و جانبازی تمہاری طرح تاج و تخت یا ملک گیری کے لئے نہ تھی۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ کی تفسیر

اے غیب کی خبر دینے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے، اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے (آیت ۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵)

إن يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين فكتب عليهم أن لا يفر واحد من عشرة فقال سفين غير مرة أن لا يفر عشرون من مائتين ثم نزلت الآن خفف الله عنكم الآية فكتب أن لا يفر مائة من مائتين زاد سفين مرة نزلت حرض المؤمنين على القتال إن يكن منكم عشرون صابرون قال سفين وقال ابن شبرمة وأرى الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر مثل هذا۔

باب ٦٩٧ قوله الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفا الآية إلى قوله والله مع الصبرين۔

١٧٦٤ - حدثنا يحيى بن عبد الله السلمي أخبرنا عبد الله بن المبارك أخبرنا جرير بن حازم قال أخبرني الزبير بن خريت عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما نزلت إن يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين شق ذلك على المسلمين حين فرض عليهم أن لا يفر واحد من عشرة فجاء التخفيف فقال الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفا فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين قال فلما خفف الله عنهم من العدة نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم۔

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کردیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی" (آیت ۶۶) پس یہ لازم کردیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی "مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں" سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ کی تفسیر

اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۶)۔

یحییٰ بن عبداللہ سلمی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں تنگی محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہوگیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آگئی اور فرمایا گیا "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہوا کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرمادی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی اسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہوگئی۔

بفضلہ تعالیٰ اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

پارہ ــــ ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةُ بَرَاءَةٌ

وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ الْخَبَالُ الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّي لَا تُوَبِّخْنِي كَرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ مُدَّخَلًا يَدَّخِلُونَ فِيهِ يَجْمَحُونَ يُسْرِعُونَ. وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتْ انْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَيْ أَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ هَارٍ هَائِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَانْهَارَ مِثْلُهُ لَأَوَّاهٌ شَفَقًا وَفَرَقًا وَقَالَ

سورۃ التوبہ

ولیجۃ وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشقۃ۔ سفر۔ الخبال موت۔ ولا تفتنی مجھے مت جھڑکو۔ کرھا اور کرھا ہم معنی ہیں۔ مدخلا داخل ہونے کی جگہ۔ یجمحون دوڑتے جائیں۔ والموتفکات وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ اھوی اسے گڑھے میں دھکیل دیا گیا۔ عدن ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں عدنت بارض میں اس زمین میں رہ گیا۔ معدن اسی سے نکلا ہے۔ اور معدن صدق سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ الخوالف یہ الخالف کی جمع ہے یعنی وہ جو مجھے چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہے۔ یخلفہ فی الغابرین اسی سے ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ مونث کے لئے ہو یوں اس کا واحد الخالفۃ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں یہاں دو حرف پائے جاسکیں جیسے فارس سے فوارس اور ھالک سے ھوالک۔ الخیرات اس کا واحد خیرۃ ہے یعنے بھلائی۔ مرجون موخر کئے گئے۔ الشفا کنارا۔ الجرف نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ سے بن جاتی ہیں۔ ھار گرنے والی۔ جیسے کہا جاتا ہے تھورت البئر کنواں گر گیا اور اسی طرح انہار۔ لاواہ خدا سے ڈرنے والا، آہ و زاری کرنے والا، جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:ـ

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ
تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

باب ٦٩٨ قَوْلِهِ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أُذُنٌ يُصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيرٌ وَالزَّكٰوةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُضَاهِئُونَ يُشَبِّهُونَ.

١٧٦٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ.

باب ٦٩٩ قَوْلِهِ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَأَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ سِيحُوا سِيرُوا.

١٧٦٦۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِي أَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةٍ وَأَنْ لَا يَحُجَّ

آہ کرتا ہوں میں جب ناقہ کو شب کے درمیان
مثل شخص غمزدہ لب پر وہ لاتی ہے فغاں

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اُن مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُذُنٌ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تُطَهِّرُهُمْ و تُزَكِّيهِمْ دونوں ہم معنی ہیں اور ایسے قریب المعنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے الزکاۃ اور الطاعۃ اور الاخلاص۔ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ یعنی وہ خدا کے واحد کی گواہی نہیں دیتے۔ يُضَاهِئُونَ اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے "اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے" اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ کی تفسیر

تو چار مہینے زمین میں پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سیحوا سیر کرو، چلو پھرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے (جب وہ امیر حجاج تھے) اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

بَابُ قَوْلِهِ وَأَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهِ

إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ آذَنَهُمْ أَعْلَمَهُمْ.

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُوبَكْرٍ رض فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِينَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُونَ بِمِنًى أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةٍ وَأَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ.

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ

وَأَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر

اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہ سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت ۳) اٰذَنَهُمْ انہیں بتا دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر (امیر حجاج) نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کر دیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ (گویا ۹ھ میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب ہو گیا تھا)۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ کی تفسیر

حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے پہلے حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

• بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ

١٧٦٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُونَا فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ.

• بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

١٧٧٠. حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ.

١٧٧١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

حج اکبر کا دن ہے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ)

فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم کی تفسیر

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین (کفار) میں سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، لہذا آپ جانتے ہوں گے، ذرا ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں اور ان میں سے ایک اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پیئے تو اس کی ٹھنڈک محسوس نہیں کر سکتا۔

والذین یکنزون الذھب کی تفسیر

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سنا دو دردناک عذاب کی۔

عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال (ناجائز) ہوگا وہ قیامت کے روز گنجا سانپ بن جائے گا۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایسی (غیر آباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی۔ "اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ قَالَ مُعٰوِيَةُ مَا هٰذِهٖ فِيْنَا مَا هٰذِهٖ اِلَّا فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ اِنَّهَا لَفِيْنَا وَ فِيْهِمْ

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ وَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْاَمْوَالِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ

اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ اَلْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ وَ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَ شَعْبَانَ۔

بَابُ قَوْلِهٖ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي

الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا اَلسَّكِيْنَةُ فَعِيْلَةٌ مِنَ السُّكُوْنِ۔

کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت نمبر ۳۴)۔ اس پہ حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا کی تفسیر

جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ کی تفسیر

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے، جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ اَلْقَيِّمُ سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ دورہ کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الآخریٰ و شعبان کے مابین ہے۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کی تفسیر

دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے مَعَنَا ہمارا مددگار ہے۔ اَلسَّكِيْنَةُ یہ فَعِيْلَةٌ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

١٧٧٤ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا حبان حدثنا همام حدثنا ثابت حدثنا انس قال حدثني ابو بكر رضي الله عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الغار فرأيت آثار المشركين قلت يا رسول الله لو ان احدهم رفع قدمه رآنا قال ما ظنك باثنين الله ثالثهما

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا۔ اُن دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

١٧٧٥ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا ابن عيينة عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال حين وقع بينه وبين ابن الزبير قلت ابوه الزبير وامه اسماء وخالته عائشة وجده ابو بكر وجدته صفية فقلت لسفيان اسناده فقال حدثنا فشغله انسان ولم يقل ابن جريج.

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) قیل وقال ہوئی تو میں نے کہا کہ انکے والد محترم حضرت زبیر، ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء، انکی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ، انکے نانا جان حضرت ابو بکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو، انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

١٧٧٦ - حدثني عبد الله بن محمد قال حدثني يحيى بن معين حدثنا حجاج قال ابن جريج قال ابن ابي مليكة وكان بينهما شيء فغدوت على ابن عباس فقلت اتريد ان تقاتل ابن الزبير فتحل حرم الله فقال معاذ الله ان الله كتب ابن الزبير وبني امية محلين واني والله لا احله ابدا قال قال الناس بايع لابن الزبير فقلت واين بهذا الامر عنه اما ابوه فحواري النبي صلى الله عليه وسلم يريد الزبير واما جده فصاحب الغار يريد ابا بكر وامه فذات النطاق يريد اسماء واما خالته فام المؤمنين يريد عائشة واما عمته فزوج النبي صلى الله عليه وسلم يريد خديجة واما عمة

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ جب دونوں حضرات (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر) میں اختلاف ہوا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے لڑنا اور کعبے کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ ہی کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرالیں اور خدا کی قسم، میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ چیز ان سے بعید نہیں کیونکہ انکے والد محترم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں، یعنی حضرت زبیر۔ ان کے نانا حضور کے یارِ غار ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق۔ ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء کا۔ ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ۔ انکی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ وَاللهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رَبُّونِي رَبَّنِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ فَآثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ.

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُونَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِي أَمْرِهِ هَذَا فَقُلْتُ لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِي لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلَى بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ أَخِي خَدِيجَةَ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلَّى عَنِّي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّي أَعْرِضُ هَذَا مِنْ نَفْسِي فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَابُدَّ لَأَنْ يَرُبَّنِي بَنُو عَمِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَرُبَّنِي غَيْرُهُمْ.

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ.

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَقَالَ أَتَأَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ان کی دادی ہیں یعنی حضرت صفیہ پھر وہ خود پاکباز مسلمان اور قرآن کریم کے قاری ہیں۔ خدا کی قسم اگر وہ ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ ہمارے قریبی رشتہ دار ہیں۔ لہٰذا اگر یہ ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں لیکن یہ کیا تماشا ہے کہ انہوں نے بنی اسد بنی تویت اور بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہوئی ہے۔ کیا یہ غور طلب مرحلہ نہیں کہ ابن ابی العاص یعنی عبد الملک بن مروان کس مضبوطی سے پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبداللہ بن زبیر اس کی چال کا کوئی توڑ نہیں کر رہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں کہ عبداللہ بن زبیر خلافت کے لئے کھڑے ہیں میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لئے ایسی سر توڑ کوشش کروں گا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے لئے بھی نہیں کی تھی۔ حالانکہ وہ ان سے ہر طرح بہتر تھے۔ میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے صاحبزادے، حضرت زبیر کے لخت جگر، حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے، حضرت خدیجہ کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے بھانجے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے آپ کو اتنا اونچا اٹھا لے گئے کہ میری پروا ہی نہیں کرتے اور مجھے نزدیک رکھنا چاہتے ہی نہیں۔ یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ وہ مجھے اس طرح چھوڑ دیں گے لیکن میں ان کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑوں گا اور میرے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اپنے چچا کی اولاد کا حاکم ہونا تسلیم کر لوں کیونکہ دوسروں کی بیعت کرنے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے۔

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال آیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تالیف کی ہے۔ اس پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ اس معترض کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ اسلام کے مدعی

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ.

بَابُ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَلْمِزُوْنَ يَعِيْبُوْنَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ.

١٧٧٩ - حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ اَبُوْ عُقَيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَّجَاءَ اِنْسَانٌ بِاَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الْاٰيَةَ.

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا حَتّٰى يَجِيْءَ بِالْمُدِّ وَاِنَّ لِاَحَدِهِمِ الْيَوْمَ مِائَةَ اَلْفٍ كَاَنَّهٗ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهٖ.

بَابُ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

١٧٨١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ جَاءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ

ہو کر) دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

الذین یلمزون المطوعین کی تفسیر

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں۔ یلمزون عیب لگانا جُهدهم اور جَهدهم سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر حاضر بارگاہ ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پروا ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے، تو ان پر ہنستے ہیں" (آیت ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیرات کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی جدوجہد سے ایک مد چیز لے کر آ سکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی جانب تھا۔

استغفر لهم او لا تستغفر لهم کی تفسیر

تم اس کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرما دی پھر اس نے نماز جنازہ پڑھانے کا مطالبہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر

فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ.

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بلکہ میرے رب نے تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو یا اس کے لئے معافی نہ چاہو۔ اگر تم ستر دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہذا میں اس کے لئے ستر دفعہ سے زیادہ معافی طلب کر لوں گا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو منافق ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا (آیت ۸۴)“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بلایا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں (حضرت عمر) نے آپ کا دامن تھام کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں روز یہ اور فلاں روز وہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو مجسم رحمت تھے) یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اے عمر! مجھے نہ روکو۔ جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے بارے میں (احسان کرنے اور نہ کرنے) کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے یہ پہلو (احسان کرنے کا) اختیار کر لیا ہے۔ لہذا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر دفعہ سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں زیادہ دفعہ اس کے لئے بخشش کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی اور جب واپس لوٹے تو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سورۂ برات کی یہ دو آیتیں نازل ہو گئیں۔ ”اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے (آیت ۸۴)“ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس

اللہ علیہ وسلم واللہ ورسولہ اعلم۔

باب قولہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ۔

۱۷۸۳۔ حدثنی ابراھیم بن المنذر حدثنا انس بن عیاض عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر انہ قال لما توفی عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ قمیصہ وامرہ ان یکفنہ فیہ ثم قام یصلی علیہ فاخذ عمر بن الخطاب بثوبہ فقال تصلی علیہ وھو منافق وقد نھاک اللہ ان تستغفر لھم قال انما خیرنی اللہ واخبرنی فقال استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم فقال سازیدہ علی سبعین قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلینا معہ ثم انزل اللہ علیہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون۔

باب قولہ تعالی سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم الیھم لتعرضوا عنھم فاعرضوا عنھم انھم رجس وماواھم جھنم جزاء بما کانوا یکسبون۔

۱۷۸۴۔ حدثنا یحیی حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عبد الرحمن بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن کعب بن مالک قال سمعت کعب بن مالک حین تخلف عن تبوک واللہ ما انعم اللہ علی من نعمۃ بعد اذ ھدانی [illegible]

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ کی تفسیر

اور اُن میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اُس کی قبر پر۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی رئیس منافقین کی وفات ہوئی تو عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ لے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض گزار ہوئے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ تم انکی معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اگر تم ستر بار انکی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (آیت ۸۰) پھر آپ نے فرمایا کہ میں ستر سے زیادہ دفعہ معافی طلب کر لوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم نے بھی آپکے ساتھ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے (آیت ۸۴)

سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ کی تفسیر

اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم انکی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس لئے کہ تم انکے خیال میں نہ پڑو۔ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑ دو، وہ تو نرے پلید ہیں اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوۂ تبوک میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت پر لگایا ہے تو سارے انعامات میں سب سے بڑا انعام مجھ پر یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ اِلَى الْفَاسِقِيْنَ.

بَابٌ قَوْلِهٖ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۱۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَابْتَعَثَانِيْ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَّشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَا لِيْ هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا اَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

بَابٌ قَوْلِهٖ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ.

۱۷۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو ایسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ یہ وحی نازل ہوئی۔ اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ... (آیت ۹۵)۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ کی تفسیر

اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور ملایا ایک اچھا کام اور دوسرا برا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے آدمی بھی ملے جن کا آدھا جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان آدمیوں سے کہا کہ اس نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے جب وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش گاہ ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کئے تھے اور دنیا سے رحمت میں غوطہ دیکر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور گناہوں کی بدصورتی مٹا دی ہے)

اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر

نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم

وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے متعلق بارگاہ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب کیا آپ اپنے والد عبدالمطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے منع نہ فرما دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوگئی کہ نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (آیت ۱۱۳)

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں، پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا کہ میں عرض گزار ہوا بارگاہ رسالت میں کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا کی تفسیر

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین آیا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس۔ پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب

عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .

(یہی) بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (آیت ۱۱۸)

۱۷۸۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذٰلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے (اپنے والد ماجد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ اُن تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک ہونے سے محروم نہیں رہے تھے اُن کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ عرض کر دینے کا پکا ارادہ کر لیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور اقامت کی ابتدا مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا اور ہم تینوں کے سوا کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔ جب مجھے اس کس مپرسی کی حالت میں رہتے ہوئے ایک مدت گذر گئی تو مجھے یہ غم کھانے لگا کہ اگر میں اسی حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھائیں گے اور خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی سلوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ نیکی اور اعانت کو معمول بنائے رکھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں۔ کیا میں انہیں خوشخبری

إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الآيَةَ.

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلاَهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلاَنِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

دینے کے لئے کسی کو بھیج دوں؟ فرمایا! جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو وہ اپنے لوگ جمع ہو جائیں گے کہ تمہیں باقی رات سونا میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کرلی تو ہماری توبہ قبول ہو جانے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں دمکنے لگتا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں ہی جن کی توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی اور پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے عذر لنگ پیش کر دیئے تھے لیکن وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہو گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا! تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ جاؤ گے، تم فرمانا، بہانے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۴)۔

وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے (اپنے والد محترم) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو سچی بات کہنے پر اس درجہ نوازا گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا تھا۔ چنانچہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحیح صورت حال عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے گوشۂ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی: بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتلانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا...... اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹)۔

بَابٌ قَوْلِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ مِنَ الرَّاْفَةِ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال شفیق مہربان۔ رؤف یہ الرأفۃ سے ہے یعنی مہربان

ف: یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد کے اندر حدیث ۲۰۹۵ کے اندر تفصیلاً اور حدیث ۲۰۹۰ کے اندر مجملاً مذکور ہے۔ تدوین قرآن کی بات اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں ڈالی اور انھوں نے جنگ یمامہ کے بعد خلیفۂ رسول، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دلائل کے ذریعے قائل کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کی اہمیت و افادیت کا قائل کر کے تدوین قرآن مجید پر مامور فرمایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں یہ کام نہیں کروایا تھا۔ اس کے باوجود صحابۂ کرام نے یہ کام کیا اور دینی ضرورت شمار کر کے کیا۔

جو کام عہدِ رسالت میں نہ ہوئے اور آج مسلمان انھیں دینی کام سمجھ کر کریں تو مدعیانِ اسلام کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو انھیں بدعتی قرار دے کر ایسے جیتے جاگتے ہوئے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیل دیتا ہے اور ازراہِ شفقت اُس کے اوپر کتنی ہی نامعلوم بلاؤں اور فتووں کا بوجھ لاد دیتا ہے۔ ان میں سے جو حضرات فراخدلی برتتے ہیں وہ قرونِ ثلاثہ تک کی چھوٹ دے دیتے ہیں۔ یعنی عہدِ رسالت، عہدِ صحابۂ کرام اور عہدِ تابعینِ عظام کے بعد اگر کوئی دینی کام ایجاد ہوا ہے تو اُسے ضرور بدعت قرار دیتے ہیں اور اس کے کرنے والوں کو بدعتی اور جہنمی ٹھہرانے میں سارا طائفہ ہی خاص لطف و لذت محسوس کرتا ہے حالانکہ قرونِ ثلاثہ تو بہت دور کی بات ہے۔ ان حضرات کا فرقہ تو انگریز بہادر نے گزشتہ صدی میں اپنی ضرورت کے لیے پیدا فرمایا تھا اور ان مہربانوں کے بہت بڑے بڑے بزرگوں سے تخریبِ دین اور افتراق بین المسلمین کا کام لیا تھا اور ان میں ہر ایک کے سر پر بڑا خوشنما تاج بھی سجایا تھا۔

ملتِ اسلامیہ کو بے پناہ نقصان پہنچانے والے اپنے اور اپنے بزرگوں کے تمام تر سیاہ کارناموں کے باوجود یہ حضرات خود کو بدعتی یا غلط کار ہرگز نہیں مانتے بلکہ یہ باور کروانے میں کوشاں رہتے ہیں کہ انھیں خدائی فوجدار سا مانا جائے جن کو پروردگارِ عالم نے دنیا سے شرک و بدعت کو مٹانے کی خاطر پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روزِ پیدائش سے آج تک اہل مسلمانوں پر تھانیداری کرتے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نیک ہدایت فرمائے آمین۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهٗ عُمَرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِي فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَاِنِّي اَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّآءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ

ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان جنگ آزمائی کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہٰذا مجھے یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ ہو جائیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے

تجمعوه وإني لأرى أن تجمع القرآن قال
أبو بكر قلت لعمر كيف أفعل شيئا لم يفعله
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر
هو والله خير فلم يزل عمر يراجعني فيه حتى
شرح الله لذلك صدري ورأيت الذي رأى
عمر قال زيد بن ثابت وعمر عنده
جالس لا يتكلم فقال أبو بكر إنك رجل شاب
عاقل ولا نتهمك كنت تكتب الوحي لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن
فاجمعه فوالله لو كلفني نقل جبل من
الجبال ما كان أثقل علي مما أمرني به من
جمع القرآن قلت كيف تفعلان شيئا لم
يفعله النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو
بكر هو والله خير فلم أزل أراجعه حتى شرح
الله صدري للذي شرح الله له صدر أبي بكر
وعمر فقمت فتتبعت القرآن أجمعه من
الرقاع والأكتاف والعسب وصدور الرجال
حتى وجدت من سورة التوبة آيتين مع
خزيمة الأنصاري لم أجدهما مع أحد
غيره لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز
عليه ما عنتم حريص عليكم إلى آخرهما و
كانت الصحف التي جمع فيها القرآن عند أبي
بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حتى
توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر تابعه
عثمان بن عمر والليث عن يونس عن ابن شهاب
وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد
عن ابن شهاب وقال مع أبي خزيمة الأنصاري
وقال موسى عن إبراهيم حدثنا ابن شهاب
[illegible]

گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کروا لیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس پر میں نے حضرت عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ متفق کرنے پر برابر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نوجوان اور عقلمند آدمی ہو نیز تمہارے اوپر ہمیں اعتماد بھی بہت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تو آپ ہی تم لکھا کرتے تھے لہٰذا قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے وہ کام میرے لئے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس برابر میں انہیں اپنے ساتھ متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس کام کے لئے کمر ہمت باندھ کر کھڑا ہو گیا اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ پس اسے ہڈی، کھال، کھجور کی شاخ کے پٹھے اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری سے ملیں اور ان کے علاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخری سورت تک (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآن کریم کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی پھر حضرت عمر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ (۲) عثمان بن عمرو، لیث، یونس، ابن شہاب (۳) لیث، عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب حضرت خزیمہ

عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ.

سُورَةُ يُونُسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ.

بَابٌ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا

سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنَى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللَّهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلُهَا حُسْنَى وَزِيَادَةٌ مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ

الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلَى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ

انصاری (۳) موسیٰ ابراہیم ابن شہاب حضرت ابو خزیمہ (۲) یعقوب بن ابراہیم ابراہیم بن سعد (۴) ابو ثابت، ابراہیم حضرت خزیمہ یا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہم۔

سورۂ یونس

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ فاختلط سے مراد ہے کہ ہر قسم کا سبزہ پانی کے سبب سے اُگتا ہے۔

وقالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ کی تفسیر

سبحانہ - بے نیاز ہے، پاک ہے۔ زید بن اسلم کا قول ہے کہ ان لہم قدم صدق سے مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، مجاہد کا قول ہے کہ مراد بھلائی ہے سکتے ہیں کہ تلک آیات سے مراد یہ قرآنی نشانیاں ہیں اور ان کے مانند۔ حتیٰ اذا کنتم فی الفلک وجرین بھم میں بہم سے مراد بکم ہے۔ دعوٰہم سے ان کی دعائیں مراد ہیں۔ احیط بھم ہلاکت کے نزدیک پہنچنا جیسے کہا گیا ہے کہ احاطت بہ خطیئتہ... گناہوں نے اس کو گھیر لیا فاتبعھم اور اتبعھم ہم معنی ہیں عدوًا یہ عدوان سے بنا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ یعجل اللہ للناس الشر.... استعجالھم بالخیر ایسے الفاظ انسان اس وقت منہ سے نکالتا ہے جب اپنی اولاد یا مال سے ناراض ہو کر کوستا ہے کہ اس میں برکت نہ ہو اس پر لعنت ہو۔ لقضی الیھم اجلھم اس کی مدت پوری ہو گئی جس کو کوسا تھا وہ مر گیا۔ للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ سے مراد بخشش ہے۔ دوسرے حضرات نے اس کے چہرے کی طرف دیکھنا مراد لیا ہے؟

وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر کی تفسیر

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکر نے پیچھا کیا سرکشی اور ظلم سے یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا، بولا ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں (آیت ۹۰)

تیری لاش کو اونچی جگہ پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامان

الم تقع .

۱۷۹۱ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَالْیَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالُوْا هٰذَا یَوْمٌ ظَهَرَ فِیْهِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَنْتُمْ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْهُمْ فَصُوْمُوْا .

عبرت ہو جائے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ ہوا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ حقدار ہو لہٰذا تم روزہ رکھا کرو۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ

سورۂ ہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَالَ اَبُوْ مَیْسَرَةَ الْاَوَّاهُ الرَّحِیْمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِیَ الرَّاْیِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِیُّ جَبَلٌ بِالْجَزِیْرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ یَسْتَهْزِءُوْنَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَقْلِعِیْ اَمْسِكِیْ عَصِیْبٌ شَدِیْدٌ لَاجَرَمَ بَلٰی وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَآءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ .

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابو میسرہ کا قول ہے کہ اَلْاَوَّاہُ حبشی زبان میں رحیم کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بَادِیَ الرَّاْیِ جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے اَلْجُوْدِیُّ یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ ... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے ابن عباس کا قول ہے اَقْلِعِیْ ٹھہر جا۔ روک لے۔ عَصِیْبٌ شدید، سخت۔ لَاجَرَمَ کیوں نہیں۔ فَارَ التَّنُّوْرُ پانی جوش مارنے لگا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

بَابُ اَلَا اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

وَقَالَ غَیْرُهٗ وَحَاقَ نَزَلَ یَحِیْقُ یَنْزِلُ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ مِنْ یَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَآءٌ فِی الْحَقِّ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْهُ مِنَ اللّٰهِ اِنِ اسْتَطَاعُوْا .

اَلَا اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ کی تفسیر

سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں۔ سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے (آیت ۵)۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حَاقَ اتر آیا۔ یَحِیْقُ اترتا ہے۔ یَئُوْسٌ فَعُوْلٌ ... کے وزن پر نا امید ہونا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَبْتَئِسْ غم کھا یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ سینوں کو دوہرا کرنا ستر چھپانے کی غرض سے لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ

۱۷۹۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ.

رضی اللہ عنہما کو اَلَا اِنَّھُمْ تَثْنُوْنِیْ صُدُوْرُھُمْ ... پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے قضائے حاجت سے فارغ ہوتے اور اپنی بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے شرماتے تھے، جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ.

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَلَا اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرُھُمْ ... کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ اے ابو عباس! اپنے سینوں کو دوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے مجامعت کرنے کے وقت اور رفع حاجت ضروریہ کے وقت اپنے پروردگار سے شرماتے تھے۔ اس پر یہ آیت اتری، سنو وہ جو اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں پڑھا یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ۔

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ یَسْتَغْشُوْنَ اپنے سروں کو جھکا لیتے ہیں۔ سِیْٓءَ بِھِمْ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے۔ وَضَاقَ بِھِمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّیْلِ رات کا اندھیرا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنِیْبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

وَكَانَ عَرْشُہٗ عَلَى الْمَآءِ کی تفسیر

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا

السَّمَآءِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ
يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ
أَيْ أَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا أَيْ فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيدٌ وَ
عَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ وَهُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ
اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ
فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ نَكِرَهُمْ وَأَنْكَرَهُمْ وَ
اسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ
مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ سِجِّيلٌ الشَّدِيدُ
الْكَبِيرُ سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ وَاللَّامُ وَالنُّونُ
أُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ.

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الْأَبْطَالُ سِجِّينَا

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ
لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَ
اسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرِ

وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ وَيُقَالُ
إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِي
وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ هٰهُنَا أَنْ تَأْخُذَ
مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ أَرَاذِلُنَا
سُقَّاطُنَا إِجْرَامِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ وَ
بَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ
وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَ
هُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ وَأَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَ
يُقْرَأُ مَرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ مَجْرَاهَا مِنْ
جَرَتْ هِيَ مُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا
الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ.

بَابٌ ۲۲ قَوْلِهِ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ

عرش پانی پر تھا اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے، جس کو چاہے گرائے اور
جس کو چاہے اٹھائے۔ اِعْتَرَاكَ تجھ پر مار پڑی۔ عَرَوْتُهٗ میں نے اسے پایا یَعْرُوْهُ
اور اعْتَرَانِي اسی سے ماخوذ ہیں۔ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ..... اسی کی
بادشاہی اور قبضے میں ہے۔ عَنِيْدٌ، عَنُوْدٌ اور عَانِدٌ ہم معنی
ہیں یعنی زیادہ سرکشی۔ اِسْتَعْمَرَكُمْ تمہیں آباد کیا، جیسے کہتے ہیں۔
أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرٰى ... یعنی یہ گھر تازیست اسے رہنے کے
لئے دیدیا۔ نَكِرَهُمْ، أَنْكَرَهُمْ اور اسْتَنْكَرَهُمْ ہم معنی ہیں۔ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اسم مجید بر فَعِيْلٌ کے وزن پر ماجد سے ہے اور مَحْمُوْدٌ
جس کی حمد کی گئی۔ سِجِّيْلٌ سخت اور بڑی چیز۔ سِجِّيْنٌ کا مطلب
بھی یہی ہے کیونکہ لام اور میم دونوں بہنیں ہیں۔ چنانچہ
تمیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

گرم موسم، تپتے صحرا و سالق کا سفر
ہے جھلس دیتے ہوئے بہین کی دیتا خبر

وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا یعنی مدین والوں کی طرف
کیونکہ مدین تو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی یہ ارشاد ہے وَاسْأَلِ
الْقَرْيَةَ ۔ وَاسْأَلِ الْعِيْرَ ... یعنی گاؤں والوں اور
قافلے والوں سے پوچھو۔ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ... ایسے موقع پر
بولتے ہیں جب کوئی کسی کی طرف توجہ نہ دے یا کسی کی حاجت پوری
نہ کرے یعنی تو نے میری حاجت سے پیٹھ پھیر لی یا مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔
اَلظِّهْرِيُّ اس جانور یا برتن کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ
رکھا جائے اور کام میں اس سے مدد لی جائے۔ أَرَاذِلُنَا ہمارے
کمین و ذلیل آدمی۔ إِجْرَامِيْ یہ أَجْرَمْتُ یا بقول بعض
جَرَمْتُ کا مصدر ہے۔ اَلْفُلْكُ اور اَلْفَلَكُ ہم معنی ہیں یعنی کشتیاں
سفینے۔ مُجْرَاهَا یہ أَجْرَيْتُ کا مصدر ہے اور أَرْسَيْتُ میں
لے رہ کا یوں بھی پڑھتے ہیں مَرْسَاهَا اس صورت میں یہ رَسَتْ
سے ہے اور مَجْرَاهَا جَرَتْ سے ہے اور مُجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا
سے مراد ہے جو لنگر انداز اور ٹھہری ہوئی ہو۔
وَيَقُوْلُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا

هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة الله على الظالمين واحد الأشهاد شاهد مثل صاحب وأصحاب.

١٧٩٦ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد وهشام قالا حدثنا قتادة عن صفوان بن محرز قال بينا ابن عمر يطوف إذ عرض رجل فقال يا أبا عبد الرحمن أو قال يا ابن عمر سمعت النبي صلى الله عليه وسلم في النجوى فقال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يدنى المؤمن من ربه وقال هشام يدنو المؤمن حتى يضع عليه كنفه فيقرره بذنوبه تعرف ذنب كذا يقول أعرف يقول رب أعرف مرتين فيقول سترتها في الدنيا وأغفرها لك اليوم ثم تطوى صحيفة حسناته وأما الآخرون أو الكفار فينادى على رءوس الأشهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم وقال شيبان عن قتادة حدثنا صفوان.

باب ٢٣٧ قوله وكذلك أخذ ربك

إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد. الرفد المرفود العون المعين رفدته أعنته تركنوا تميلوا فلولا كان فهلا كان أترفوا أهلكوا وقال ابن عباس زفير وشهيق شديد وصوت ضعيف.

١٧٩٧ - حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا أبو معاوية حدثنا بريد بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى قال قال رسول الله

اور گواہ کہیں گے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ اے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۸)۔ اَلْاَشْهَادُ اسی طرح شَاهِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ سے اَصْحَابٌ ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ اے ابن عمر! کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) اہل ایمان کو ان کے رب سے بہت نزدیک کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے نزدیک ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے وہ پوچھے گا کہ تو فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ آدمی دو مرتبہ کہے گا کہ میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں ان کی پردہ پوشی کی اور آج انہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں ان سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر

اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ رَفَدْتُهٗ ... میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْكَنُوْا تم مائل ہو جاؤ۔ فَلَوْلَا كَانَ تم کیوں نہ ہوئے۔ اُتْرِفُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِیْرٌ سخت آواز اور شَهِیْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا

صلى الله عليه وسلم إن الله ليملي للظالم حتى إذا أخذه لم يفلته ثم قرأ أو كذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد.

باب قوله وأقم الصلوة طرفي النهار

وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين وزلفا ساعات بعد ساعات ومنه سميت المزدلفة الزلف منزلة بعد منزلة وأما زلفى فمصدر من القربى ازدلفوا اجتمعوا أزلفنا جمعنا.

۱۷۹۸ حدثنا مسدد حدثنا يزيد هو ابن زريع حدثنا سليمان التيمي عن أبي عثمان عن ابن مسعود أن رجلا أصاب من امرأة قبلة فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فأنزلت عليه وأقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال الرجل ألي هذه قال لمن عمل بها من أمتي.

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے (آیت ۱۰۲)۔

وَأَقِمِ الصَّلوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کی تفسیر

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ زُلَفًا گھڑیاں، ساعتیں المزدلفہ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزلف سے ایک منزل کے بعد دوسری اور زُلفٰی مصدر ہے جیسے القربٰی اور ازدلفوا سے مراد ہے جمع کئے۔ ازلفنا ہم نے جمع کئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک پرائی عورت کو بوسہ دیا (غلطی کا احساس ہونے پر) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی۔ اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے (آیت ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لئے ہے۔

سورة يوسف

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال فضيل عن حصين عن مجاهد متكا الأترج قال فضيل الأترج بالحبشية متكا وقال ابن عيينة عن رجل عن مجاهد متكا كل شيء قطع بالسكين وقال قتادة لذو علم عامل بما علم وقال ابن جبير صواع مكوك الفارسي الذي يلتقي

سورۂ یوسف

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے سنا کہ مُتّکًا سے مراد لیموں ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ لیموں کو حبشہ کی زبان میں مُتکًا کہتے ہیں۔ ابو عیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُتّکًا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُو عِلْمٍ عالم باعمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صُوَاعٌ کو فارسی میں مکوک کہتے ہیں جس سے عجمی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں،

طرفاه كانت تشرب به الاعاجم وقال
ابن عباس تفندون تجهلون وقال
غيره غيابة كل شيء غيب عنك شيئا
فهو غيابة والجب الركية التي لم تطو
بمؤمن لنا بمصدق اشده قبل ان
ياخذ في النقصان يقال بلغ اشده وبلغوا
اشدهم وقال بعضهم واحدها شد
والمتكا ما اتكات عليه لشراب او لحديث
او لطعام وابطل الذي قال الاترج و
ليس في كلام العرب الاترج فلما احتج
عليهم بانه المتكا من نمارق فروا الى شر
منه فقالوا انما هو المتك ساكنة التاء
وانما المتك طرف البظر ومن ذلك قيل
لها متكاء وابن المتكاء فان كان ثم
اترج فانه بعد المتكا شغفها يقال بلغ
شغافها وهو غلاف قلبها واما شعفها
فمن المشعوف اصب اميل اضغاث

احلام ما لا تاويل له والضغث ملء اليد من
حشيش وما اشبهه ومنه وخذ بيدك ضغثا
لا من قوله اضغاث احلام واحدها ضغث
نمير من الميرة ونزداد كيل بعير ما يحمل
بعير اوى اليه ضم اليه السقاية مكيال
تفتؤ لا تزال استياسوا يئسوا لا تياسوا
من روح الله معناه الرجاء خلصوا نجيا
اعتزلوا نجيا والجميع انجية يتناجون
الواحد نجي والاثنان والجميع نجي و
انجية حرضا محرضا يذيبك الهم تحسسوا
تخبروا مزجاة قليلة غاشية من عذاب الله
عامة مجللة

ابن عباس کا قول ہے کہ تُفَنِّدُونِ سے جاہل بتانا مراد ہے دوسرے
حضرات کا قول ہے کہ غیابۃ سے وہ چیز مراد ہے جو تم سے کسی چیز
کو غائب کر دے۔ اَلْجُبُّ کچا کنواں۔ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ہمارا یقین کرنے
والے۔ اَشُدَّہٗ جوانی کی عمر جیسا کہ کہتے ہیں بَلَغَ اَشُدَّہٗ وہ جوانی
کی عمر کو پہنچا۔ بَلَغُوْا اَشُدَّہُمْ ... وہ جوانی کی عمر کو پہنچے۔ دوسرے
حضرات کا قول ہے کہ اس کا واحد شَدٌّ ہے۔ اَلْمُتَّکَاُ وہ مسند یا
تکیہ جس کا سہارا لے کر کھاتے پیتے یا گفتگو کرتے ہیں اور اس شخص کا رد
کیا ہے جس نے اس کا مطلب ترنج بنایا ہے کیونکہ کلام عرب میں
اس کا معنی ترنج نہیں ہے اور جب اس سے کہا گیا کہ اس کا معنی
تکیہ یا مسند تو ہے لیکن ترنج کا ثبوت کیا ہے؟ اس پر اس نے
پہلے سے بھی غلط بات کہی کہ یہ لفظ اَلْمُتْکُ ہے یعنی تاء کے
سکون سے اور یہ لفظ گالی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، اسی
لئے ایسے لوگ عورت کو مُتْکا اور مرد کو ابن مُتْکا کہتے ہیں۔ اگر یہ مراد
ہے کہ تو کھانے عورتوں کو ترنج دیئے گئے تو وہ بھی مسند کے بعد ہوں گے
شَغَفَهَا ڈھانپ لینا، دل پر پردہ ڈال دینا اور شَعَفَهَا
مَشْعُوْفٌ سے ہے۔ اَصْبُ میں مائل ہو جاؤں گا۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
پراگندہ خیالات جن کی کوئی تاویل نہ ہو۔ اَلضِّغْثُ تنکوں وغیرہ
کا مٹھا اور اسی سے یہ ہے خُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا ... اپنے ہاتھ
میں مٹھا لو یہ۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ میں اَضْغَاثٌ کا واحد
ضِغْثٌ ہے۔ نَمِیْرُ اَلْمِیْرَۃُ ... سے ہے۔ نَزْدَادُ کَیْلَ
بَعِیْرٍ اتنا وزن جسے ایک اونٹ اٹھا کر لے جا سکے اَلسِّقَایَۃُ
اناج ناپنے کا پیمانہ۔ اِسْتَیْاَسُوْا مایوس ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے نہیں بلکہ رہائی کی امید نہ رہی۔ خَلَصُوْا نَجِیًّا ...
انہوں نے علیحدہ ہو کر مشورہ کیا۔ اس کی جمع اَنْجِیَۃٌ ہے۔ یَتَنَاجَوْنَ
کا واحد نَجِیٌّ ہے جو تثنیہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور نَجِیٌّ
کی جمع اَنْجِیَۃٌ ہے حَرَضًا رنج و غم سے گھل گیا، تَحَسَّسُوْا تلاش کرو خبر لو
مُزْجَاۃٌ تھوڑی، قلیل، غَاشِیَۃٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اللہ
کے عذاب میں گھیرے ہوئے یا اللہ کے عذاب نے سب کو ڈھانپ رکھا ہے

باب ۲۵ قَوْلِهِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ کی تفسیر

اللہ تجھ پر اپنی نعمت پوری کریگا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تجھ سے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی (آیت ۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معزز بن معزز بن معزز بن معزز تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم (علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ) ہیں۔

باب ۲۶ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ.

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ کی تفسیر

بیشک یوسف اور انکے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے عزت والا کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں۔ جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھتے۔ فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھتے ہو؟ کہنے لگے ہاں۔ فرمایا تو جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے زمانۂ اسلام میں بھی وہی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ ابو اسامہ نے بھی عبیداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۲۷ قَوْلِهِ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ.

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ کی تفسیر

بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنا لی ہے۔ سَوَّلَتْ بنا سنوا لی۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص، اور عبیداللہ بن عبداللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے سنا جبکہ ان پر بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا پاک دامن ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس گناہ سے بری

بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ.

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمّٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ.

بَابُ ٣٦٧ قَوْلِهٖ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِيَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهْ.

١٨٠٣۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهُ وَأَلْفَيَا وَجَدَا أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ أَلْفَيْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُوْنَ.

١٨٠٤۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ [illegible]

ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری بریت ظاہر فرمائے گا اور اگر تم سے گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی جانب رجوع کرو۔ حضرت صدیقہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم میں کوئی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد کی کہ "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو" (آیت ۱۸) چنانچہ ان کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ بیشک وہ لوگ جو بہت بڑا بہتان لائے ہیں، تم میں سے ہی وہ ایک جماعت ہے تم اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ النور، آیت ۱۱ تا ۱۸)۔

مسروق بن اجدع نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ ماجدہ ہیں کہ جب عائشہ صدیقہ ہمارے گھر میں تھیں اور انہیں بخار آتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بات کہی جا رہی ہے شاید یہ (بخار) اسی کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ اٹھ بیٹھیں اور عرض گزار ہوئیں کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ لہٰذا اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا کی تفسیر

اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے پھسلایا کہ اپنے آپ کو ... نہ دے اور دروازے سب بند کر دیئے اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں۔ عکرمہ کا قول ہے کہ هَيْتَ لَكَ حورانی زبان ہے یعنی ادھر آؤ۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ آگے آؤ۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا هَيْتَ لَكَ اور فرمایا کہ ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا ہمیں سکھایا گیا ہے۔ مَثْوَاهُ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ٹھکانا۔ أَلْفَيَا پایا، ملا۔ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ اور أَلْفَيْنَا اسی سے ہیں۔ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی قرأت میں بَلْ عَجِبْتُ اور يَسْخَرُوْنَ (سورۃ الصافات) ہیں۔

[illegible]

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اَبْطَؤُا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ.

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور اسلام نہ لائے تو آپ نے انکے حق میں یوں دعا کی۔ اے اللہ! میری حمایت میں ان پر ایسا طویل قحط بھیج جیسا حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط بھیجا تھا چنانچہ قریش کو ایسے قحط کا سامنا کرنا پڑا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک کے مارے ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسماں ایک ظاہر دھواں لائے گا" (سورۃ الدخان آیت ۱۰) نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ہم کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں پھر تم وہی کرو گے" (سورۃ الدخان آیت ۱۵)۔ (مذکورہ عذاب کے دن گزر چکے اور دھواں ظاہر ہو گیا) تو کیا قیامت میں ان لوگوں سے عذاب ہٹایا نہیں جائے گا؟

بَابُ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ وَحَاشَ وَحَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَاسْتِثْنَآءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ.

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ کی تفسیر

تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اے عورتو! تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا جی لبھانا چاہا۔ بولیں اللہ کو پاکی ہے۔ حاش اور حاشٰی یہ تنزیہ اور استثناء کے لئے آتے ہیں۔ حَصْحَصَ واضح ہو گیا۔ ظاہر ہو گیا۔

۱۸۰۵ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ.

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے (قوم کے سلوک سے تنگ آکر) خدا کی زبردست پناہ پکڑی تھی اور اگر اتنے دنوں میں قید میں رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ ۔ ۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ ۔ کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی کیوں نہیں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے (سورۃ البقرہ، آیت ۲۶۰)۔

بَابُ قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر

۱۸۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ

مِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِي إِثْرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوبَةُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُو أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ جُفَاءً أَجْفَأَتِ الْقِدْرُ إِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُونَ يَدْفَعُونَ دَرَأْتُهُ دَفَعْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ وَإِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَيْأَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَأَمْلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مَلًى مِنَ الْأَرْضِ وَأَشَقُّ أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُغَيِّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ وَحْدَهَا بِمَاءٍ وَاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَأُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَابِيًا زَبَدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحِلْيَةِ۔

بَابُ ۳۱۷ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى۔ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ غِيضَ نُقِصَ۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ

اسی کے پیچھے آیا۔ اَلْمِحَالُ عذاب، سزا۔ جیسے پانی لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا۔ رَابِیًا یہ رَبَا یَرْبُوْا سے بنا ہے یعنی بڑھنے والا۔ اَلْمَتَاعُ جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر اوپر آجاتے ہیں اور سرد ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں، چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی جاتی ہے۔ اَلْمِهَادُ بچھونا، بستر۔ یَدْرَءُوْنَ وہ ہٹاتے ہیں یہ دَرَأْتُہٗ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یعنے فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِلَیْهِ مَتَابِ میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اَفَلَمْ یَیْأَسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔ قَارِعَةٌ دل ہلا دینے والی۔ فَاَمْلَیْتُ میں نے مہلت دی۔ یہ اَلْمَلِیُّ اور اَلْمِلَاوَةُ سے بنا ہے اور مَلِیًّا بھی اسی سے ہے چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًی مِّنَ الْاَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشَقُّ سخت، بمشقت۔ مُعَقِّبٌ بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجٰوِرٰتٌ قابل کاشت زمین اور بنجر زمین۔ صِنْوَانٌ ملے ہوئے درخت۔ غَیْرُ صِنْوَانٍ وہ درخت جو دور دور ہوں، چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے پلتے ہیں اسی طرح سارے نیک اور بد انسانوں کا باپ ایک ہے۔ اَلسَّحَابُ الثِّقَالُ... پانی سے بھرے ہوئے بادل۔ کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ زبان سے پانی مانگنا اور دینے کے لئے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پانا۔ سَالَتْ اَوْدِیَةٌ بِقَدَرِهَا... نالوں میں اندازے سے پانی بہتا ہے۔ زَبَدًا رَّابِیًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ السَّیْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

اللہ جانتا ہے جو بچہ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے۔ (۳) خدا کے سوا کوئی جانتا کہ بارش کب آئے گی (۴) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ.

(۵) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

سُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَيَادِيَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ يَبْغُونَهَا عِوَجًا يَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ أَعْلَمَكُمْ آذَنَكُمْ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ مَقَامِي حَيْثُ يُقِيمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ قُدَّامِهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِي اسْتَغَاثَنِي يَسْتَصْرِخُهُ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ.

سورۂ ابراہیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ھَادٍ ہدایت کی طرف بلانے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ صَدِیْدٌ کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اُذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں انہیں اور ان کے دنوں کو یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے مِنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ ... جن چیزوں کی طرف تم رغبت کرتے ہو۔ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا ... اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ ... تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ رَدُّوْا اَیْدِیَھُمْ فِیْ اَفْوَاھِھِمْ ... نافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَّرَائِہٖ سامنے سے۔ تَبَعًا اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب سے غائب۔ بِمُصْرِخِکُمْ اس سے اِسْتَصْرَخَنِیْ اس نے میری فریاد رسی۔ یَسْتَصْرِخُہٗ یہ الصُّرَاخ سے ہے۔ وَلَا خِلَالَ یہ مصدر ہے خَالَلْتُہٗ کا نیز خِلَالًا بھی ہو سکتا ہے اس کی جمع خُلَّۃٌ اور خِلَالٌ ہے۔ اِجْتُثَّتْ جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

بَابٌ (۲) قَوْلُهُ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ.

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا کی تفسیر

جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (آیت ۲۴، ۲۵)۔

۱۸۰۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر جیسی ہستیاں بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند

أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُولُوا شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا أَبَتَاهُ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ أَرَكُمْ تَكَلَّمُونَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمرؓ سے کہا ابا جان! خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو چپ دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا لہٰذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا:۔ اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

باب ٣٣ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ.

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا کی تفسیر

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ.

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مردے سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالے ہے۔ اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (آیت ۲۷)۔

باب ٣٤ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا

أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا قَوْمًا بُورًا هَالِكِينَ.

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔ اس أَلَمْ تَرَ کا وہی مطلب ہے جو أَلَمْ تَعْلَمْ ۔ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا ۔۔ میں ہے۔ الْبَوَارُ کا مطلب ہلاکت ہے، یہ بَارَ يَبُورُ بَوْرًا سے ہے۔ قَوْمًا بُورًا ہلاک ہونے والے لوگ۔

١٨١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ أَهْلِ مَكَّةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:۔ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

سُورَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الحجر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ لُوطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَعْلُومٌ أَجَلٌ لَوْمَا تَأْتِينَا هَلَّا تَأْتِينَا شِيَعٌ أُمَمٌ وَلِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض يُهْرَعُونَ مُسْرِعِينَ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوجًا مَنَازِلَ لِلشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً حَمَإٍ جَمَاعَةُ حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ وَالْمَسْنُونُ الْمَصْبُوبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ آخِرَ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ.

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ.

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ

مجاہد کا قول ہے کہ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۔۔۔ سے وہ برحق راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی طرف جاتا ہے۔ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ راستے پر۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَمْرُكَ تمہاری عمر کی قسم۔ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ انہیں اجنبی جانا حضرت لوط نے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ كِتَابٌ مَعْلُومٌ مقررہ وقت۔ لَوْمَا تَأْتِينَا ۔۔ ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شِيَعٌ امتیں اور کبھی اس سے دوست مراد لیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ يُهْرَعُونَ جلدی کرنے والے۔ لِلْمُتَوَسِّمِينَ دیکھنے والوں کے لئے۔ سُكِّرَتْ ڈھانپ دی گئیں۔ بُرُوجًا سورج اور چاند کی منزلیں۔ لَوَاقِحَ اور مَلَاقِحَ سے مراد ہے ملقحہ کی جگہ۔ حَمَإٍ یہ حَمْأَةٍ کی جمع ہے یعنی کیچڑ مَسْنُونٍ سیاہ رنگ۔ تَوْجَلْ ڈر۔ دَابِرَ آخری۔ لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ۔۔ ہر وہ چیز جس کی اقتدا کی جائے اور راہ راست دکھائے۔ الصَّيْحَةُ ہلاکت تباہی۔

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے لگتے ہیں جیسے زنجیر کو صاف پتھر پہ مارا جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صَفْوَانٍ کہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرما دیتا ہے۔ جب ان کے دلوں سے کچھ خوف دور ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے۔ پھر بات چرانے والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری چھپے سننے کے لئے شیطان یوں اوپر تلے رہتے ہیں۔ چنانچہ سفیان نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اور نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جا لگتی ہے اور وہ جل جاتا ہے اور کبھی پہلے کہ وہ اس بات کو ۔۔۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ.

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ: حَتّٰی إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ کے بارے میں دریافت کیا کہ اس میں لفظ أُكُذِبُوا ہے یا كُذِّبُوا؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ كُذِّبُوا (تشدید کے ساتھ) ہے۔ میں (حضرت عروہ) عرض گزار ہوا کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظن کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے میری عمر کی قسم پیغمبروں کو واقعی اس بات کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ! پیغمبر اپنے رب پر ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی، تو اس آیت کا پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟ فرمایا یہ رسولوں کی پیروی کرنے والوں کے متعلق ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی، جب وہ مدت دراز تک آزمائش میں مبتلا رہے اور مدد آنے میں دیر ہوئی تو جہاں اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے رسول مایوس ہو گئے تھے وہاں انہیں یہ گمان بھی گزرنے لگا تھا کہیں پیروی کرنے والے بھی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آئی تھی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ (اس آیت ۱۱۰) میں شاید لفظ كُذِبُوا بغیر تشدید کے ہے؟ انہوں نے فرمایا: معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلٰى خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُولٰى مِنْهَا الْأُخْرٰى [illegible]

سورۃ الرعد

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ شرک کی مثال جو خدا کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اس پیاسے جیسی ہے جسے اپنے خیالات کی دنیا میں کافی دور پانی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تابع کیا۔ مُتَجَاوِرَاتٌ ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔ الْمَثُلَاتُ اس کا واحد مَثُلَةٌ ہے بمعنی بمثیل و نظیر۔ بِمِقْدَارٍ اندازے کے مطابق۔ مُعَقِّبَاتٌ نگران فرشتے جو [illegible]

وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِيْ يَلِيْهِ إِلَى الَّذِيْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوْهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ.

دنے کرتا ہے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ اپنے نزدیک والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آپہنچتی ہے پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتا ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کرتے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں روز ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو درست پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے چوری چھپے سنی تھی۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ وَزَادَ الْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوٰى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِيْ سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے الخ کہا کہ جادوگر کے منہ میں چنانچہ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی نے آپ سے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابوہریرہ کے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہٰذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

بَابُ ۳۲۷ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ.

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ آجائے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس

باب ٣٣ قَوْلِهِ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

١٨١٥ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمُعَلّٰى قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَدَعَانِيْ فَلَمْ اٰتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهُ۔

١٨١٦ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

باب ٣٤ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ

الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَا اُقْسِمُ اَيْ اُقْسِمُ وَتُقْرَاُ لَاُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا

١٨١٧ - حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهِ۔

١٨١٨ - حَدَّثَنِيْ [illegible]

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ کی تفسیر

اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دی ہیں (آیت ۸۷)۔

حضرت ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں عرض گزار ہوا، کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے:۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں، اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لئے جانے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم (یعنی تمام قرآنی علوم کی جامع) ہے۔

اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ کی تفسیر

المقتسمین وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں، اسی سے لا اقسم ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں، یہ لَاُقْسِمُ پڑھا جاتا ہے۔ قاسمھما شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی اور ان دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تقاسموا سے مراد ہے انہوں نے حلف اٹھایا۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔ جنہوں نے کلام الٰہی کو بکھیر بوٹی کر لیا (آیت ۹۱) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (توریت) کے ٹکڑے بنا لئے ہیں کہ بعض حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ [illegible]

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ قَالَ آمَنُوا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

بَابٌ قَوْلِهِ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ قَالَ سَالِمٌ الْمَوْتُ.

سُورَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ فِي ضَيْقٍ يُقَالُ أَمْرٌ ضَيْقٌ وَضَيِّقٌ مِثْلُ هَيْنٍ وَهَيِّنٍ وَلَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَقَلُّبِهِمْ اخْتِلَافِهِمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمِيدُ تَكَفَّأُ مُفْرَطُونَ مَنْسِيُّونَ وَقَالَ غَيْرُهُ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ هَذَا مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ وَذَلِكَ أَنَّ الِاسْتِعَاذَةَ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الِاعْتِصَامُ بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُسِيمُونَ تَرْعَوْنَ

شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ قَصْدُ السَّبِيلِ الْبَيَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَأْتَ تُرِيحُونَ بِالْعَشِيِّ وَتَسْرَحُونَ بِالْغَدَاةِ بِشِقِّ يَعْنِي الْمَشَقَّةَ عَلَى تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً وَهِيَ تُؤَنَّثُ وَتُذَكَّرُ وَكَذَلِكَ النَّعَمُ لِلْأَنْعَامِ جَمَاعَةُ النَّعَمِ سَرَابِيلَ قُمُصٌ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ فَإِنَّهَا الدُّرُوعُ دَخَلًا بَيْنَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فَهُوَ دَخَلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفَدَةً مَنْ وَلَدَ الرَّجُلُ السَّكَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ أَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا

۹۰) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کتاب الٰہی کے بعض حصے پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے وہ یہودی و نصاریٰ ہیں۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ کی تفسیر

سالم کا قول ہے کہ الیقین سے یہاں موت مراد ہے۔

سورۃ النحل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

روح القدس اور نزل بہ الروح الامین دونوں سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ فی ضیق جیسے کہ کہتے ہیں امر ضیق چنانچہ ضیق اور ضیّق اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے ھین اور ھیّن یا لین اور لیّن یا میت اور میّت ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فی تقلبھم ان کے اختلافات میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ تمید جھک جانا۔ مفرطون بھلائے گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ میں عبارت آگے پیچھے ہوگئی ہے کیونکہ تعوذ تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اور اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تسیمون چرتے ہو۔ شاکلتہ اپنے اپنے طریقے پر۔ قصد السبیل بیان کرنا۔ الدفء وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے۔ تریحون شام کو۔ تسرحون صبح کو۔ بشق یعنی مشقت کے ساتھ۔ علی تخوف نقصان اٹھا کر۔ الانعام لعبرۃ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی النعم اور اس کی جمع الانعام ہے۔ سرابیل قمیصیں۔ تقیکم الحر یہ قمیصیں ہیں اور تقیکم بأسکم یہ زرہیں ہیں۔ دخلا بینکم جو چیز درست نہ ہو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حفدۃ سے آدمی کی اولاد مراد ہے۔ السکر جو نشہ لانے کی وجہ سے حرام ہے اور رزق حسن کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے جو صدقہ سے نقل کیا گیا کہ انکاثا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ خرقاء نامی عورت تھی جو سارا دن سوت کاتتی اور شام کے وقت توڑ پھینکا کرتی۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ الامۃ ... سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے

نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ.

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيُنْغِضُونَ يَهُزُّونَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ وَقَضَى رَبُّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ نَفِيرًا مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا حَصِيرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُورًا لَيِّنًا خِطْأً إِثْمًا وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقَ

والا۔ قانتٌ سے فرمانبردار مراد ہے۔

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: ۔ اے اللہ! میں بخل سے، سُستی سے نکمے پن کی عمر سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام چیزوں سے بچائے صدقہ اپنے حبیب کا) آمین۔۔

سورۂ بنی اسرائیل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آدم، شعبہ، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل، الکہف اور مریم تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہیں اور مدت ہوئی کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغِضُونَ عنقریب اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ عنقریب وہ فساد کریں گے اور القضاء کے کئی معنی آتے ہیں یعنی: ۔ وَقَضَى رَبُّكَ یہاں حکم مراد ہے اور إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي میں مراد پیدا کرنا ہے جیسے فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں۔ نَفِيرًا وہ لوگ لڑنے کے لئے ساتھ نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کر دیں۔ حَصِيرًا جیل خانہ۔ حَقَّ ثابت ہوا۔ واجب ہوا۔ مَيْسُورًا نرم۔ خِطْأً گناہ، یہ خَطِئْتُ اور الخَطَأ سے مفتوح اسم مصدر ہے بمعنی گناہ اور خَطِئْتُ بمعنی أَخْطَأْتُ ہے۔ تَخْرِقَ تو کاٹتا ہے۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى یہ نَاجَيْتُ

تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرَهُ حَظَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا.

باب ۱۲۳

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ لَبَنٍ وَخَمْرٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایسے ہی بنا دیا۔ وَاسْتَفْزِزْ ہلکا کر دیا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں سے۔ الرَّجِلِ پیدلوں سے، اس کا واحد راجل ہے، جیسے صَحْب سے صَاحِب اور تَجْر سے تاجر۔ حَاصِبًا آندھی، الحاصب آندھی اور وہ ہوا جو چیزوں کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصَبُ جَهَنَّمَ ... اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے اور یہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے، یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں دھنس گیا اور یہ الحصباء سے بھی مشتق ہے یعنی پتھر، سنگریزے۔ تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تِيَرَةٌ اور تارات ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ ..... یعنی فلاں نے فلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں۔ طَائِرَهُ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ بھی سُلْطَانٌ کا لفظ آیا ہے اس سے حجت اور دلیل مراد ہے۔ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ... کمزوری کے باعث کسی کو دوست بنانا۔

رسول خدا کی اسرا کا بیان۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ شب اسرا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے ان دونوں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آپ کی جانب فطرت رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ. زَادَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ حِينَ أُسْرِيَ بِي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهُ. قَاصِفًا رِيحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ. كَرَّمْنَا وَأَكْرَمْنَا وَاحِدٌ. ضِعْفَ الْحَيَاةِ عَذَابَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ. خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ. وَنَأَى تَبَاعَدَ. شَاكِلَتِهِ نَاحِيَتِهِ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهِ. صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا. قَبِيلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً وَقِيلَ الْمُقَابِلَةُ لِأَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا. خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ أَنْفَقَ الرَّجُلُ أَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ. قَتُورًا مُقَتِّرًا. الْأَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُورًا وَافِرًا. تَبِيعًا ثَائِرًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرًا. خَبَتْ طَفِئَتْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُبَذِّرْ لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ. ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ. مَثْبُورًا مَلْعُونًا. لَا تَقْفُ لَا تَقُلْ. فَجَاسُوا تَيَمَّمُوا. يُزْجِي الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ. يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ لِلْوُجُوهِ.

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا الْآيَةَ.

۱۸۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ لِلْحَيِّ إِذَا كَثُرُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ أَمِرَ.

جب قریش نے واقعہ معراج (اسراء کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو میں مقام حجر میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر فرما دیا، پس جو نشانیاں وہ پوچھتے میں اس کی طرف دیکھ کر انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے بارے میں جھٹلایا جو مجھے بیت المقدس تک کروائی گئی تھی، پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ قَاصِفًا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔ كَرَّمْنَا اور أَكْرَمْنَا ہم معنی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَيَاةِ زندگی کا عذاب اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خِلَافَكَ اور خَلْفَكَ ایک ہیں یعنی تیرے پیچھے۔ شَاكِلَتِهِ اپنے طریقے پر یہ شَكْلِهِ سے ہے۔ صَرَّفْنَا واضح کیا۔ قَبِيلًا سامنے، روبرو۔ بعض حضرات نے اسے الْقَابِلَة سے بنایا ہے کیونکہ دائی سامنے ہوتی اور بچہ جناتی ہے۔ الْإِنْفَاقِ تنگ دست ہو جانا۔ نَفِقَ الشَّيْءُ جب کوئی چیز چلی جائے۔ قَتُورًا بخیل، کنجوس۔ الْأَذْقَانِ ٹھوڑی، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، اس کا واحد ذَقَنٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُورًا سے وافر مراد ہے۔ تَبِيعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَا تُبَذِّرْ سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ کر۔ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ حلال روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُورًا لعنت کیا گیا۔ لَا تَقْفُ نہ کہہ۔ فَجَاسُوا ارادہ کیا۔ يُزْجِي الْفُلْكَ... کشتی کو چلاتا ہے۔ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ منہ کے بل گرتا (سجدے میں)۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ کی تفسیر

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں (آیت ۱۶)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت بڑھ جاتے تو ہم کہا کرتے: أَمِرَ بَنُو فُلَانٍ... یعنی بنو فلاں بہت بڑھ گئے۔ حمیدی نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی (کسرۂ میم کے ساتھ) أَمِرَ ہے۔

باب ۲۴۲ قوله ذریة من حملنا مع نوح انه کان عبدا شکورا

۱۸۲۳۔ حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا ابو حیان التیمی عن ابی زرعة بن عمرو بن جریر عن ابی ھریرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بلحم فرفع الیه الذراع وکانت تعجبه فنھس منھا نھسة ثم قال انا سید الناس یوم القیمة وھل تدرون مم ذلك یجمع الناس الاولین والاخرین فی صعید واحد یسمعھم الداعی وینفذھم البصر وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون ولا یحتملون فیقول الناس الا ترون ما قد بلغکم الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیقول بعض الناس لبعض علیکم بادم فیاتون ادم علیه السلام فیقولون له انت ابو البشر خلقك الله بیده ونفخ فیك من روحه وامر الملئکة فسجدوا لك اشفع لنا الی ربك الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا فیقول ادم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله وانه نھانی عن الشجرة فعصیته نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری اذھبوا الی نوح فیاتون نوحا فیقولون یا نوح انك انت اول الرسل الی اھل الارض وقد سماك الله عبدا شکورا اشفع لنا الی ربك الا تری الی ما نحن فیه فیقول لھم ان ربی عز وجل قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب

ذریة من حملنا مع نوح کی تفسیر

ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا (آیت ۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت (بھنا ہوا) لایا گیا، چنانچہ ایک دستی، اٹھا کر آپ کے لئے پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اسکے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز سب لوگوں کا سردار میں ہوں، کیا تم اسکی وجہ جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر دیا جائے گا، جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ ناقابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے؟ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے، پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا ہے آپ کے اندر اس نے اپنی جانب کی روح پھونکی تھی، اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے آپ کے لئے سجدہ کیا تھا، لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟

حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً شکوراً کا نام دیا تھا۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عز وجل

بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ

نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تین ہی باتیں ایسی واقع ہوئیں جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی جان کا غم ہے۔ مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام پر فضیلت دی تھی۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، لہذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب القا فرمایا نیز آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور آپ نے پنگھوڑے میں ہی لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ مجھے اپنا اندیشہ ہے، اپنا اندیشہ ہے، اپنا اندیشہ

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحِمْيَرَ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى.

ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ اے تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور جاؤ چنانچہ لوگ محمد مصطفےٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے۔ اے محمد مصطفےٰ! آپ اللہ کے رسول اور انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ پس میں اس کام کے لئے چل پڑوں گا اور عرش عظیم کے نیچے آ کر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمدیں اور حسن ثنا ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ۔ مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس میں سر اٹھا کر عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت، اے رب! میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا ہم نے حساب نہیں لینا باب الایمن سے جنت میں داخل کرو، جو کہ دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جا سکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بیشک جنت کے ہر دروازے کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

باب ۴۳ قَوْلِهِ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقِرَاءَةُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ لِتُسْرَجَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ يَعْنِي الْقُرْآنَ

وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرأت (زبور کا پڑھنا) آسان فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ اپنے گھوڑے کو کسنے کا حکم دیتے اور اس کے تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب ۴۴ قَوْلِهِ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا.

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هَؤُلَاءِ بِدِينِهِمْ زَادَ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ کی تفسیر

تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیرنے کا (آیت ۵۶)۔

ابو معمر نے آیت "اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ" کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ جن تو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے اسی دین (جنات پرستی) پر قائم رہے۔ اشجعی، سفیان، اعمش کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مذکورہ واقعہ آیت "تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ.

بَابٌ ٣٦ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

١٨٢٦ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْجِنِّ يُعْبَدُونَ فَأَسْلَمُوا.

بَابٌ ٣٧ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

١٨٢٧ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

بَابٌ ٣٨ قَوْلِهِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ

كَانَ مَشْهُودًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

١٨٢٨ ۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

بَابٌ ٣٩ قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

١٨٢٩ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ [illegible]

گمان کرتے ہو۔ کا شان نزول ہے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ کی تفسیر

جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

ابو معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت:۔ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں (آیت ۵۷) کے بارے میں فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت:۔ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (آیت ۶۰) کے بارے میں انہوں نے فرمایا:۔ یہ چشم سر سے دیکھنا ہے، (خواب نہیں) کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب اسراء میں دکھایا گیا اور شجر ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جماعت کی نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نماز فجر کے وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:۔ اور صبح کا قرآن بےشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا کی تفسیر

[illegible] رضی اللہ

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک آ پہنچے گی۔ پس اس روز (شفاعت کے لیے) اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یوں دعا مانگے اے اللہ! اس مکمل اعلان اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے، تو ایسا کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اس کی حمزہ بن عبداللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

يَزْهَقُ يَهْلِكُ.

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ کی تفسیر

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱)۔ یزھق ہلاک ہو گیا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقام محمود کا پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کر رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

مقام محمود کا نام مقام وسیلہ اور مقام فضیلت بھی ہے۔ اس مقام پر ساری مخلوق میں سے ایک ہی فرد فائز ہوگا اور وہ ہوں گے سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس مقام پر آپ اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کریں گے جو ساری مخلوق میں سے کسی کے دائرہ علم میں نہیں ہوں گی۔ یہی مقام شفاعت ہے اور شفاعت کبریٰ صرف آپ ہی کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک آپ شفاعت کبریٰ فرما نہیں لیں گے، اس وقت تک میدانِ محشر میں کوئی بڑے سے بڑا ولی یا کتنا ہی معظم رسول کیوں نہ ہو حتیٰ کہ کلیم و خلیل علیہما السلام تک شفاعت کا ایک لفظ تک نوکِ زبان پر لانے کی جرأت نہیں کریں گے۔ جب آپ شفاعت کبریٰ فرمالیں گے اور بندگانِ خدا کا حساب کتاب شروع ہوگا تو اب شفاعت صغریٰ کا مقدمہ چلے گا جس میں آپ کے غلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات ... [illegible]

کرام و اولیائے عظام بھی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ عام مومنین بلکہ نابالغ بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اُس ہستی کے صدقے میں شفاعت کرنے والے ہوں گے جس کو خدائے ذوالمنن نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

جب اذان سننے کے بعد ایک صاحبِ ایمان اپنے پروردگار سے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مقامِ محمود کی دعا کرکے بزبانِ حال غلامی اور امتی ہونے کا حق ادا کیا تو اب آقائی کا حق ادا کرتے ہوئے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، آمین۔

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دوبارہ) داخلہ ہوا تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، پس آپ ہر بُت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دستِ مبارک میں تھی اور فرماتے: - حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا (آیت ۸۱) حق آگیا اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

باب ۵۱ قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَأْيُكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سے ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ مبادا ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخر کار یہی طے ہوا کہ پوچھنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے اس لیے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہوچکی تو آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (آیت ۸۵)۔

باب ۵۲ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

۱۸۳۳ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ تلاش کرو (آیت ۱۱۰) کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا، یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں ہی جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کلام الٰہی کو گالیاں دیا کرتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا، ان سب کو برا بھلا کہتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نمازوں میں قرآن کریم کی تلاوت اتنی آواز سے نہ کرو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدکلامی کریں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ) دعا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ أَسَفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزِكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ جَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ

سورۃ الکہف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مجاہد کا قول ہے کہ تَقْرِضُهُمْ کا معنی ہے ان سے کترا جاتا۔ وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ سونا اور چاندی، دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اس سے پھل مراد ہیں۔ بَاخِعٌ ہلاک کرنے والا۔ أَسَفًا ندامت سے۔ الْكَهْفُ پہاڑ کی غار۔ الرَّقِيمُ لکھا ہوا یہ رقم کرنا ہے۔ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں میں صبر ڈالا جیسے کہتے ہیں اگر ہم اس کے دل میں صبر نہ ڈالتے شَطَطًا حد سے بڑھنا۔ مِرْفَقًا ہر وہ چیز جس کے ساتھ ٹیک لگاتے ہیں تَزَاوَرُ وہ جھک جاتا ہے الزَّوَرِ سے مشتق ہے اور الْأَزْوَرُ سے مراد ہے بہت جھکنے والا۔ فَجْوَةٌ کشادہ، اس کی جمع فَجَوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے زَكْوَةٌ اور زِكَاءٌ۔ الْوَصِيدُ صحن، آنگن، اس کی جمع وَصَائِدُ ہے بعض کہتے ہیں کہ جمع وُصُدٌ ہے اور بتاتے ہیں کہ الْوَصِيدُ دروازے کو کہتے ہیں، چنانچہ مُؤْصَدَةٌ بند کی ہوئی چیز جیسا کہتے ہیں آصَدَ الْبَابَ وَأَوْصَدَ یعنی دروازہ بند کر دیا گیا۔ بَعَثْنَاهُمْ ہم نے انہیں زندہ کیا۔ أَزْكَى زیادہ۔ بعض کہتے ہیں کہ بہت حلال روزی، بعض کہتے ہیں

أُحْيِيْنَا هُمْ أَزْكَى أَكْثَرُ وَيُقَالُ أَحَلُّ وَيُقَالُ أَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الرَّقِيمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ عَامِلُهُمْ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ طَرَحَهُ فِي خِزَانَتِهِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا وَقَالَ غَيْرُهُ وَأَلَتْ تَئِلُ تَنْجُو وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْئِلًا مَحْرِزًا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا لَا يَعْقِلُونَ.

بَابٌ ٥٣ قَوْلِهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا.

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ قَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِي تُطِيفُ بِالْفَسَاطِيطِ يُحَاوِرُهُ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي أَيْ لَكِنْ أَنَا هُوَ اللَّهُ رَبِّي ثُمَّ حَذَفَ الْأَلِفَ وَأَدْغَمَ إِحْدَى النُّونَيْنِ فِي الْأُخْرَى زَلَقًا لَا يَثْبُتُ فِيهِ قَدَمٌ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقُبًا عَاقِبَةٌ وَعُقْبَى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ وَهِيَ الْآخِرَةُ قِبَلًا وَقُبُلًا وَقَبَلًا اسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوا لِيُزِيلُوا الدَّحْضُ الزَّلَقُ.

بَابٌ ٥٤ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُهُ أَحْقَابٌ.

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ

وہ رزق جو نکلنے پر بڑھ جائے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُکُلَہا کے معنی اس کا پھل۔ وَلَمْ تَظْلِمْ جو کم نہ ہو۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس کے حوالے سے کہا کہ الرقیم سیسے کی ایک تختی تھی جس پر حاکم وقت نے اصحاب کہف کے نام لکھوا کر اپنے خزانے میں رکھ لئے تھے۔ فَضَرَبَ اللّٰہُ عَلٰی آذَانِہِمْ... پھر اللہ تعالیٰ نے انکو سلا دیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَوْئِلًا، وَأَلَتْ تَئِلُ سے مشتق ہے یعنی نجات پانے کی جگہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْئِلًا محفوظ مقام، جائے امن۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا... سمجھ بوجھ سے عاری۔

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا کی تفسیر

امام حسین بن علی کا بیان ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور ﷺ ایک روز (پچھلی رات) میرے اور حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں نے (تہجد کی) نماز نہیں پڑھی ہے؟ رَجْمًا بِالْغَیْبِ بغیر دیکھے بھالے۔ فُرُطًا ندامت، شرمندگی۔ سُرَادِقُہَا ہر طرف سے گھیرنے والی قناتوں کی طرح۔ یُحَاوِرُہٗ محاورہ سے مشتق ہے۔ لٰکِنَّا هُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ... یعنی وہی اللہ میرا رب ہے۔ اس میں ہمزہ کو حذف کر کے ایک نون کو دوسرے میں مدغم کر دیا گیا ہے۔ زَلَقًا پھسلنے والی جگہ۔ هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ ولی کا مصدر ولی بمعنی وارث ہے۔ عُقُبًا اور عَاقِبَةٌ نیز عُقْبٰی اور عُقْبَةٌ ایک ہیں، سب کا معنی آخرت ہے۔ قِبَلًا، قُبُلًا اور قَبَلًا تینوں طرح پڑھا جاتا ہے اور معنی ہے سامنے آنا۔ لِیُدْحِضُوْا تاکہ پھسلا دیں، الدَّحْضُ پھسلانا، گمراہ کرنا۔

وَإِذْ قَالَ مُوسٰی لِفَتَاهُ کی تفسیر

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا، میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے یا قرنوں چلا جاؤں (آیت ٦٠)۔ حُقُبًا بمعنی زمانہ ہے اس کی جمع احقاب ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

نوف بکالی [illegible]

جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ
يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى
صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ
عَدُوُّ اللهِ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے
فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لئے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى
قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ
الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ
فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ
فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ
حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ
بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ
وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي
الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ
سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللهُ عَنِ الْحُوتِ
جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ
فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ
مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ
لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ
مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ
اللهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ
إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي
الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى
وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي
فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا
يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ

کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ آج سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا
کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لوٹایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی
جانب وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ
پر ہے اور وہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض گزار
ہوئے کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر
زنبیل میں رکھ لو پس جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں
نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لی پھر چل پڑے اور ان کے ساتھ نیک نوجوان
حضرت یوشع بن نون بھی گئے تھے، یہاں تک کہ جب یہ ایک پتھر کے پاس پہنچے
تو اس پر اپنے سر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران مچھلی زنبیل میں تڑپی، باہر نکلی اور سمندر
میں جا گری اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے
پانی کے بہاؤ کو روک دیا تو اس کے لئے طاق کی طرح راستہ بن گیا۔ جب
وہ جاگے تو ساتھی بھول گیا کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے بارے میں بتائے۔ پس وہ باقی
دن کا حصہ اور پوری رات چلتے رہے، یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ
نے خادم کو کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت
کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی
وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم
فرمایا تھا۔ پس خادم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ بھلا دیکھئے تو، جب ہم
نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کے ذکر کو بھول گیا اور مجھے
شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی
راہ لی، تعجب ہے (آیت ۶۳) فرمایا۔ مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ
اور ان کے خادم کے لئے تعجب خیز تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے
تھے۔ تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے
کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس واپس
آ پہنچے تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے

فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مَا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَكَهُ اللهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ

سلام کیا۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ جواب دیا: ہاں وہی۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھاؤ جن کی تمہیں تعلیم دی گئی ہے (آیت ۶۶)۔ حضرت خضر نے کہا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے (آیت ۶۷)۔ اے موسیٰ! خدا کے علوم میں سے میں ایک ایسا علم سکھایا گیا ہوں جس کو آپ نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا عنقریب انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت خضر نے ان سے کہا کہ۔ اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۷۰)۔ اس کے بعد دونوں ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے تو ایک کشتی گزری۔ انہوں نے ان سے بات کی تاکہ کشتی میں ان کو بھی بٹھا لئے جائیں۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر بغیر کسی معاوضے کے بٹھا لیا۔ جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ جن لوگوں نے ہمیں کرایہ کے بغیر بٹھا لیا تم نے جان بوجھ کر ان کی کشتی کے تختے کو توڑ دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ بیشک یہ تم نے برا کیا ہے (آیت ۷۱) کہا: میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲)۔ حضرت موسیٰ نے کہا مجھ سے بھول پر گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (آیت ۷۳)۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا تو حضرت خضر کہنے لگے کہ جناب! میرے اور آپ کے علم کی مثال علم الٰہی کے سامنے ایسی ہے جیسے اس چڑیا کے سمندر سے اپنی چونچ بھری لیکن اس ایک بوند سے سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں آتی۔ پھر وہ دونوں کشتی سے باہر نکل گئے اور ساحل کے ساتھ چلتے جا رہے تھے کہ حضرت خضر نے ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت خضر نے اسے سر سے [illegible]

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک ستھری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کر دیا بیشک تم نے یہ بڑا کام کیا ہے۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے (آیت ۷۴ تا ۷۵) راوی کا بیان ہے کہ یہ بات پچھلی سے بھی زیادہ سنگین تھی چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنا قبول نہ کیا پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا چاہتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا (آیت ۷۶ تا ۷۷)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک جانب جھکی ہوئی تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا تو اگر تم چاہتے تو اس پر ان سے کچھ مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ یہ ہے پھیر ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸ تا ۸۲) اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ہمیں اور خبریں بھی سناتا۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس یوں پڑھا کرتے تھے۔ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا۔ اور یوں پڑھتے تھے۔ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

بَاب (۵۵) قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر

جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بنائی ہوئی۔ سَرَبًا راستہ۔ یَسْرُبُ چلنا پھرنا اور سَارِبٌ بِالنَّهَارِ اسی سے بنا ہے۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ

یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے اور دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے ابن جریج کا بیان ہے کہ ان دونوں کے سوا میں نے اور حضرات سے بھی سنا کہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت خانے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ پوچھو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو ہے جسے نوف کہا جاتا ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ (حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے) حضرت موسیٰ بنی اسرائیل

جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ إِنَّ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَالَ قَدْ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَأَمَّا يَعْلٰى فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسٰى رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتّٰى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلّٰى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللّٰهِ قِيلَ بَلٰى قَالَ أَيْ رَبِّ فَأَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ وَقَالَ لِي يَعْلٰى قَالَ خُذْ نُونًا مَيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ إِذْ تَضَرَّبَ الْحُوتُ وَمُوسٰى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ الْحُوتُ حَتّٰى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتّٰى كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو هٰكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هٰذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ

والے نہیں ہیں۔ عمرو بن دینار کی روایت میں ہے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس خدا کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ یعلیٰ بن مسلم کی روایت میں ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک روز اللہ کے رسول حضرت موسیٰ نے لوگوں کے

سامنے ایسا وعظ کیا کہ وہ رونے لگے اور دلوں پر رقت طاری ہوگئی۔ جب یہ واپس لوٹے تو ایک آدمی ان سے آکر ملا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اس وقت روئے زمین پر کوئی آپ سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کوئی نہیں چنانچہ ان پر عتاب ہوا کیونکہ انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں پھیرا تھا چنانچہ ان سے ارشاد ہوا کہ تم سے زیادہ علم والا کیوں نہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! وہ کہاں ہے؟ فرمایا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ عرض کی اے رب! مجھے ایسی نشانی بتلا دے کہ میں اس مقام کو پہچان لوں۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جس جگہ مچھلی تم سے جدا ہو جائے۔ یعلیٰ بن مسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ایک مردہ مچھلی لے لو جہاں اس میں روح پھونک دی جائے تو وہ بندہ اسی جگہ ملے گا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور خادم سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تکلیف دیتا ہوں کہ جہاں یہ مچھلی ہمارا ساتھ چھوڑ دے تو اسی وقت مجھے بتا دینا۔ خادم نے عرض کی کہ یہ تکلیف کوئی زیادہ نہیں ہے چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وہ جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا (آیت)۔ ابن سعید بن جبیر نے یوشع بن نون کا نام نہیں لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ دونوں ثریان کے مقام پر ایک پتھر کے سائے میں تھے تو اس وقت مچھلی تڑپنے لگی اور سمندر میں چلی گئی اور حضرت موسیٰ محو خواب تھے خادم نے سوچا کہ ابھی نہیں جگاتا۔ یہاں تک کہ جب وہ خود بیدار ہوئے تو یہ انہیں بتانا بھول گئے کہ مچھلی تڑپ کر سمندر میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے پانی کا بہاؤ روک دیا اور اس کے لئے ایسا راستہ بن گیا جیسے پتھر میں۔ عمرو بن دینار نے مجھے بتایا کہ جیسے اس طرح پتھر پر سوراخ ہو جاتا ہے اپنے دونوں انگوٹھوں اور ساتھ والی انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھائے۔ (حضرت موسیٰ نے کہا) ہمیں اس سفر میں تکلیف پہنچی ہے۔ خادم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تکلیف دور فرما دی۔ یہ الفاظ سعید بن جبیر کی روایت میں نہیں ہیں۔ پھر اس نے انہیں بتایا تو دونوں واپس لوٹے تو حضرت خضر انہیں مل گئے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ عثمان بن ابو سلیمان کی روایت میں ہے کہ وہ سبز رنگ کا بچھونا بچھا کر سطح سمندر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جس کا ایک

على طنفسة خضراء على كبد البحر قال سعيد بن جبير مسجى بثوبه قد جعل طرفه تحت رجليه وطرفه تحت رأسه فسلم عليه موسى فكشف عن وجهه وقال هل بأرضي من سلام

من أنت قال أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم قال فما شأنك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا قال أما يكفيك أن التوراة بيديك وأن الوحي يأتيك يا موسى إن لي علما لا ينبغي لك أن تعلمه وإن لك علما لا ينبغي لي أن أعلمه فأخذ طائر بمنقاره من البحر وقال والله ما علمي وما علمك في جنب علم الله إلا كما أخذ هذا الطائر بمنقاره من البحر حتى إذا ركبا في السفينة وجدا معابر صغارا تحمل أهل هذا الساحل إلى أهل هذا الساحل الآخر عرفوه فقالوا عبد الله الصالح قال قلنا لسعيد خضر قال نعم لا نحمله بأجر فخرقها ووتد فيها وتدا قال موسى أخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال مجاهد منكرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا كانت الأولى نسيانا والوسطى شرطا والثالثة عمدا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا لقيا غلاما فقتله قال يعلى قال سعيد وجد غلمانا يلعبون فأخذ غلاما كافرا ظريفا فأضجعه ثم ذبحه بالسكين قال أقتلت نفسا زكية بغير نفس لم تعمل بالحنث وكان ابن عباس قرأها زكية زاكية مسلمة كقولك غلاما زكيا فانطلقا فوجدا جدارا يريد أن ينقض فأقامه قال سعيد بيده هكذا ورفع يده فاستقام قال يعلى حسبت أن سعيدا قال فمسحه بيده

سر اور دونوں پیروں کے نیچے دبایا ہوا تھا اور دوسرا کنارہ سر کے نیچے تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا: کیا میرے علاقے میں بھی سلام ہے؟ آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں موسیٰ ہوں، کہا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں، پھر پوچھا، آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں؟ کہا کہ میں اس لیے

آیا ہوں کہ جو نیک بات تمہیں سکھائی گئی ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھا دو۔ کہا اے موسیٰ! کیا آپ کے لئے کافی نہیں کہ توریت مقدس آپ کے ہاتھوں میں ہے اور آپ پر وحی آتی ہے؟ بیشک میرے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا پوری طرح سیکھنا آپ کے لائق نہیں اور بیشک آپ کے پاس ایک ایسا علم ہے جس کا کما حقہ سیکھ لینا میری بساط سے باہر ہے پھر ایک پرندے نے سمندر سے اپنی چونچ بھری تو حضرت خضر نے کہا کہ خدا کی قسم میرا اور آپ کا علم ہماں علیم الٰہی کے حضور ایسے ہیں جیسے اس پرندے نے سمندر سے چونچ میں پانی لیا ہے یہاں تک کہ جب وہ کشتی میں سوار ہو گئے یعنی انہوں نے ایک چھوٹی سی کشتی پائی جو لوگوں کو ایک کنارے سے دوسرے کی طرف لے جاتی تھی۔ پس انہوں نے پہچان کر کہا کہ یہ تو اللہ کا نیک بندہ ہے۔ ہم نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ کیا یہ انہوں نے حضرت خضر کے متعلق کہا تھا؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہنے لگے کہ ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے، پھر حضرت خضر نے کشتی کا ایک تختہ توڑ کر اس میں سوراخ کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا کیا یہ تم نے اس لیے چیرا ہے کہ سارے سوار غرق ہو جائیں؟ یہ تم نے برا کام کیا (آیت ۷۱) حضرت خضر نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۲) پہلی بات بھول کر ہوئی۔ دوسری بطور شرط اور تیسری جان بوجھ کر کی تھی، چنانچہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ مجھ پر میری بھول کے باعث گرفت نہ کرو اور مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو (آیت ۷۳) ایک لڑکا ملا تو اس بندے نے اسے قتل کر دیا (آیت ۷۴) یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ لڑکے کھیلتے ہوئے پائے تو انہیں سے ایک کافر اور خوبصورت لڑکے کو پکڑ کر لٹایا اور چھری سے ذبح کر دیا، حضرت موسیٰ نے کہا تم نے ایک ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا، ابھی تو وہ گنہگار بھی نہ تھا۔ ابن عباس کی قرأت میں زکیۃ اور زاکیۃ دونوں طرح ہے جیسے غلاماً زکیاً پھر دونوں چل دیئے یہاں تک کہ ایک دیوار پائی جو گرنے والی تھی تو وہ سیدھی کر دی (آیت ۷۷) سعید بن جبیر نے کہا کہ اپنے ہاتھ کے ذریعے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اسے اس طرح سیدھا کیا تھا۔ یعلیٰ بن مسلم کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سعید بن جبیر نے کہا تھا کہ حضرت خضر نے ہاتھ پھیر کر وہ سیدھی کھڑی کر دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے

فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ وَكَانَ أَمَامَهُمْ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدٍ وَالْغُلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورٌ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلَى دِينِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً لِقَوْلِهِ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ إِنَّهَا جَارِيَةٌ ـ

بَابٌ ۵۴۷ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ

لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا إِلَى قَوْلِهِ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا إِمْرًا وَنُكْرًا دَاهِيَةً يَنْقَضَّ يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِنَ الرُّحْمِ وَهِيَ أَشَدُّ مُبَالَغَةً مِنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ أَنَّهُ مِنَ الرَّحِيمِ وَتُدْعَى مَكَّةُ أُمَّ رُحْمٍ أَيِ الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا ـ

۱۸۳۸ـ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ

سعید بن جبیر نے کہا کہ اتنی مزدوری جس سے کھانا کھا لیتے اور کان وراءہم ملک کی جگہ حضرت ابن عباس کی قرأت میں کان اَمامہم ملک ہے۔ سعید بن جبیر کے سوا دوسرے حضرات کے گمان میں بادشاہ کا نام ہدد بن بدد ہے اور مقتول لڑکے کا نام جیسور۔ بہرحال وہ بادشاہ ہر صحیح سالم کشتی کو جبراً چھین لیا کرتا تھا۔ جب یہ کشتی اسکے پاس سے گزرے گی تو اس کے عیب کے باعث اسے چھوڑ جائے گا۔ چنانچہ جب وہ گزر جائے گا تو یہ لوگ اسے درست کرلیں گے اور اسکے ساتھ نفع کمانے لگ جائیں گے بعض حضرات کا قول ہے کہ کشتی کے سوراخ کو شیشے سے بند کر دیا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ لاکھ سے بند کیا گیا۔ اس لڑکے کے والدین مومن تھے اور وہ خود کافر تھا تو ہمیں ڈر ہوا کہ مبادا وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھا جائے (آیت ۸۰) کہ وہ اس کی محبت سے مجبور ہو کر دین میں اس کے تابع نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا کیونکہ قرآن کریم میں اس کے لیے اَقتلتَ نفسًا زکیۃً... فرمایا گیا ہے۔ اور مہربانی میں زیادہ قریب عطا کرے۔ (آیت ۸۱) یعنی ان دونوں کے لئے اس پہلے لڑکے سے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا آنے والا رحم میں زیادہ قریب ہو۔ سعید بن جبیر کے علاوہ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اسکی جگہ لڑکی پیدا ہوئی لیکن اُن کی اگلی اولاد کے بارے میں داؤد بن ابو عاصم نے کئی حضرات سے روایت کی کہ وہ لڑکی تھی۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ کی تفسیر

جب وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے۔" (آیت ۶۲) صُنعًا عمل۔ حِوَلاً پھر جانا۔ موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (آیت ۶۴)۔ اِمرًا برا کام۔ یَنقَضّ گرنے والی جیسے دانت گرنے والا ہوتا ہے۔ لَتَخِذتَ اور اتَّخَذتَ ہم معنی ہیں۔ رُحمًا یہ الرُّحم سے ہے یعنی رحمت کا بہت ہی مبالغہ اور ہمارے خیال میں یہ الرَّحیم سے ہے۔ جیسے کہ مکہ کو اُمِّ رُحم کہتے ہیں کیونکہ اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کی کہ نوف بکالی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر حضرت موسیٰ سے وہ موسیٰ جدا ہے جس نے حضرت خضر سے ملاقات

نوف البكالي يزعم ان موسى بني اسرائيل ليس بموسى الخضر فقال كذب عدو الله حدثنا ابي بن كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قام موسى خطيبا في بني اسرائيل فقيل له اي الناس اعلم قال انا فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه واوحى اليه بلى عبد من عبادي بمجمع البحرين هو اعلم منك قال اي رب كيف السبيل اليه قال تاخذ حوتا في مكتل فحيثما فقدت الحوت فاتبعه قال فخرج موسى ومعه فتاه يوشع بن نون ومعهما الحوت حتى انتهيا الى الصخرة فنزلا عندها قال فوضع موسى راسه فنام قال سفيان وفي حديث غير عمرو قال وفي اصل الصخرة عين يقال لها الحياة لا يصيب من مائها شيء الا حيي فاصاب الحوت من ماء تلك العين قال فتحرك وانسل من المكتل فدخل البحر فلما استيقظ موسى قال لفتاه آتنا غداءنا الآية قال ولم يجد النصب حتى جاوز ما امر به قال له فتاه يوشع بن نون ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت الآية قال فرجعا يقصان في آثارهما فوجدا في البحر كالطاق ممر الحوت فكان لفتاه عجبا وللحوت سربا قال فلما انتهيا الى الصخرة اذا هما برجل مسجى بثوب فسلم عليه موسى قال واني بارضك السلام فقال انا موسى قال موسى بني اسرائيل قال نعم قال هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا قال له الخضر يا موسى انك

کی۔ انھوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو اُن سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (آج) سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انھوں نے کہا، میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انھوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی اور ان کی جانب وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی کہ اے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو۔ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ چل دیے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی یہاں تک کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمۂ حیات کہتے ہیں جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی، پھر کود کر زنبیل سے باہر ہو گئی اور سمندر میں داخل ہو گئی۔ جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ (آیت ۶۲)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کروں (آیت ۶۳)۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انھوں نے طاق کی طرح سمندر میں مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ خادم کے لیے اچنبھا تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اسی پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ انھوں نے کہا: آپ کی زمین میں سلام کہاں سے ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں وہی۔ موسیٰ نے کہا، کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی ہے؟ حضرت خضر نے کہا، اے موسیٰ! بیشک آپ ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ
وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ
قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي
عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا
يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ
الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ
بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ
عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ
الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ
فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ
مِنْقَارَهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ
إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ
فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى
أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَقَالَ
بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا
دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ
يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا
قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ
بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ
مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا
قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ
مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا

اور میں سے نہیں جانتا اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے
سکھایا ہے اور آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا
چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے بارے
میں نہ پوچھنا یہاں تک کہ میں خود اس کے متعلق آپ سے ذکر کروں۔ پس وہ
دونوں چل دیئے ساحل کے ساتھ جا رہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔
حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے کرائے کے بغیر انہیں بٹھا لیا۔ پس یہ
معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے
پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا۔ حضرت خضر
نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا، آپ کا اور ساری مخلوق کا علم مل کر علم الٰہی کے
سامنے ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ میں پانی کی بوند۔
حضرت موسیٰ کو تھوڑی دیر ہی بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولے کے کشتی
میں سوراخ کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے
معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ تم نے اس میں سوراخ
کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو، یہ تو برا کیا ہے (آیت ۷۱) پھر وہ دونوں
چل دیئے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا
تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور تن سے سر جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ
نے ان سے کہا کہ کیا تم نے ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟
بیشک تم نے بہت بری بات کی (آیت ۷۴) حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے نہیں
کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے ... گاؤں والوں نے دعوت
دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی۔
راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا
حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو
انہوں نے ہماری دعوت کرنا قبول نہ کیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہٰذا اگر
تم چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مزدوری لے لیتے (آیت ۷۷) حضرت
خضر نے کہا، یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا بھید
بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸) اس پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے
تاکہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا
بیان ہے کہ اس واقعہ میں حضرت ابن عباس وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ

فَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَ اَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ اَعْمَالًا۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ اَعْمَالًا کی تفسیر

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ اَعْمَالًا هُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى اَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ۔

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت: "تم فرماؤ کیا تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (آیت ۱۰۳) کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ خوارج کے بارے میں ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں، یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، رہے حروراء والے خوارج، تو یہ ان لوگوں میں ہیں: "وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد (سورۃ البقرہ آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص ان کا نام فاسق رکھتے تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ الْاٰيَةَ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ کی تفسیر

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا (آیت ۱۰۵)۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے روز ایک بہت ہی موٹے تازے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ آیت پڑھو: "ہم ان کے لئے دنیا مت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے (آیت ۱۰۵) — اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بھی ابو الزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

كهيعص ۳۲۱۱۳

سورۂ مریم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ اللّٰهُ يَقُولُهُ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا

ابن عباس کا قول ہے کہ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار اپنی ظاہری گمراہی کے باعث نہ خدا کی باتوں کو سنتے

يُبْصِرُوْنَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ يَعْنِيْ قَوْلَهُ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ الْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ لَأَرْجُمَنَّكَ لَأَشْتِمَنَّكَ وَرِئْيًا مَنْظَرًا وَقَالَ أَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ

التَّقِيَّ ذُوْ نُهْيَةٍ حَتّٰى قَالَتْ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِيْ إِزْعَاجًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وِرْدًا عِطَاشًا أَثَاثًا مَالًا إِدًّا قَوْلًا عَظِيْمًا رِكْزًا صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صِلِيًّا صَلِيَ يَصْلٰى نَدِيًّا وَالنَّادِيْ مَجْلِسًا۔

باب ۵۹ قَوْلِهِ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

۱۸۴۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ ثُمَّ يُنَادِيْ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَهٰؤُلَاءِ فِيْ غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔

باب ۶۰ قَوْلِهِ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ

ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ پس ارشاد باری تعالیٰ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ کفار کے متعلق ہے کہ قیامت میں خدا کی باتوں کو سنیں گے اور دیکھیں گے لَاَرْجُمَنَّکَ میں تجھ پر گالیوں کا پتھراؤ کروں گا۔ رِءْیًا دیکھنے میں۔ ابو وائل کا قول ہے کہ حضرت مریم کو بخوبی معلوم تھا کہ متقی عبرت والا ہوتا ہے

اسی لیے انہوں نے کہا تھا۔ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ابن عیینہ کا قول ہے کہ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا کا مطلب ہے کہ شیطان ان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِدًّا سے ٹیڑھا پن مراد ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ وِرْدًا سے مراد ہیں پیاسے۔ اَثَاثًا مالی لحاظ سے۔ اِدًّا بڑی بات۔ رِكْزًا پست آواز۔ غَيًّا نقصان میں۔ بُكِيًّا یہ باکی کی جمع ہے مراد ہے رونے والے۔ صِلِيًّا جلنا، یہ صَلِيَ يَصْلٰى سے ہے۔ نَدِيًّا اور النَّادِيْ دونوں سے مجلس مراد ہے۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت کو (قیامت کے روز) ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت! پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا کہ اے اہل جہنم! وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے (مرنے کے وقت) دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اس (موت کے مینڈھے) کو ذبح کر کے کہا جائے گا۔ اے اہل جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور اے اہل جہنم! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور انہیں ڈر سنا دو پچھتاوے کے دن کا، جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں (آیت ۳۹) یعنی دنیا کے شیدائی اور ایمان نہیں لاتے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِیْلَ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا ؕ

بَابُ ٧٦١ قَوْلِهٖ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۔

١٨٤٣۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا قَالَ جِئْتُ الْعَاصِیَ ابْنَ وَائِلٍ السَّهْمِیَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِیْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِیْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِیْكَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَوَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ؕ

بَابُ ٧٦٢ قَوْلِهٖ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا ۔

١٨٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَیْنًا بِمَكَّةَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِیِّ سَیْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اُعْطِیْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُمِیْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ یُحْیِیَكَ قَالَ اِذَا اَمَاتَنِیَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ جتنی دفعہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ دفعہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور جبرئیل نے محبوب سے عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں (آیت ۶۴)۔

اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا کی تفسیر

کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے۔۔۔۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی مزدوری لینے عاص بن وائل سہمی کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں اس وقت تک تمہیں مزدوری نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا، اگر تم مر کر دوبارہ بھی زندہ ہو جاؤ تو یہ کام تو پھر بھی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، کیا میں مر کر زندہ ہو سکتا ہوں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہو گی لہٰذا وہیں تمہارا حساب بیباق کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)۔ ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور وکیع نے بھی اعمش سے اس کی روایت کی ہے۔

اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا کی تفسیر

عہد سے پکا وعدہ مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر لوہار کا کام کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل سہمی کے لئے ایک تلوار بنائی تھی جب میں اجرت لینے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ کا انکار تو میں اس وقت بھی نہیں کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دے اور دوبارہ زندہ کرے۔ اس نے کہا جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندہ کرے گا تو اس وقت بھی میرے پاس مال و اولاد ہوں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے۔ کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی وعدہ لے رکھا ہے (آیت ۷۷، ۷۸)۔ اس

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقًا تَابَعَهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا وَلَا مَوْثِقًا۔

بَابُ ٧٦٢ قَوْلِهِ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

١٨٣٥۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَسَوْفَ اُوْتٰى مَالًا وَوَلَدًا فَاَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔

بَابُ ٧٦٣ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَرِثُهُ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا۔

١٨٣٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِيْ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا

روایت میں مَوْثِقًا کا لفظ ہے لیکن اشجعی نے جو سفیان سے روایت کی اس میں نہ سَیْفًا کا لفظ ہے اور نہ مَوْثِقًا کا۔

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا کی تفسیر

مسروق نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ زمانۂ جاہلیت کے اندر میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دوبارہ زندہ کر دے ایں پھر بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا، تو میرا پیچھا چھوڑ دو، جب میں مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا، پھر مجھے مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب بیباق کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)

وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ الجبال ھدًّا سے پہاڑ کا منہدم ہونا مراد ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرضہ تھا۔ میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کر دو۔ میں نے کہا کہ مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤ تب بھی میں آپ کا انکار نہیں کروں گا اس نے کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں گا لہٰذا عنقریب ہی تمہارا قرضہ ادا کر دوں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے واپس لوٹا دیئے جائیں گے۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے۔ کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے، ہرگز نہیں! اب ہم لکھ رکھیں گے

مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۔

ہم ہی وارث ہوں گے اور ہمارے پاس تنہا آئے گا (آیت ۷۷ تا ۸۰)۔

سُوْرَةُ طٰهٰ

سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ أَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ أَوْ فَأْفَأَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ أَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَأْنِيْثُ الْأَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْأَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَأَوْجَسَ أَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِيْ جُذُوْعِ أَيْ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهُ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ قَاعًا يَعْلُوْهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَأَلْقَيْتُهَا أَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهُ أَخْطَأَ الرَّبُّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْأَقْدَامِ حَشَرْتَنِيْ أَعْمٰى عَنْ حُجَّتِيْ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ وَكَانُوْا شَاتِيْنَ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيْقَ آتِكُمْ بِنَارٍ تُوْقِدُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَمْثَلُهُمْ أَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ عِوَجًا وَادِيًا أَمْتًا رَابِيَةً سِيْرَتَهَا حَالَتَهَا الْأُوْلٰى

ابن جبیر اور ضحاک کا قول ہے کہ حبشہ کی زبان میں طٰہٰ اور مرد یا فلاں کو کہتے ہیں۔ عُقْدَةً اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے صحیح حروف ادا نہ ہو سکیں یا اٹک اٹک کر بات کرے۔ اَزْرِیْ میری پیٹھ۔ فَيُسْحِتَكُمْ تمہیں ہلاک کرے۔ الْمُثْلٰی یہ الْاَمْثَل کی مؤنث ہے یعنی تمہارا دین، جیسا کہ کہتے ہیں خُذِ الْمُثْلٰی یا خُذِ الْاَمْثَلَ۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا کہتے ہیں کہ آج وہ صف میں شامل ہوا یعنی اس نے نماز کی جگہ پر آکر نماز پڑھی۔ فَاَوْجَسَ دل میں خوف محسوس کیا، یہاں خاء کے کسرہ کی وجہ سے واؤ حذف ہوگئی۔ جُذُوْعِ پر شاخیں۔ خَطْبُكَ تیرا حال۔ مِسَاسَ مصدر ہے۔ مَاسَّهٗ مِسَاسًا سے۔ لَنَنْسِفَنَّهٗ ہم بکھیر دیں گے۔ قَاعًا جس زمین پر پانی چڑھ آئے۔ الصَّفْصَفُ ہموار زمین۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ۔۔ قوم کے زیورات جو فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا۔۔ پس میں نے ان کو ڈال دیا۔ اَلْقٰى ڈالا گیا۔ فَنَسِيَ مُوْسٰى وہ یہ کہتے تھے کہ رب نے غلطی کی۔ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا۔۔۔۔ یعنی بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ ہَمْسًا پیروں کی چاپ۔ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى یہ میری حجت تھی کہ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا دنیا میں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بِقَبَسٍ جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی تو کہا کہ میں جاتا ہوں شاید کوئی راستہ بتانے والا مل جائے یا تاپنے کے لیے تھوڑی سی آگ لے آؤں گا۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اَمْثَلُهُمْ ان کا عقلمند آدمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ هَضْمًا اس پر ظلم نہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں ضائع کردی جائیں۔ عِوَجًا نالہ۔ اَمْتًا ٹیلہ۔ سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى۔۔۔ پہلی حالت پر۔ النُّهٰى پرہیزگاری۔ ضَنْكًا بدبختی۔ هَوٰى بدبخت ہوا۔ الْمُقَدَّسِ برکت والی۔ طُوًى ایک وادی

الْمُبَارَكِ طُوًى ؛ سُوًى الْوَادِي بِمَلْكِنَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا تَضْعُفَا ـ

بَابُ ۶۵ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ـ

۱۸۲۷ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى الْيَمُّ الْبَحْرُ ـ

بَابُ ۶۶ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى ـ

۱۸۲۸ ـ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ ـ

بَابُ ۶۷ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى ـ

۱۸۲۹ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

ہمارے اور تمہارے درمیان۔ یَبَسًا خشک۔ عَلٰی قَدَرٍ اندازے پر مطابق وعدہ لَا تَنِیَا کمزوری نہ دکھانا۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے ان سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی۔ کہا ہاں وہی ہوں۔ کہا تو آپ نے اس میں میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوگی۔ جواب دیا۔ ہاں۔ تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم کر دی۔ الیم سے سمندر مراد ہے۔

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ کی تفسیر

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال نہ تجھے ڈر ہوگا کہ فرعون آ پکڑے اور نہ خطرہ۔ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر کو لے کر تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لے گئے، تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسےٰ سے زیادہ قریب ہیں، لہذا (اے مسلمانو) تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

بن النجار عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حاج موسى آدم فقال له أنت الذي أخرجت الناس من الجنة بذنبك وأشقيتهم قال آدم يا موسى أنت الذي اصطفاك الله برسالته وبكلامه أتلومني على أمر كتبه الله علي قبل أن يخلقني أو قدره علي قبل أن يخلقني قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوایا اور مشقت میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چُنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرما دی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لاجواب کر دیا۔

سورة الأنبياء۔

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۸۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال بني إسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء هن من العتاق الأول وهن من تلادي وقال قتادة جذاذا قطعهن وقال الحسن في فلك مثل فلكة المغزل يسبحون يدورون قال ابن عباس نفشت رعت يصحبون يمنعون أمتكم أمة واحدة قال دينكم دين واحد وقال عكرمة حصب حطب بالحبشية وقال غيره أحسوا توقعوه من أحسست خامدين هامدين حصيد مستأصل يقع على الواحد والاثنين والجميع لا يستحسرون لا يعيون ومنه حسير وحسرت بعيري عميق بعيد نكسوا ردوا صنعة لبوس الدروع تقطعوا أمرهم اختلفوا الحسيس و

سورۃ الانبیاء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل الکہف، مریم، طٰہٰ اور الانبیاء ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے بہت فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذَاذًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فِیْ فَلَکٍ تارے اس طرح آسمان میں گھومتے ہیں، جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نَفَشَتْ چر گئیں۔ یُصْحَبُوْنَ روکے جائیں گے۔ اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ حبشہ کی زبان میں حَطَبُ یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَحَسُّوْا اس سے توقع رکھی یہ اَحْسَسْتُ سے ہے۔ خَامِدِیْنَ بجھے ہوئے۔ حَصِیْدٌ جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا یہ واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ وہ اکتاتے نہیں اور حَسِیْرٌ اسی سے نکلا ہے، جیسے حَسَرْتُ بَعِیْرِیْ میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِیْقٌ دور دراز۔ نُکِسُوْا الٹائے گئے۔ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ زرہیں۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ اختلاف کیا۔ اَلْحَسِیْسُ حِس۔ الجرس اور الہمس ہم معنی ہیں یعنی ...

الْحَفِيُّ أَذَنَّاكَ أَعْلَمْنَاكَ آذَنْتُكُمْ إِذَا أَعْلَمْتَهُ فَأَنْتَ وَهُوَ عَلَى سَوَاءٍ لَمْ تَغْدِرْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ تُفْهَمُونَ ارْتَضَى رَضِيَ التَّمَاثِيلُ الْأَصْنَامُ السِّجِلُّ الصَّحِيفَةُ۔

تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے اور کوئی دھوکا نہیں کیا۔ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ..... شاید تم سمجھ جاؤ۔ اِرْتَضٰى راضی ہوا۔ اَلتَّمَاثِيْل بت، اصنام۔ اَلسِّجِلّ صحیفہ، کتابچہ۔

بَابُ ۷۶۸ قَوْلِهِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ إِلَى قَوْلِهِ شَهِيدٌ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ قیامت میں جب تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھایا جائے گا تو تم ننگے پاؤں ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے پہلے اسے جیسے بنایا تھا اسی طرح پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ۔ ہم اس کو ضرور پورا کرنے والے ہیں (آیت ۱۰۴) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لے چلیں گے، میں عرض کروں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نیا چلایا تھا۔ پس میں بھی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا تھا کہ: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (سورۃ المائدہ، آیت ۱۱۷) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم

سُورَةُ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ الْمُخْبِتِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أُمْنِيَّتِهِ إِذَا حَدَّثَ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ فَيُبْطِلُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَفْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ يَبْطِشُونَ وَهُدُوا إِلَى

سورۃ الحج

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عیینہ کا قول ہے کہ اَلْمُخْبِتِيْنَ اللہ پر بھروسہ کرنے والے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فِي اُمْنِيَّتِهٖ جب حضور کچھ فرماتے تو شیطان آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی ملاوٹ کو مٹا دیتا اور اپنی آیات کو محکم فرما دیتا۔ بعض کے نزدیک یہ اُمْنِيَّتُهٗ ہے یعنی اس کا پڑھنا۔ اِلَّا اَمَانِيَّ یعنی پڑھتے ہیں اور لکھتے نہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَشِيْد چونے کے ساتھ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ يَسْطُوْنَ زیادتی کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ کرتے ہیں۔ وَهُدُوْا اِلَى الطَّيِّبِ یعنی اُلْہَمُوْا دل میں

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ۔

بات ڈالی گئی۔ ابن عباس کا قول ہے بِسَبَبٍ سے مراد ہے کہ رسی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک ہو۔ تَذْهَلُ سے مشغول ہونا۔ غافل ہو جانا مراد ہے۔

بَابٌ ۷۶۹ قَوْلِهِ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى۔

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى کی تفسیر

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لئے تیار ہوں پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کو علیحدہ کر دو وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی طرف کس کو بھیجوں؟ فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہوگا یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (آیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نو سو ننانوے یاجوج و ماجوج سے ہوں گے اور ایک (جنت میں جانے والا) تم میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے (خوشی میں) تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا: اہل جنت کا تہائی حصہ، ہم نے پھر تکبیر کہی۔ پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔ ابو اسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ، تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔ اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ جریر اور عیسیٰ ابن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ، نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ کی تفسیر

شَكٍّ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارے پر کرتے ہیں پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچی تو وہ چین سے ہیں اور جب کوئی آزمائش آپڑی تو منہ کے بل لیٹ گئے دنیا اور آخرت

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِلَى قَوْلِهِ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ أَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَإِنْ وَلَدَتِ امْرَأَتُهُ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَإِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَأَتُهُ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهُ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ۔

بَابُ قَوْلِهِ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيْهَا إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِيْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوْا فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَوْلَهُ۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ۔

دونوں کا نقصان۔۔۔ یہ ہے دور کی گمراہی (آیت ۱۲۷:) عَلٰی حَرْفٍ شک کے ساتھ۔ اَتْرَفْنٰهُمْ۔۔۔ ہم نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ کے بارے میں فرمایا ہے کہ

ایک آدمی (داخل اسلام) مدینہ منورہ میں ایسا بھی آکر رہا کہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے تو کہتا کہ یہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین تو برا ہے۔

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ کی تفسیر

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ (آیت ۱۹:) یہ (۱) حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور (۲) عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے۔ سفیان نے ابوہاشم سے اس کی روایت کی ہے، عثمان، جریر، منصور، ابوہاشم نے ابومجلز سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز رحمٰن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۔۔۔ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے سے ٹکرائے، یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری جانب سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ الْمَلٰئِكَةَ لَنَاكِبُوْنَ لَعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ عَابِسُوْنَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمِيْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمُوْنَ مِنَ السِّحْرِ۔

سُورَةُ النُّوْرِ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهٖ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهٖ الضِّيَاءُ مُذْعِنِيْنَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتّٰى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّوْرَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِنَ الْأُخْرٰى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْاٰنًا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى إِنَّ

سورۃ المومنون

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عیینہ کا قول ہے کہ سَبْعَ طَرَائِقَ سے مراد ہیں سات آسمان۔ لَهَا سَابِقُوْنَ سعادت ان کا مقدر ہے قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ڈرے ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ دور دور۔ فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ فرشتوں سے۔ لَنَاكِبُوْنَ سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے۔ كَالِحُوْنَ بدشکل۔ سُلَالَةٍ لڑکا یا نطفہ۔ الْجِنَّةُ اور الْجُنُوْنُ ہم معنی ہیں، دیوانگی۔ الْغُثَاءُ جھاگ جو پانی کی سطح پر آتا ہے اور جس سے فائدہ نہ ہو۔ يَجْأَرُوْنَ گائے کی طرح آواز نکالنا۔ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ واپس لوٹ جانا۔ سَامِرًا، السَّمَرِ سے ہے اور اس کی جمع السُّمَّارُ ہے اور یہاں السَّامِرُ جمع کی جگہ ہے۔ تُسْحَرُوْنَ جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

سورۃ النور

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مِنْ خِلَالِهٖ بادلوں کے پردوں سے۔ سَنَا بَرْقِهٖ اس کی بجلی کی روشنی۔ مُذْعِنِيْنَ عاجزی کرنے والے، یہ مُذْعِنٌ کی جمع ہے۔ أَشْتَاتًا، شَتّٰى، شَتَاتٌ اور شَتٌّ چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے جدا ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے الْمِشْكَاةُ طاق یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ أَيْ تَأْلِيفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَضْنَاهَا أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَأَ فَرَّضْنَاهَا يَقُولُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا لَمْ يَدْرُوا لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ أُولِي الْإِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ لَهُ أَرَبٌ وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يُهِمُّهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَلَا يَخَافُ عَلَى النِّسَاءِ.

ایک حصے سے دوسرے حصے کو جوڑنا۔ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ یعنی جب قرآن کریم کو ایک جگہ جوڑ کر جمع کروا دیں تو جیسے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہنا اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کوئی شاعری نہیں بلکہ حقانیت کا مجموعہ ہے۔ اسے اَلْفُرْقَان اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ حق اور باطل میں فرق کر دیتا ہے۔ عورت کے لئے کہتے ہیں مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ کہ اس نے پیٹ میں کبھی بچہ نہیں رکھا۔ یہ جو فرمایا فَرَضْنَاهَا تو مراد ہے کہ ہم نے اس میں مختلف فرائض نازل فرمائے اور جس نے فَرَّضْنَاهَا پڑھا ہے تو مراد ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر اور بعد میں آنے والوں پر فرض کر دیا کہ ان احکام پر عمل کریں۔ مجاہد کا قول ہے کہ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا . . . جو کم عمری کے باعث مرد و عورت کے بھیدوں کو نہیں جانتے۔ شعبی کا قول ہے کہ أُولِي الْإِرْبَةِ سے مراد ہے جو عورت کے قابل نہ ہو اور طاؤس کا قول ہے کہ اس سے مراد ایسا احمق ہے جس کو عورت کی احتیاج ہی نہ ہو۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ شخص جس کا تعلق صرف کھانے پینے یعنی پیٹ سے ہو اور عورتوں سے ہاتھ لگنے کی تہمت کا انہیں ڈر ہی نہ ہو۔

بَابٌ ۷۷۲ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ.

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ کی تفسیر

اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے (آیت ۶)

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عویمر بنی عجلان کے سردار حضرت عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا دیکھ لے۔ اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا اس کے بدلے آپ اسے قتل کر دیں گے؟ تو وہ کیا کرے؟ اس بارے میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے بتایئے۔ پس حضرت عاصم بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ (یہ معاملہ ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پوچھنے کو ناپسند فرمایا۔ جب حضرت عویمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ
الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي
حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ
وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ
أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ
فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ
بِمَا سَمَّى اللهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا
فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا
فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ
الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا
إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ
كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ
عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ
عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ۔

بَاب ۲۷۷ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو
الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى
مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ
يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ
مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

برا جانا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک چین سے
نہیں بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت
نہ کر لوں۔ چنانچہ حضرت عویمر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ!
ایک شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے
دیکھا، اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے
بصورت دیگر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل
فرمایا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم
ملاعنت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس
انہوں نے عورت سے لعان لیا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر
میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا، لہٰذا میں نے اس کو
طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر
ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر
بچہ رنگ کا سانولا، کالی آنکھوں، بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا
ہو تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے بارے میں سچ کہا ہے اور اگر بچہ
ان کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہوا تو میں سمجھ لوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت
کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل صورت کا پیدا ہوا جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس
سے حضرت عویمر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی
والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ کی تفسیر

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا
کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ
بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کر دیں
گے یا پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق
لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے
فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے، پس دونوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا

فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

بَابٌ قَوْلِهِ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ۔

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

لعان کیا اور اس وقت میں (حضرت سہل) بھی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس اس آدمی نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرما دیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے مابین جدائی کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خاوند نے اپنا حمل ہونے سے انکار

کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر

اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (آیت ۸)۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے بدکاری کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو اس وقت گواہ کہاں سے تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قذف قائم کی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے بارے میں کوئی حکم نازل فرما کر مجھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔ پس حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا۔ اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں (آیت ۶) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر توجہ فرمائی اور مدعیٰ علیہا کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا تو حضرت ہلال حاضر بارگاہ ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جب عورت کھڑی ہوئی تو اس نے لعان کے چاروں کلمے ادا کر دیئے لیکن جب پانچواں کلمہ ادا کرنے لگی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہچکچائی اور گردن جھکا لی، یہاں تک کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کر لے گی، پھر اس عورت نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا کروں، پس وہ بھی کر گزری، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو دیکھتے رہنا، اگر یہ سیاہ آنکھوں بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اگر اللہ کی کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللهُ ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا کی تفسیر

اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو (آیت ۹)۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالٰے نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلایا گیا (زنا کا ثابت ہوتے ہیں) اور دونوں کے درمیان جدائی کروا دی گئی۔

بَابٌ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

بیشک وہ کہ جو بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے۔ اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (آیت ۱۱) أفّاك بہت جھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ کی تفسیر

قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ -

اور کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا، کہا ہوتا کہ ہمیں یہ حق نہیں کہ ایسی بات کہیں۔ الٰہی پاکی ہے تجھے۔ یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔ تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں (آیت ۱۳)

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي وَحَبَسَنِي [illegible]

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بیان کیا جبکہ الزام لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس الزام سے بری قرار دیا تھا۔ ان چاروں حضرات نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے، گو ان میں بعض کی یادداشت دوسروں سے زیادہ ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے نکلتے تو اپنی ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے کہ اپنے ساتھ کس کو لے جانا ہے۔ چنانچہ غزوۂ بنی مصطلق کے وقت قرعہ ان کے نام نکلا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ نے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے پس مجھے میرے ہودج میں بٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آ پہنچے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم فرما دیا اور میں اس وقت رفع حاجت کے لئے گئی ہوئی تھی جبکہ آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تھا۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئی تو دیکھا کہ ظفار کے نگینوں والا میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تھا۔ پس میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس تلاش نے مجھے دیر کر دی اور جو حضرات مجھے سوار کرانے پر متعین تھے انہوں نے میرے ہودج کو جس کے اندر میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا تھا جس پر میں سوار ہوا کرتی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودج میں بیٹھی ہوئی ہوں اور عورتیں ان دنوں گوشت اور بدن کی ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ کھانے کی قلت تھی۔ پس ان حضرات کو میرا ہودج اٹھاتے وقت اس کے کم وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں ابھی [illegible] کے چلے جانے

يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ لَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَاللهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...

کے بعد ہار ملا۔ پس میں ان کے ٹھہرنے کی جگہ پر آ گئی لیکن وہاں کوئی پکارنے اور جواب دینے والا بھی نہ تھا۔ اس لیے میں جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اور خیال کیا کہ جب مجھے لشکر میں نہ پائیں گے تو میری طرف لوٹیں گے۔ ابھی دوران جبکہ میں اس جگہ بیٹھی ہوئی تھی تو مجھ پر نیند نے غلبہ کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ اندھیرے منہ صبح کے وقت میری جگہ کے قریب آئے اور سوئے ہوئے انسان کا جسم دیکھ کر میرے پاس آ گئے۔ پس انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ حکم حجاب سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ و انا الیہ راجعون کہا اور میں جاگ اٹھی۔ پس میں نے اپنا منہ اپنے دوپٹے سے چھپا لیا۔ خدا کی قسم نہ میں نے ان سے ایک لفظ کہا اور نہ ایک لفظ سنا سوائے انا للہ کے لفظوں کے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اونٹنی کو بٹھا دیا اور اس کے اگلے پیر کو نیچے سے دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی۔ وہ اونٹنی کو ہانکتے ہوئے میرے ساتھ پیدل چل دیے یہاں تک کہ ہم لشکر میں آ پہنچے جبکہ وہ دوپہر کے باعث گرمی کی شدت تھی۔ پس جس نے ہلاک ہونا تھا (تہمت لگا کر) وہ ہلاک ہوا اور جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آ گئے تو میں بیمار پڑ گئی۔ چنانچہ ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگ بہتان لگانے والوں کی بات کا چرچا کرتے رہے جبکہ مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ لیکن دوران تکلیف یہ شک مجھے گزرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نگاہ لطف و کرم میرے حال پر تھی وہ اب نظر نہ آتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر دریافت فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور تشریف لے جاتے۔ یہ امر مجھے شک میں مبتلا کرتا تھا اور نہ مجھے اور کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ نقاہت کے بعد جب میں قدرے صحت یاب ہوئی تو ایک رات ام مسطح کے ساتھ مناصع کی طرف قضائے حاجت کے لیے گئی کیونکہ ہم اس مقصد کے لیے ادھر ہی جایا کرتی تھیں اور ہم اس کام کے لیے صرف رات میں جاتی تھیں۔ ان دنوں ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے اور اہل عرب کا یہی دستور تھا کہ بدبو کے باعث وہ گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بناتے تھے کیونکہ ان سے ہم تکلیف محسوس کرتے تھے۔ پس میں گئی اور میرے ساتھ ام مسطح تھیں جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ انکی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔ پس میں اور ام مسطح ... ام مسطح کا

يقول كيف تيكم ثم ينصرف فذاك الذي يريبني ولا أشعر حتى خرجت بعد ما نقهت فخرجت معي أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا وكنا لا نخرج إلا ليلا إلى ليل

وذلك قبل أن نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في التبرز قبل الغائط فكنا نتأذى بالكنف أن نتخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا وأم مسطح وهي ابنة أبي رهم بن عبد مناف وأمها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصديق وابنها مسطح بن أثاثة فأقبلت أنا وأم مسطح قبل بيتي قد فرغنا من شأننا فعثرت أم مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت أتسبين رجلا شهد بدرا قالت أي هنتاه أولم تسمعي ما قال قالت قلت وما قال فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت مرضا على مرضي قالت فلما رجعت إلى بيتي ودخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني سلم ثم قال كيف تيكم فقلت أتأذن لي أن آتي أبوي قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من قبلهما قالت فأذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت أبوي فقلت لأمي يا أمتاه ما يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل يحبها ولها ضرائر إلا كثرن عليها قالت فقلت سبحان الله ولقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى أصبحت لا يرقأ لي دمع ولا [illegible]

پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا جس کے باعث وہ گرنے لگیں تو انہوں نے کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے، کیا آپ ایسے آدمی کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا؟ وہ کہنے لگیں تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ پس انہوں نے مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتا دی۔ پس میری علالت میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر لوٹ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ مجھے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں۔ آپ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آگئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا، امی جان! لوگ کیا باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا، میری بچی! تو غم نہ کھا، خدا کی قسم، ایسا ہوتا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسینہ ہو اور اس کا خاوند بھی اسے چاہے تو اس کی سوکنیں عموماً ایسا کیا ہی کرتی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا سبحان اللہ، لوگ اتنی بڑی بات کہنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس رات میں صبح تک روتی رہی اور میرے آنسو تھمتے نہ تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی یہاں تک کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک مدت سے وحی نہیں آ رہی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کیا جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے رائے دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اشارہ کیا کہ وہ اہل بیت کی برأت سے بخوبی واقف ہیں اور محبت کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں، ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ علی بن ابو طالب عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ اور حقیقت تو وہ اس لونڈی سے پوچھیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ (لونڈی) کو بلا کر فرمایا، اے بریرہ! کیا تم نے ان کے اندر کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ [illegible] آپ کو حق

رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي
طالب وأسامة بن زيد حين استلبث الوحي
يستأمرهما في فراق أهله قالت فأما أسامة
بن زيد فأشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم

بالذي يعلم من براءة أهله وبالذي يعلم
لهم في نفسه من الود فقال يا رسول الله
أهلك وما نعلم إلا خيرا وأما علي بن أبي
طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك
والنساء سواها كثير وإن تسأل الجارية
تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم بريرة فقال أي بريرة هل
رأيت من شيء يريبك قالت بريرة لا والذي
بعثك بالحق إن رأيت عليها أمرا أغمصه
عليها أكثر من أنها جارية حديثة السن
تنام عن عجين أهلها فتأتي الداجن فتأكله
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستعذر
يومئذ من عبد الله بن أبي ابن سلول قالت
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرني من
رجل قد بلغني أذاه في أهل بيتي فوالله
ما علمت على أهلي إلا خيرا ولقد ذكروا
رجلا ما علمت عليه إلا خيرا وما كان
يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ
الأنصاري فقال يا رسول الله أنا أعذرك
منه إن كان من الأوس ضربت عنقه وإن
كان من إخواننا من الخزرج أمرتنا ففعلنا
أمرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد
الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن
احتملته الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله

کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی
جس کے باعث ان پر کوئی حرف رکھوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ
کم عمر لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری
آکر اسے کھا لیتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور

اس روز آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی، وہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا اے مسلمانو!
اس شخص کے مقابلے پر کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے بارے
میں مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ خدا کی قسم میں اپنی زوجہ مطہرہ میں بھلائی کے سوا
اور کچھ نہیں دیکھتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے
ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔
یا رسول اللہ! میں اس سے آپ کا بدلہ لوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو
میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں
سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے
اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس بات پر
ابھارا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اسے
قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے
چچا زاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے
کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کریں گے معلوم ہوتا
ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہیں۔ اس
پر اوس اور خزرج دونوں قبیلوں والے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے
کے لیے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے
ہوئے برابر انہیں خاموش ہو جانے کے لیے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ
اس روز بھی میری یہی حالت رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی
تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح سے میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے
روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر چکا تھا کہ نہ نیند آتی تھی اور نہ
آنسو تھمتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ
جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے

لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن حضير وهو ابن عم سعد فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فإنك منافق تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت فمكثت يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم قالت فأصبح أبواي عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا أكتحل بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان أن البكاء فالق كبدي قالت فبينما هما جالسان عندي وأنا أبكي فاستأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت لها فجلست تبكي معي قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في شأني قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة فإنه قد بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب إلى الله تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قال والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما أدري

اور میں سعدیہی تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ پس میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے لے کر قبل از یں آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ پر میرے متعلق کسی قسم کی وحی نہیں آئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے وقت وحدانیتِ معبود کی شہادت دی، اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی چاہو اور توبہ کر دیکیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدۂ محترمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کے لئے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی، حالانکہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک خدا کی قسم! میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سن کر آپ کے دلوں میں سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ جان لیا ہوگا۔ دریں حالات اگر میں آپ سے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں، لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا اعتراف کر لوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کریں گے۔ خدا کی قسم مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی

مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلَكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ فَقَالَتْ أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَ

ہے، جبکہ انہوں نے فرمایا: "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو" سورۂ یوسف، آیت ۱۸)۔ پھر میں وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں بخوبی جانتی ہوں کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری

برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم! میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالےٰ میرے متعلق ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے خدا کی قسم! ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے اور ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور معمول کے مطابق آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسمِ اطہر سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی ثقالت کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبسم ریز تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالےٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ اس پر میری والدۂ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ، خدا کی قسم! میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں: "بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو (آیت ۱۱ تا ۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا۔

كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ۔

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا۔

بَابُ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے باعث مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسطح کو کبھی ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق نازیبا بات کہی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: - اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۲۲) حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ حضرت مسطح کو اتنا مال ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم اب میں کبھی اسے بند نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ اے زینب! تم اسے کیسا جانتی ہو یا تم نے اسے کیسا دیکھا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں میری نظر میں تو انکے اندر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا نسبت کی برابری تھی۔ لیکن انکی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کے گناہ میں ملوث ہونے سے بچا لیا لیکن انکی بہن حمنہ اس بات پر لڑتی ماتی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ کی تفسیر

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (آیت ۱۴) مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْنَهُ ایک دوسرے سے سنتے پھرتے۔ تُفِيضُونَ تم کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اوپر بہتان سنا تو بیہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ کی تفسیر

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۔

١٨٦٣۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ۔

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ١٥)۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

بَابٌ ٧٨٠ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ کی تفسیر

اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں۔ الٰہی! پاکی ہے تجھے، یہ بڑا بہتان ہے (آیت ١٦)۔

١٨٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور سرکردہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے اور وہ میری تعریف کرتے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں گمنام ہوتی۔

١٨٦٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نسیا منسیا ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ٧٨١ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا ۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا کی تفسیر

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ.

بَابُ ٤٨٢ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

١٨٦٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَسْتَ كَذَاكَ قُلْتُ تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ٤٨٣ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ تَشِيعُ تَظْهَرُ.

بَابُ ٤٨٤ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت دیں گی؟ فرمایا! انہیں بہت بڑا عذاب مل گیا ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت حسان نے کہا:۔

زبان عفیفہ و سنجیدہ، نکوکار،
نہیں اس سے یہ کہ برغیبت سے گنہگار

حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

ویبین اللہ لکم الآیات کی تفسیر

اور اللہ تمہارے لئے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے (آیت ۱۸)۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا:۔

عفیفہ و سنجیدہ و پروقار
زباں پاک رکھتی ہے غیبت سے جو

حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ ایسے آدمی کو بھی اپنے پاس آنے کی رخصت فرما دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انکے متعلق یہ حکم نازل فرمایا ہے "اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا؟ (آیت ۱۱)۔ انہوں نے فرمایا کہ اندھا ہو جانے سے اور دنیا میں کون سا عذاب بڑا ہے؟ اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

ان الذین یحبون ان تشیع کی تفسیر

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے، دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر مہربان، کرم کرنے والا ہے۔ تو تم اس کا مزہ چکھتے (آیت ۱۹، ۲۰)۔

ولا یأتل اولوا الفضل منکم کی تفسیر

مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

۱۸۶۸۔ **وَقَالَ** أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّينَ ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے وحدانیت معبود کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے اور خدا کی قسم مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آئی اور جس شخص پر وہ الزام لگا رہے ہیں مجھے اس کے اندر بھی کوئی برائی نظر نہیں آئی اور وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی میں اور جب میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ ان سارے آدمیوں کی گردن اڑا دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور والدہ حسان بن ثابت اسی کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا۔ آپ غلط کہتے ہیں۔ اگر وہ اوس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں لڑائی مسلط ہو جانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کوئی علم نہ تھا جب اس روز شام کا وقت ہو گیا تو میں قضائے حاجت کے لئے ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی۔ ان کا پیر الجھا تو کہنے لگیں۔ مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا۔ آپ اپنے بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر الجھا تو کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری مرتبہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا ستیاناس جائے۔ پس میں نے ان کو جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو آپ کی وجہ سے کوستی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ ان کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے تہمت کی پوری داستان سنا دی۔ میں نے کہا کہ یہ بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو

كَثِيرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ
فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ
وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ
بِكِ يَا بُنَيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَ
إِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللهِ لَقَلَّمَا
كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ
إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا
مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ
قُلْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
نَعَمْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ
وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ
فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي
ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ قَالَ أَقْسَمْتُ
عَلَيْكِ أَيْ بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ
وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى
تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَهَا وَ
انْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا
بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا
إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ
وَبَلَغَ الْأَمْرُ إِلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَتْ وَ
أَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى

ہوش نہ رہا اور میں بیمار ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والد محترم کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ
آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں اُن کے گھر میں داخل ہوئی اور
اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام رُومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والد محترم حضرت
ابوبکر صدیق چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدہ محترمہ نے فرمایا۔ بیٹی!
کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا واقعہ اُن کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ
کو اس کا اتنا صدمہ نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! غم نہ کھاؤ
خدا کی قسم! ایسا تو ہوتا ہی آیا ہے۔ جب کوئی عورت خوبصورت ہو اور
خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو
بات تم تک پہنچی ہے ایسی باتیں پھیلایا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا
ابا جان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ اس پر میں رو نے
لگی تو حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس
وہ نیچے اُتر آئے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا
کہ جو بات مشہور کی جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر اُن کی آنکھوں
میں بھی آنسو بھر آئے۔ فرمایا اے بیٹی! میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔
پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے
تو میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا نہیں خدا کی
قسم میں نے اُن کے اندر کوئی عیب نہیں پایا، ہاں یہ تو ہے کہ یہ آٹا گوندھ کر
بھول جاتی اور سو جاتی ہیں یہاں تک کہ بکری آ کر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ
کے اصحاب میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچ سچ بتا دے بلکہ اس بارے سخت سست بھی کہا۔ پس اس نے
کہا، سبحان اللہ خدا کی قسم! میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار
خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان)
تک پہنچی جس کے متعلق تہمت طرازی کی گئی تھی، تو انہوں نے کہا، سبحان اللہ!
خدا کی قسم جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے
کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
حضرت صفوان نے جہاد فی سبیل اللہ میں جام شہادت نوش کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ موجود

الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

چکے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ نماز عصر پڑھ لی تھی جب تشریف لائے اور میرے والدین نے دائیں بائیں سے میرے کندھے پکڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! اگر تم سے برائی

مِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحِي مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَاهُ تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ أَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ

ہو گئی ہے اور تم اپنی جان پر ظلم کر بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لو، بیشک وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس وقت ایک انصاری عورت آئی ہوئی تھی جو دروازے پر بیٹھی تھی۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اس عورت کا خیال رکھ کر آپ یہ ذکر فرماتے۔ اسکے بعد پھر رسول اللہ نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں اپنے والد ماجد کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟ پھر میں نے اپنی والدۂ محترمہ کی جانب متوجہ ہو کر کہا کہ آپ حضور کو جواب دیں۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں؟ جب ان دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم، اگر آپکے حضور میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے ہرگز نہیں کیا اور خدا گواہ ہے کہ بیشک میں سچی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ آپ کے دلوں میں گھر کر چکی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ میں نے یہ کام کیا ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا ہرگز نہیں کیا تو آپ ضرور کہیں گے اس نے خود اعتراف جرم کر لیا۔ پس میں اپنی اور آپ کی مثال تلاش کرتی ہوں تو مجھے حضرت یعقوب کا اسم گرامی ملتا ہے۔ پس میں اسکے سوا کیا کروں کہ حضرت یوسف کے والد محترم کی طرح کہوں جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا، تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو (سورۂ یوسف آیت ۱۸)۔ چنانچہ اسی ساعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، تو ہم سب خاموش ہو گئے جب وحی نازل ہو چکی تو چہرۂ انور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور آپ فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! تجھے بشارت ہو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیری برأت نازل فرما دی ہے۔ اس وقت چونکہ میں غصے کی حالت میں تھی کہ میرا اعتبار نہیں کیا گیا تھا، لہذا جب میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کا شکریہ ادا کرو، تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کرتی اور اس بارے میں نہ ان کی تعریف کرتی ہوں اور نہ آپ دونوں کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتی ہوں جس نے میری برأت نازل فرمائی ہے۔ آپ حضرات نے جو بات سن لی تھی نہ تو اس کا

ابنة جحش فعصمها الله بدينها فلم تقل إلا خيرا وأما أختها حمنة فهلكت فيمن هلك وكان الذي يتكلم فيه مسطح وحسان بن ثابت والمنافق عبد الله بن أبي وهو الذي كان يستوشيه ويجمعه وهو الذي تولى كبره منهم هو وحمنة قالت فحلف أبو بكر أن لا ينفع مسطحا بنافعة أبدا فأنزل الله عز وجل ولا يأتل أولوا الفضل منكم إلى آخر الآية يعني أبا بكر والسعة أن يؤتوا أولي القربى والمساكين يعني مسطحا إلى قوله ألا تحبون أن يغفر الله لكم والله غفور رحيم حتى قال أبو بكر بلى والله يا ربنا إنا لنحب أن تغفر لنا وعاد له بما كان يصنع۔

انکار کیا اور رلانے مٹایا، اور حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے انکی دینداری کے باعث اس گناہ میں ملوث ہونے سے بچالیا، چنانچہ انہوں نے بھلائی کے سوا میرے متعلق کوئی کلمہ نہیں کہا لیکن انکی بہن حمنہ دوسرے ہلاک ہونے والوں کی طرح ہلاک ہوگئی اور اسکا چرچا کرنے والے مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن ابی تھے۔ یہ شخص جھوٹ گھڑتا اور لوگوں کو جمع کرکے سناتا تھا اور یہ تہمت لگانے والوں کی سربراہی کر رہا تھا جبکہ بہتان اس نے اور حمنہ نے کی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قسم کھالی تھی کہ اب مسطح کی کبھی مالی امداد نہیں کریں گے۔ اس پر سورۃ النور کی آیت ۲۲ نازل ہوگئی، اس میں فضیلت اور گنجائش والے سے حضرت ابوبکر مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے مسطح، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری بخشش کردے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم! اے ہمارے رب! ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہماری بخشش کردے، چنانچہ جو مالی امداد یہ کیا کرتے تھے وہ حسب سابق جاری کردی۔

باب ۱۸۵ قوله وليضربن بخمرهن على جيوبهن

وقال أحمد بن شبيب حدثنا أبي عن يونس قال ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت يرحم الله نساء المهاجرات الأول لما أنزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن مروطهن فاختمرن بها۔

وليضربن بخمرهن على جيوبهن کی تفسیر

ابن شبیب، ان کے والد، یونس، ابن شہاب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھا کریں تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔

۱۸۶۹۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا إبراهيم بن نافع عن الحسن بن مسلم عن صفية بنت شيبة أن عائشة رضي الله عنها كانت تقول لما نزلت هذه الآية وليضربن بخمرهن على جيوبهن أخذن أزرهن فشققنها من قبل الحواشي فاختمرن بها۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں (آیت ۳۱) تو اس وقت کی مسلمان عورتوں نے اپنے تہمد ایک جانب سے پھاڑ کر اس حاشیے کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

اَلْفُرْقَانُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَنْثُورًا مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيلًا طُلُوعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُورًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالْإِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تُمْلَى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ۔

سورۃ الفرقان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ هَبَاءً مَنْثُورًا جو گرد و غبار ہوا کے ساتھ اڑا کرتا ہے۔ مَدَّ الظِّلَّ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ سَاكِنًا ہمیشہ۔ عَلَيْهِ دَلِيلًا سورج کا طلوع ہونا۔ خِلْفَةً جو کام رات کو رہ جائے اور دن میں کیا جائے اور دن میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا جو اللہ کی اطاعت اور ایسے کاموں میں مشغول رہیں کہ اپنے پیاروں کو ان میں دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے ثُبُورًا خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ السَّعِيرُ مذکر ہے اور تَسَعُّرٌ سے مشتق ہے۔ اضطرام آگ کا خوب بھڑکنا۔ تُمْلَى عَلَيْهِ ان پر پڑھا جاتا ہے یہ أَمْلَيْتُ یا أَمْلَلْتُ سے ہے۔ الرَّسُّ کان، اس کی جمع رِسَاسٌ ہے۔ مَا يَعْبَأُ کوئی پرواہ نہ کرنا۔ چنانچہ کہتے ہیں مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ غَرَامًا ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَتَوْا سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ عَاتِيَةٌ حد سے گزرنا جیسے نہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

بَابُ ۷۸۲ قَوْلِهِ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ کی تفسیر

وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ان کے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ (آیت ۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! کیا کافر کو قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا: جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلا سکے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا.

بَابُ ۷۸۴ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوبَةَ.

١٨٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ.

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَقَالَ هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ.

١٨٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

کی قسم! کیوں نہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ کی تفسیر

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا، یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا (آیت ۶۸)۔"

قاسم بن ابی بزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر (تابعی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی: وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور اس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۃ النساء کے اندر موجود ہے۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: قتل مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف ہے اس بارے میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اسی سلسلے کی یہ آخری آیت ہے اور اسے منسوخ کرنے

فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ۔

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب ۷۹۸ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا۔

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزَى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا۔

باب ۷۹۹ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فجزاؤہ جہنم ... کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) توبہ قبول نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ: ۔ لا یدعون مع اللّٰہ الٰہا اٰخر ..... کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو۔

یضاعف لہ العذاب یوم القیٰمۃ ویخلد فیہ مہانا کی تفسیر

سعید بن جبیر نے ابن ابزیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے" ارشاد ربانی "اس جان کو جس کی حرمت اللہ نے رکھی ناحق قتل نہیں کرتے" (آیت ۶۸) اور الا من تاب تک پڑھ کر ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا، جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ نے کہا کہ ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے، جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا، مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰)۔

الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا کی تفسیر

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، پہلے "جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے" کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری "کہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے" (آیت ۶۸) یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

بَابٌ قَوْلِهِ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا هَلَكَةً

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا۔

فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (یعنی ہلاکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) معجزۂ شق القمر (۳) رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ جو قریش پر شدید قحط مسلط کیا گیا۔ (۵) بربادی (جو کفار قریش کی غزوۂ بدر میں ہوئی) میں اسی کا ذکر ہے۔

الشُّعَرَاءُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُونَ تَبْنُونَ هَضِيمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ مُسَحَّرِينَ الْمَسْحُورِينَ لَيْكَةَ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُونٍ مَعْلُومٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ كَأَنَّكُمْ الرِّيعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيَعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِينَ مَرِحِينَ فَارِهِينَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةَ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ۔

سورۃ الشعراء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تَعْبَثُونَ تم بناتے ہو۔ هَضِيمٌ جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مُسَحَّرِينَ جن پر جادو کر دیا گیا ہو۔ لَيْكَة اور الْأَيْكَة دونوں أَيْكَة کی جمع ہیں بمعنی جنگل۔ يَوْمِ الظُّلَّةِ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُونٍ معلوم۔ كَالطَّوْدِ پہاڑ کی طرح۔ الشِّرْذِمَةُ چھوٹی جماعت۔ فِي السَّاجِدِينَ نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ رِيعٌ اور أَرْيَاعٌ ہم معنی ہیں۔ مَصَانِعَ ہر ایک عمارت۔ یہ مَصْنَعَةٌ کی جمع ہے۔ فَرِهِينَ اتراتے ہوئے۔ یہ فَارِهِينَ کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فَارِهِينَ ماہرین کو کہتے ہیں۔ تَعْثَوْا سخت فساد۔ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا۔ الْجِبِلَّةَ پیدائش۔ جُبِلَ پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جُبُلًا اور جِبِلًا تینوں ہم معنی ہیں یعنی پیدائش۔

بَابٌ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

۱۸۷۸- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ الْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ :

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللّٰهُ إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔

باب ۴۲ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۔

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے، الْغَبَرَةُ اور الْقَتَرَةُ دونوں ہم معنی ہیں (بعض کے نزدیک یہاں ان کے چچا آزر مراد ہیں) ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد یا چچا آزر کو دیکھ کر عرض کریں گے ، اے رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے ۔

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ کی تفسیر

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کا مطلب ہے کہ اپنے بازو نرم کر دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت :۔ اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر! اے بنی عدی! قریش کی شاخو! یہاں تک کہ تمام لوگ جمع ہو گئے اور جو نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ آ کر بتائے کہ بات کیا ہے۔ ابو لہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا یہ تو بتایئے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکر جرار ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ فرمایا تو میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابو لہب نے کہا، ہلاک ہو گئے، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی:۔ تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ وہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ...... (سورۃ لہب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت :۔ اے محبوب! اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

فرمایا، اے گروہ قریش یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔ تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ اگر ایمان نہ لائے تو اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! اگر تم ایمان نہ لائے تو میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ، رسولِ خدا کی پھوپھی! (اگر تم ایمان نہ لائیں تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن (اگر تم ایمان نہ لائیں تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہیں آؤں گا۔ اصبغ، ابن وہب، یونس نے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

النمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزِعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوا غَيِّرُوا وَأُوتِينَا الْعِلْمَ يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ.

سورۃ النمل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلْخَبْءُ چھپی ہوئی چیز۔ لَا قِبَلَ طاقت نہیں۔ اَلصَّرْحُ محل۔ شیشہ ملایا ہوا گارا یا مسالہ اور اس کی جمع صُرُوْحٌ ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَهَا عَرْشٌ بادشاہی تخت۔ کَرِیْمٌ کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت۔ مُسْلِمِیْنَ اطاعت گزار ہو کر۔ رَدِفَ قریب آیا۔ جَامِدَةً قائم۔ اَوْزِعْنِیْ مجھے مقرر کر دے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نَکِّرُوْا اسے مراد ہے شکل بدل دو۔ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ اَلصَّرْحُ پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں سے چھپایا ہوا تھا۔

القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكَهُ

سورۃ القصص

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

[illegible] سوائے اس کی بادشاہی

يُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ.

بَابُ ٤١٣ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ:

١٨٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ آنَسَ أَبْصَرَ جِذْوَةٌ قِطْعَةٌ

کے بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الانباء سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ کی تفسیر

سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا چچا جان! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے متعلق کچھ عرض کر سکوں۔ پس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان پر یہی چیز پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخری کلام یہی کیا کہ عبدالمطلب کی ملت پر اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں برابر آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ اور ابوطالب کے بارے میں حکم نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (آیت ۵۶)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُولِی الْقُوَّۃِ مراد یہ ہے کہ اس کی کنجیاں کتنے ہی طاقتور آدمیوں سے نہیں اٹھائی جاتی تھیں۔ لَتَنُوْءُ بھاری ہوتی تھیں۔ فَارِغًا صرف حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ اَلْفَرِحِیْنَ خوشی سے اترانے والے۔ قُصِّیْہِ اس کے پیچھے جا، یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَقُصُّ عَلَیْکَ ہم بیان کرتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ دور سے اور عَنِ اجْتِنَابٍ کا معنی بھی یہی ہے۔ یَبْطِشُ کو یَبْطُشُ بھی پڑھتے ہیں۔ یَأْتَمِرُوْنَ مشورہ کرتے ہیں۔ اَلْعُدْوَانُ، اَلْعَدَاءُ اور التَّعَدِّیْ ہم معنی ہیں۔ آنَسَ دیکھا۔ جِذْوَۃٌ لکڑی کا وہ موٹا سرا جس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الشہاب لپٹ والی

غَلِيظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ وَالشِّهَابُ فِيهِ لَهَبٌ وَالْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ رِدْءًا مُعِينًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَدِّقُنِي وَقَالَ غَيْرُهُ سَنَشُدُّ سَنُعِينُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا مَقْبُوحِينَ.

مُهْلَكِينَ وَصَّلْنَا بَيَّنَّاهُ وَأَتْمَمْنَاهُ يُجْبَى يُجْلَبُ بَطِرَتْ أَشِرَتْ فِي أُمِّهَا رَسُولًا أُمُّ الْقُرَى مَكَّةُ وَمَا حَوْلَهَا تُكِنُّ تُخْفِي أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ أَخْفَيْتُهُ وَكَنَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ وَأَظْهَرْتُهُ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ.

بَابٌ ۴۱۲ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ.

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قَالَ إِلَى مَكَّةَ.

الْعَنْكَبُوتُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ عَلِمَ اللَّهُ ذَلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلْيَمِيزَ اللَّهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ۔

الم غُلِبَتِ الرُّومُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

فَلَا يَرْبُوا مَنْ أَعْطَى يَبْتَغِي أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُونَ يُنَعَّمُونَ يَمْهَدُونَ يُسَوُّونَ الْمَضَاجِعَ

لگ۔ الْحَيَّاتُ سانپ ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جیسے الْجَانُّ پتلا سانپ، الْأَفَاعِي کالا اور زہریلا سانپ، الْأَسَاوِدُ کالا اور بڑا سانپ، رِدْءًا مددگار سانپ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ لفظ يُصَدِّقُنِي ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے سَنَشُدُّ عنقریب ہم تیری مدد کریں گے، اہل عرب جب کسی کی مدد کرتے تو کہتے فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا یعنی تو نے اس کی مدد کی۔ مَقْبُوحِينَ ہلاک کیے گئے۔ وَصَّلْنَا ہم نے اسے بیان کیا اور پورا کیا۔ يُجْبَى کھنچے چلے آتے ہیں۔ بَطِرَتْ سرکشی کی۔ أُمُّ الْقُرَى مکہ مکرمہ اور اس کے مضافات۔ تُكِنُّ چھپاتی ہے جیسے کہتے ہیں أَكْنَنْتُ الشَّيْءَ چیز میں نے چھپائی اور كَنَنْتُهُ میں نے اسے چھپا لیا۔ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ کا وہی معنی ہے جو أَلَمْ تَرَ کا ہے۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ یعنی جس پر چاہے رزق کی وسعت کر دے اور جس پر چاہے تنگی کرے۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ: ۔ وہ تمہیں لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو (آیت ۸۵) میں یہ اشارہ مکہ مکرمہ کی جانب ہے۔

سورۃ العنکبوت

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مجاہد کا قول ہے کہ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ یعنی گمراہی کو۔ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ پس اللہ تعالیٰ ضرور بتا دیگا، یہاں یہ تمیز کروانے کی جگہ ہے جیسے فرمایا ہے لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ اللہ ناپاک کی تمیز کروا دے گا۔ أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ یعنی اپنے بوجھ کے ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی۔

سورۃ الروم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فَلَا يَرْبُوا جو نفع کمانے کے لیے رقم دے اس کے لیے اجر نہیں ہے۔ مجاہد کا قول ہے يُحْبَرُونَ نعمتیں دیئے جائیں گے۔ يَمْهَدُونَ اپنے لیے بستر بچھاتے ہیں۔ الْمَضَاجِعُ بارش۔ ابن عباس کا قول ہے

اَلْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فِي الْاٰلِهَةِ وَفِيهِ تَخَافُونَهُمْ اَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصَّدَّعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضَعْفٌ وَضُعْفٌ لُغَتَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوْاٰى الْاِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ

هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اپنے فرضی خداؤں سے تَخَافُونَهُمْ کہ تمہارے وارث ہو جائیں گے جیسے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے۔ يَصَّدَّعُونَ الگ الگ ہو جائیں گے۔ فَاصْدَعْ کھول کر بیان کر دو۔ دوسرے کا قول کہ ضَعْفٌ اور ضُعْفٌ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ السُّوْاٰى اور الْاِسَاءَةُ برائی کرنے والوں کا بدلہ۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَاَبْصَارِهِمْ يَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَاَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَاِنَّ قُرَيْشًا اَبْطَؤُوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَاَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَاْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ اِلَى قَوْلِهِ عَائِدُونَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا اِلَى كُفْرِهِمْ

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے روز ایک ایسا دھواں آئے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائے گا اور اہل ایمان کو اس سے صرف اتنی تکلیف پہنچے گی جیسے زکام ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ (جب میں نے واقعہ بیان کیا) تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: جو کسی بات کو جانتا ہو تو کہے اور جو نہ جانے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانے تو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: "تم فرما دو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں" چنانچہ جب قریش اسلام نہ لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے گئے تھے۔ پس انہیں قحط نے گھیر لیا یہاں تک کہ کتنے ہی اس میں ہلاک ہو گئے اور وہ لوگ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پس ابو سفیان آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد! آپ تو ہمیں صلہ رحمی کا حکم دینے آئے تھے دیکھیے تو سہی آپ کی قوم ہلاک ہو گئی ہے پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ پھر یہ آیت پڑھی: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (سورۃ الدخان، آیت ۱۰) تو کیا ان سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق

يَوْمَ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ إِلَى سَيَغْلِبُوْنَ وَالرُّوْمُ قَدْ مَضَى۔

الدخان (آیت ۱۶)، یوم بدر کا واقعہ ہے اور لزاماً سے بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

بَابُ ۷۹۵ قَوْلِهٖ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ لِدِيْنِ اللّٰهِ خُلُقُ الْأَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ۔

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ کی تفسیر

خَلْقِ اللّٰهِ یعنی اللہ کا دین۔ خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ پہلوں کے دین۔ اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہوتے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں: اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (آیت ۳۰)۔

لُقْمَانُ

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ ۷۹۶ قَوْلِهٖ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ کی تفسیر

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت وہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملاتے نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بڑی سخت گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا: بے شک شرک بڑا ظلم ہے (آیت ۱۳ پس سابقہ آیت میں بھی ظلم سے شرک مراد ہے)

بَابُ ۷۹۷ قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

السَّاعَةِ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَائِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ شَيْئًا وَّتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَأَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ۔

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص چلتا ہوا حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ ذہن نشین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے اسکے متعلق زیادہ نہیں جانتا، ہاں میں تمہیں اس کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں، جب لونڈی اپنے آقا کو جننے لگے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، ان پانچ چیزوں میں جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جن کا ذکر اس آیت میں ہے: "بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے"...... (آیت ۳۴) پھر وہ آدمی چلا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس آدمی کو میرے پاس بلا کر لاؤ، لوگ اسے بلانے کے لئے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ حضرت جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔

ف: حضرت جبرائیل علیہ السلام آدمی کی شکل و صورت کے اندر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق آپ سے سوالات کیے۔ حضرت روح الامین نوری مخلوق ہیں لیکن بشری شکل میں آئے۔ اسی طرح وہ اور کتنے ہی دیگر فرشتے مختلف مواقع پر انسانی شکل میں آتے رہے تھے۔ حضرت مریم کے پاس جب انہیں پروردگار عالم نے بھیجا تو قرآن مجید نے ان کے متعلق یوں بتایا ہے۔

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ (۱۹ : ۱۷) تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

لہٰذا قادر مطلق نے اپنے محبوب، خلاصۂ کائنات، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری بشر بنایا ہے تو اس میں استحالہ کیا ہے؟ بعض امتی کہلانے والوں کو آپ کے متعلق نور کا لفظ سننے سے معلوم نہیں تکلیف کیوں ہونے لگتی ہے؟ علاوہ بریں وہ مہربان نور اور بشر کو دو متضاد چیزیں سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ جو نور ہو وہ بشر نہیں ہو سکتا اور جو بشر ہو وہ نور نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت ان لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نہ صرف نوری بشر ہیں بلکہ آپ سراپا نور، نور علی نور، جان نور اور معدن انوار ہیں۔ جو رحمت دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے زاویے سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ اُن کے بارے میں سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٠٣٤ھ/١٦٢٤ء) نے فرمایا ہے۔

مجوباں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را بشر گفتند و در رنگِ سائر بشر تصور نمودند ناچار منکر آمدند و صاحبِ دولتاں کہ اُورا علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ عنوانِ رسالت و رحمتِ عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولتِ ایمان مشرف گشتند و از اہلِ نجات آمدند۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ٤٤)

بے خبر لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ منکر ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے انہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور رحمتِ دو عالم ہونے کے عنوان سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز دیکھا تو ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے۔ اور نجات پانے والوں میں اُن کا شمار ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نوری بشر ہونے کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے بلکہ حدیثِ نور کی تصدیق کرتے ہوئے آپ یوں رقمطراز ہیں۔

باید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگِ خلقِ سائر افرادِ انسانی نیست بلکہ بخلقِ ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ اُو صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باوجود نشأۃِ عنصری از نورِ حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ و دیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ١٠٠)

جاننا چاہیے کہ خلقِ محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔ دوسرے حضرات کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

اُمتِ محمدیہ کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوری بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی تھی۔ کس طرح ہوئی؟ یہ پروردگارِ عالم ہی جانتا ہے۔ ہم تو آپ کے ارشادِ گرامی خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت و حقیقت کو اللہ جل مجدہ کے سپرد کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا اختر الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ١٤٠٠ھ/١٩٨١ء) بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سراپا تو بشر ہے بشر سے سوا بھی ہے
یعنی تمام مظہرِ نورِ خدا بھی ہے:

سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے نور ہیں کہ جس کو چاہتے اُسے بھی نوری بنا دیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث مدینہ طیبہ کو مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نور ہونا تو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تر ہے اہلِ حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی نور ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی [illegible] ذوالنورین کہا [illegible]

ذی النورین کا لقب ملا۔ اگر آپ کی اولاد میں نور نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی النورین کا لقب کس وجہ سے عطا ہوا۔ اس حقیقت کو چودھویں صدی کے عدیم المثال دانائے راز نے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

١٨٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (کلیدی امور) پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے"۔۔۔۔ (آیت آخر)

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

سورۂ الٓمٓ سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُزُ الَّتِيْ لَا تُمْطَرُ اِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِيْ عَنْهَا شَيْئًا يَهْدِ يُبَيِّنْ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مہین کمزور یعنی مرد کا نطفہ۔ ضللنا ہم تباہ ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الجرز سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ نھد ہم نے ظاہر کیا۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ

فلا تعلم نفس ما اخفی لھم کی تفسیر

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خطرہ (خیال یا تصور) گزرا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے"۔ (آیت ۱۷)۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَاَيُّ شَيْءٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ آگے گذشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے حضور سے روایت

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتِ۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

کر لیے ہیں بجواب دیا اور کس سے۔ ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرات پڑھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزرا۔ بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے بدلہ ہے ان کی کمائی کا (آیت ۱۷)۔

الْأَحْزَابُ

سورۃ الاحزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيهِمْ قُصُورِهِمْ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مجاہد کا قول ہے کہ صیاصیہم سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

بَابُ ۹۹۸ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کی تفسیر

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (آیت ۶)۔ پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار ہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

بَابُ ۹۹۹ قَوْلِهِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ کی تفسیر

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم

بن حارثة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنا ندعوه الا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله۔

باب ۸۰۱ قوله فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا نحبه

عهده اقطارها جوانبها الفتنة لآتوها لأعطوها۔

۱۸۹۳۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال حدثني ابي عن ثمامة عن انس بن مالك قال نرى هذه الآية نزلت في انس بن النضر من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔

۱۸۹۴۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني خارجة بن زيد بن ثابت ان زيد بن ثابت قال لما نسخنا الصحف في المصاحف فقدت آية من سورة الاحزاب كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها لم اجدها مع احد الا مع خزيمة الانصاري الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته شهادة رجلين من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه۔

باب ۸۰۲ قوله قل لازواجك ان كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن واسرحكن سراحا جميلا التبرج ان تخرج محاسنها سنة الله استنها جعلها۔

۱۸۹۵۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته

زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہو گیا، انہیں اُن کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (آیت ۵)۔

مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کی تفسیر

تو اُن میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳)۔ نَحْبَهٗ اپنا وعدہ۔ اَقْطَارِهَا فتنہ کے کناروں سے لَآتَوْهَا اسے قبول کر لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت وہ جنہوں نے سچا کر دیا جو اللہ سے عہد کیا تھا (آیت ۲۳)۔ حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

خارجہ بن زید نے اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت ہمیں حضرت خزیمہ انصاری کے سوا اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت (گواہی) کے برابر قرار دیا تھا۔ یعنی یہ کچھ مرد ہیں جنہوں نے اپنا عہد سچا کر دیا جو اللہ سے کیا تھا (آیت ۲۳)۔

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ کی تفسیر

اپنی بیویوں سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (آیت ۲۸)۔ التَّبَرُّجُ بناؤ سنگار دکھانا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ اِسْتَنَّهَا سے مشتق ہے یعنی اپنا طریقہ ٹھہرایا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی ازواج مطہرات کو پاس رہنے نہ رہنے کا

أمر الله أن يخير أزواجه فبدأ بي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني ذاكر أمرا فلا عليك أن تستعجلي حتى تستأمري أبويك وقد علم أن أبوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت ثم قال إن الله قال يا أيها النبي قل لأزواجك إلى تمام الآيتين فقلت له ففي أي هذا أستأمر أبوي فإني أريد الله ورسوله والدار الآخرة۔

باب ۸۰۲ قوله وإن كنتن تردن الله ورسوله والدار الآخرة فإن الله أعد للمحسنات منكن أجرا عظيما وقال قتادة واذكرن ما يتلى في بيوتكن من آيات الله والحكمة القرآن والسنة۔

۱۸۹۶- وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتخيير أزواجه بدأ بي فقال إني ذاكر لك أمرا فلا عليك أن لا تعجلي حتى تستأمري أبويك قالت قد علم أن أبوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت ثم قال إن الله جل ثناؤه قال يا أيها النبي قل لأزواجك إن كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها إلى أجرا عظيما قالت فقلت ففي أي هذا أستأمر أبوي فإني أريد الله ورسوله والدار الآخرة قالت ثم فعل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم مثل ما فعلت تابعه موسى بن أعين عن معمر عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة وقال عبد الرزاق وأبو سفيان المعمري عن معمر

میں تم سے ایک بات کا ذکر کرنے لگا ہوں کہ اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو اور آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے والدین ہرگز آپ کے ساتھ میری جدائی پسند نہیں کریں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، "اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دو" (آیت ۲۸، ۲۹)۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اس بارے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جبکہ میں بذات خود صرف اللہ کی رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری ہی چاہتی ہوں (اور ان کے مقابلے میں مجھے کوئی چیز پسند نہیں)۔

وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ کی تفسیر

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے (آیت ۲۹)۔ قتادہ کا قول ہے کہ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ سے قرآن و سنت مراد ہیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ازواج مطہرات کو پاس رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دے دیجئے تو آپ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں لیکن اس کا جواب دینے میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ یہ بات بخوبی جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدا ہونے کا ہرگز حکم نہیں دیں گے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "ایک غیب بتانے والے (نبی)! اپنی بیویوں سے فرما دو، اگر تم دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں" (آیت ۲۸، ۲۹)۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، اس بارے میں اپنے والدین سے میں کیا مشورہ کروں جبکہ میں خود اللہ کی رضا، اس کے رسول کی رضا اور آخرت کی بہتری چاہتی ہوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے بھی اسی طرح کیا جس طرح مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ اسی طرح موسیٰ بن اعین، معمر، زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی۔ نیز عبدالرزاق، ابوسفیان معمری، معمر، زہری، عروہ بن زبیر

عن الزهري عن عروة عن عائشة۔

باب ۸۰۴ قوله وتخفي في نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله أحق أن تخشاه۔

۱۸۹۷۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم حدثنا معلى بن منصور عن حماد بن زيد حدثنا ثابت عن أنس بن مالك أن هذه الآية وتخفي في نفسك ما الله مبديه نزلت في شأن زينب ابنة جحش وزيد بن حارثة۔

باب ۸۰۵ قوله ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت فلا جناح عليك قال ابن عباس ترجي تؤخر أرجئه أخره۔

۱۸۹۸۔ حدثنا زكريا بن يحيى حدثنا أبو أسامة قال هشام حدثنا عن أبيه عن عائشة قالت كنت أغار على اللاتي وهبن أنفسهن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وأقول أتهب المرأة نفسها فلما أنزل الله تعالى ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت فلا جناح عليك قلت ما أرى ربك إلا يسارع في هواك۔

۱۸۹۹۔ حدثنا حبان بن موسى أخبرنا عبد الله أخبرنا عاصم الأحول عن معاذة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يستأذن في يوم المرأة منا بعد أن أنزلت هذه الآية ترجي من تشاء منهن وتؤوي إليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت فلا جناح عليك فقلت لها ما كنت تقولين قالت

نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ کی تفسیر

اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بات جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: "اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپاتے تھے جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا" (آیت ۳۷) یہ حضرت زینب بنت جحش اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس کا بھی تم پر کوئی گناہ نہیں (آیت ۵۱)

ابن عباس کا قول ہے کہ ترجی تم پیچھے ہٹاؤ۔ اسی سے اُرْجِئُہُ ہے میں پیچھے ہٹاتا ہوں۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جن عورتوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا مجھے ان پر رشک آتا تھا چنانچہ میں نے کہا کہ عورت کس طرح اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا "پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا، اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱)۔" اس پر میں عرض گزار ہوئی "میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔"

معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے باری والی اپنی بیوی سے اجازت لے کر دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ یہ آیت نازل ہو گئی "پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس کو بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵۱)" میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوئی تھی: "اگر آپ مجھ سے دریافت فرما

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اُوْثِرَ عَلَيْكَ اَحَدًا تَابَعَهٗ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا۔

بَابُ قَوْلِهٖ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا يُقَالُ اِنَاهُ اِدْرَاكُهٗ اَنٰى يَاْنِيْ اَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا اِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيْبَةً وَاِذَا جَعَلْتَهٗ ظَرْفًا وَّبَدَلًا وَّلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَآءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لِلذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَاِذَا هُوَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا

ترجیح دوں؟" اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عاصم سے سنا ہے۔

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ کی تفسیر

نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو، ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جایا کرو اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں سے دل بہلاؤ، بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں یہ حق نہیں کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے (آیت ۵۳)۔ کہا گیا ہے کہ اِنَاہُ پکنے کا انتظار مراد ہے جیسے اَنٰى یَاْنِیْ اَنَاۃً میں نے خوب پکا لیا۔ لَعَلَّ السَّاعَۃَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا اگر قریبًا کو الساعۃ کی صفت قرار دیں تو مؤنث کے باعث قریبۃ پڑھنا ہوگا اور اسے ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں بدلے گی بلکہ مؤنث کی ھاء ہٹا دی جائے گی اور یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف مذکر ہو یا مؤنث۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں بھلے برے ہر قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں لہٰذا آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرما دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو دعوت کے لیے لوگوں کو بلایا، چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہیں رہنے کا ارادہ کر کے آئے ہیں اور کوئی بھی کھڑے ہونے کا نام نہیں لیتا تھا۔ جب حضور نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے تو آپ کے ساتھ دوسرے حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین افراد

فلما رأى ذلك قام فلما قام قام من قام وقعد ثلاثة نفر فجاء النبي صلى الله عليه وسلم ليدخل فإذا القوم جلوس ثم إنهم قاموا فانطلقت فجئت فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم أنهم قد انطلقوا فجاء حتى دخل فذهبت أدخل فألقى الحجاب بيني وبينه فأنزل الله يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي الآية۔

پھر بھی بیٹھے رہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس آپ گھر میں اندر تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو جب تک اجازت نہ مل جائے۔ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ اُس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو" (آیت ۵۳)۔

۱۹۰۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة قال أنس بن مالك أنا أعلم الناس بهذه الآية آية الحجاب لما أهديت زينب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت معه في البيت صنع طعاما ودعا القوم فقعدوا يتحدثون فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يخرج ثم يرجع وهم قعود يتحدثون فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه إلى قوله من وراء حجاب فضرب الحجاب وقام القوم

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شانِ نزول کا مجھے زیادہ پتہ ہے جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوت دی اور لوگوں کو بلایا گیا تو لوگ آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ، نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو" ..... (آیت ۵۳)۔ پس پردہ لٹکا دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

۱۹۰۳۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال بني على النبي صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش بخبز ولحم فأرسلت على الطعام داعيا فيجيء قوم فيأكلون ويخرجون ثم يجيء قوم فيأكلون ويخرجون فدعوت حتى ما أجد أحدا أدعو فقلت يا نبي الله ما أجد أحدا أدعوه قال ارفعوا طعامكم وبقي ثلاثة رهط يتحدثون في البيت فخرج

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کا ولیمہ گوشت اور روٹی سے کیا۔ پس آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات آتے اور وہ کھا کر چلے گئے۔ پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلاتا وہ حضرات آتے اور کھا کر چلے جاتے۔ یہاں تک کہ اب مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن تین آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے میں تشریف لے گئے آپ نے ان سے فرمایا۔ اے اہلِ بیت!

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فَتَقَرّٰى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُوْلُ لَهُنَّ كَمَا يَقُوْلُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ثَلٰثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُوْنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا اَدْرِيْ اَخْبَرْتُهُ اَوْ اُخْبِرَ اَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوْا فَرَجَعَ حَتّٰى اِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي اُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَاُخْرٰى خَارِجَةً اَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى حُجَرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيْحَةَ بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُوْ لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُوْنَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ رَاٰى رَجُلَيْنِ جَرٰى بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاٰهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهُ بِخُرُوْجِهِمَا اَمْ اُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ وَاَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ وَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔ انھوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ کو کیسا پایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو ان میں برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے یہی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ تینوں ابھی گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی شرمیلے تھے لہذا آپ باہر آئے اور اگر حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس پہنچنے لگے مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی دوسرے شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اسی وقت پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا چنانچہ لوگ روٹی گوشت سے شکم سیر ہو گئے پھر آپ امہات المومنین کے حجروں کی طرف نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا پس آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعائیں دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ اپنے کاشانے کی جانب واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو وہاں باتیں کرتے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے۔ جب ان دونوں آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کاشانۂ اقدس سے واپس لوٹتے دیکھا تو وہ جلدی سے کھسک گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں کے چلے جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر لوٹے یہاں تک کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ۔

ہونے کے بعد حضرت سودہ کسی ضرورت سے باہر نکلیں اور وہ بھاری جسم والی عورت تھیں جو انہیں جانتا تھا اس کا انہیں پہچان لینا مشکل نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب نے انہیں دیکھ کر کہا اے حضرت سودہ! خدا کی قسم! ہم آپ کو پہچان لیتے ہیں حالانکہ آپ پردہ کرکے نکلتی ہیں۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پس وہ بارگاہِ رسالت کی طرف لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے پاس جلوہ گر ہو کر کھانا تناول فرما رہے تھے اور دستِ مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میں کسی ضرورت سے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر نے مجھ سے یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمانی شروع کر دی۔ جب وحی کا نزول ہو چکا تو ہڈی کا گوشت ابھی آپ کے دستِ مبارک میں تھی اور آپ نے رکھی نہ تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ بیشک تمہیں اجازت مل گئی ہے لہٰذا اپنی حاجت کے تحت باہر جا سکتی ہو۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا۔

لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ کی تفسیر

اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کو جانتا ہے۔ ان (ازواجِ مطہرات) پر مضائقہ نہیں ان کے باپ اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں میں اور اللہ سے ڈرتی رہو بیشک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے (آیت ۵۵)۔

۱۹۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی جبکہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ میں نے کہا کہ اس وقت تک میں اجازت نہیں دے سکتی جب تک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! بیشک ابوالقعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا جب تک حضور اجازت مرحمت نہ فرمائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے چچا کو اجازت دینے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آدمی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دیا کرو تمہارا

الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ۔

بَابٌ ۸۰۶ قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰئِكَةِ وَصَلٰوةُ الْمَلٰئِكَةِ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ يُبَرِّكُونَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ۔

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَقَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى [illegible]

بچا ہیں مٹی بھرے ہاتھ والی۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعات کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی تفسیر

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (آیت ۵۶)۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا کرنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُصَلُّوْنَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْرِیَنَّکَ ہم ضرور تمہیں غالب کر دیں گے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے، لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو۔ اے اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر محمد کی آل کے جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سلام کرنا تو یہ ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجی اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر۔ ابو صالح نے لیث سے یوں روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔

ابن ابو حازم اور دراوردی نے یزید بن حماد سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جیسے درود بھیجی تو نے [illegible] بھی

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ ـ

تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر۔

بَاب ٨٠٩ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى ـ

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ کی تفسیر

١٩١٠ـ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے آدمی تھے اسی لیے اللہ تعالےٰ نے اُن کے بارے میں فرمایا ہے:۔ اے ایمان والو! اُن جیسے نہ ہوجانا جنھوں نے موسےٰ کو ستایا تو اللہ تعالےٰ نے اُسے بری فرما دیا۔ اُس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو والے ہے (آیت ٦٩)۔

سَبَا

سورۃ السبا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يُقَالُ مُعَاجِزِينَ مُسَابِقِينَ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ سَبَقُوا فَاتُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَفُوتُونَ يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ مِعْشَارٌ عُشْرٌ الْأُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمِ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلَكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ

کہا گیا ہے کہ مُعَاجِزِيْنَ سے مراد آگے نکل جانے والے ہیں۔ بِمُعْجِزِيْنَ ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں لَا يُعْجِزُوْنَ وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ مُعْجِزِيْنَ دوسری قرأت میں بِمُعَاجِزِيْنَ ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ مِعْشَار دسواں حصہ۔ الْأُكُل پھل۔ بَاعِد اور بَعِّد دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَا يَعْزُبُ غائب نہیں ہوتے۔ الْعَرِم رکاوٹ، یہ ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بند گر گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور باغ کی دو اطراف اونچی ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں باغ سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا اور ان کے لیے اُسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔ عمرو بن شرحبیل کا قول ہے کہ الْعَرِم یمن والوں کی زبان میں بند کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ الْعَرِم سے میدان مراد ہے۔ السَّابِغَات زرہیں۔ مجاہد کا قول ہے۔ يُجَازَىٰ عذاب دیئے جاتے ہیں۔ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اللہ کی اطاعت

بطاعة الله مثنى وفرادى واحدا واثنين التناوش الرد من الآخرة الى الدنيا وبين ما يشتهون من مال او ولد او زهرة باشياعهم بامثالهم وقال ابن عباس كالجواب كالجوبة من الارض الخمط الاراك والاثل الطرفاء العرم الشديد.

باب ۸۱۰ قوله حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلي الكبير

۱۹۱۱ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو قال سمعت عكرمة يقول سمعت ابا هريرة يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملائكة باجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا للذي قال الحق وهو العلي الكبير فيسمعها مسترق السمع ومسترق السمع هكذا بعضه فوق بعض ووصف سفيان بكفه فحرفها وبدد بين اصابعه فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته حتى يلقيها على لسان الساحر او الكاهن فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها وربما القاها قبل ان يدركه فيكذب معها مائة كذبة فيقال اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا كذا وكذا فيصدق بتلك الكلمة التي سمع من السماء.

باب ۸۱۱ قوله ان هو الا نذير لكم بين يدي عذاب شديد

۱۹۱۲ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا

کرنے کی۔ مثنیٰ و فرادیٰ دو دو یا ایک ایک۔ التناوش آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ ما یشتھون مال واولاد اور سامان کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کالجواب زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ الخمط پیلو کا درخت۔ الاثل جھاؤ کا درخت۔ العرم سخت چیز۔

حتی اذا فزع عن قلوبھم کی تفسیر

یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو عاجزی سے فرشتے یوں پروں کو پھڑپھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار۔ یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (آیت ۲۳)۔ پس انکی گفتگو کو چوری کرنے والے شیاطین سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں، چنانچہ اس وقت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑا اور اپنی انگلیوں کو اوپر نیچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سن پائیں تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، یہاں تک کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آلگتی ہے اور کبھی وہ چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے۔ پھر جادوگر اور کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی اس ایک بات کے باعث اپنی تصدیق کرواتے ہیں۔

ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ.

پر چڑھے اور دستور کے مطابق آپ نے آواز دی: ہائے لوگو، فریاد کو پہنچو۔ یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا بتائیے کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ پس آپ نے فرمایا: میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب آنے سے پہلے (آیت ۴۶) اس پر ابو لہب نے کہا: ہلاک ہو تم، کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ لہب نازل فرما دی کہ تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اُسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔

بفضلہ تعالیٰ اُنیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۱۱۲ الملائکۃ

قال مجاهد: القطمير: لفافة النواة. مثقلة: مثقلة. وقال غيره: الحرور بالنهار مع الشمس. وقال ابن عباس: الحرور بالليل والسموم بالنهار. وغرابيب: أشد سواد. الغربيب: الشديد السواد.

باب ۱۱۱۳ سورة يس

وقال مجاهد: فعززنا: شددنا. يا حسرة على العباد: كان حسرة عليهم استهزاؤهم بالرسل. أن تدرك القمر: لا يستر ضوء أحدهما ضوء الآخر ولا ينبغي لهما ذلك. سابق النهار: يتطالبان حثيثين. نسلخ: نخرج أحدهما من الآخر ويجري كل واحد منهما. من مثله: من الأنعام. فكهون: معجبون. جند محضرون: عند الحساب. ويذكر عن عكرمة: المشحون: الموقر. وقال ابن عباس: طائركم: مصائبكم. ينسلون: يخرجون. مرقدنا: مخرجنا. أحصيناه: حفظناه. مكانتهم ومكانهم واحد.

باب ۱۱۱۴ والشمس تجري لمستقر ذلك تقدير العزيز العليم

۱۹۱۳ حدثنا أبو نعيم حدثنا الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر رضي الله عنه قال كنت النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد

سورۂ فاطر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ القطمیر کھجور کی گٹھلی کا چھلکا۔ مُثقَلۃ لدی ہوئی۔ دوسرے کا قول کہ الحرور دن میں سورج کی گرمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الحرور رات کی گرمی اور السموم دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غرابیب بہت ہی سیاہ۔ الغربیب سخت کالی چیز۔

سورۂ یٰس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فعززنا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی۔ یا حسرۃ علی العباد ان لوگوں پر افسوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں۔ ان تدرک القمر ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کرے گی اور نہ یہ ان کے لائق ہے۔ سابق النہار دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں۔ نسلخ ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں چلتے رہتے ہیں۔ من مثلہ چوپائے۔ فکہون خوش و خرم۔ جند محضرون حساب کے لئے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ المشحون سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طائرکم تمہاری مصیبتیں۔ ینسلون نکل آئیں گے۔ مرقدنا اپنے نکلنے کی جگہ سے۔ احصیناہ ہم نے اسے محفوظ کر لیا ہے۔ مکانتہم اور مکانہم دونوں ہم معنی ہیں۔

والشمس تجری لمستقر لہا کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس آپ نے فرمایا

عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِيْ
أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ
فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا
تَحْتَ الْعَرْشِ۔

باب ۱۱۵ وَالصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ
مَكَانٍ بَعِيْدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
يُرْمَوْنَ۔ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُوْنَنَا عَنِ
الْيَمِيْنِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُوْلُهٗ لِلشَّيْطٰنِ غَوْلٌ
وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُوْنَ لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ قَرِيْنٌ
شَيْطَانٌ يُهْرَعُوْنَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّوْنَ
النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ
قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ
سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمَتِ
الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ۔ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ صِرَاطِ
الْجَحِيْمِ سَوَاءِ الْجَحِيْمِ وَوَسَطِ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا
يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا
بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
الْآخِرِيْنَ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُوْنَ يَسْخَرُوْنَ
بَعْلًا رَبًّا۔

باب ۱۱۶ وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ
کرتا ہے، اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ
ہے:۔ یہ حکم ہے زبردست حکم والے
کا (آیت ۳۸)۔

+ + +

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے ارشادِ باری تعالیٰ:۔ اور سورج چلتا ہے اپنے
ایک ٹھراؤ کے لئے (آیت ۳۸) کے بارے میں نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ
اس کا ٹھراؤ عرش اعظم کے نیچے ہے۔

سورۃ الصافات

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ
اس میں مکان بعید سے مراد ہے ہر جانب سے اور یقذفون
سے مراد ہے وہ پھینکے جاتے ہیں واصب ہمیشہ لازب لازم،
ضروری، تاتوننا عن الیمین یعنی کافر حق جنہیں شیاطین کہا جاتا ہے
غول پیٹ کا درد۔ لا ینزفون ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی،
قرین شیطان۔ یھرعون تیز دوڑتے ہیں یزفون تیز چلتے
ہوں گے بین الجنۃ نسبا کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی
بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ ولقد علمت الجنۃ انھم
لمحضرون یعنی عنقریب حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ ابن عباس
کا قول ہے لنحن الصافون فرشتے سواء الجحیم جہنم کے
اندر۔ لشوبا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا جائے گا۔
مدحورا نکالا ہوا۔ بیض مکنون چھپے ہوئے موتی وترکنا علیہ
فی الآخرین انہیں بعد والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔
یستسخرون ہنسی کرتے ہیں بعلا یمن والوں کی بولی میں رب
کو کہتے ہیں۔

وَإِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتَّى۔

رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں (حضور) حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ (ص)

سورۂ ص کی تفسیر

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا۔

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم بھی انکے راستے پر چلو" لہٰذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ فِي ص فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ أَوَمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُجَابٌ عَجِيبٌ الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ هُوَ هَاهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ مُعَازِّينَ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ مِلَّةُ قُرَيْشٍ الْاخْتِلَاقُ الْكَذِبُ الْأَسْبَابُ طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ الْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوعٍ قِطَّنَا عَذَابَنَا اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَحَطْنَا

مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم یہ نہیں پڑھتے "اور ان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم بھی انکے راستے پر چلو" پس حضرت داؤد علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عُجَابٌ عجیب۔ الْقِطُّ صحیفہ یہاں نیکیوں کا نامۂ اعمال یعنی کتابچہ مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فِي عِزَّةٍ سرکشی کرنے والے۔ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ قوم قریش۔ الْاخْتِلَاقُ جھوٹ۔ الْأَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے جُندٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ یعنی قریش۔ أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ پچھلے لوگ۔ فَوَاقٍ لوٹ کر آنا۔ قِطَّنَا ہمارا عذاب۔ اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ أَتْرَابٌ ان کے مانند۔ ابن عباس کا قول ہے أَيْدٍ عبادت کی طاقت

بِهِمْ أَتْرَابٌ. أَمْثَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الأَيْدُ الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ. الأَبْصَارُ: الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرِ طَفِقَ مَسْحًا يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الأَصْفَادُ: الْوَثَاقُ

بَابٌ ۸۱۸ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلاَةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

بَابٌ ۸۱۹ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لاَ يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

الأَبْصَارُ حکم الٰہی پر نظر رکھنا۔ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي میں عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے طَفِقَ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ الأَصْفَادُ. بیڑیاں۔

هَبْ لِي مُلْكًا لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ رات ایک بڑا خبیث جن آکر مجھے چھیڑنے لگا یا ایسی ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز منقطع کروا دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو مرحمت فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھتے پس مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (آیت ۳۵) روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل وخوار ہو کر لوٹ گیا۔

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا علم رکھتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اسکے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلان کرنیکا حکم فرمایا کہ۔ تم فرما دو! میں اس قرآن پر تم سے اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں (آیت ۸۶) اور عنقریب میں تمہیں دھوئیں کے بارے میں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ

تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا
عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ
إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ أَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ، إِنَّا
كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا إِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ أَفَيُكْشَفُ
الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَكُشِفَ ، ثُمَّ عَادُوْا
فِيْ كُفْرِهِمْ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۔

بَابُ ۸۲۰ الزُّمَرُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهِ يُجَرُّ
عَلٰى وَجْهِهِ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى أَفَمَنْ يُّلْقٰى
فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَّنْ يَّأْتِيْ اٰمِنًا . ذِيْ عِوَجٍ لَبْسٍ
وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ مَثَلٌ لِاٰلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْإِلٰهِ
الْحَقِّ . وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ بِالْأَوْثَانِ
خَوَّلْنَا أَعْطَيْنَا . وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ : الْقُرْاٰنُ
وَصَدَّقَ بِهِ الْمُؤْمِنُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ
هٰذَا الَّذِيْ أَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ مُتَشٰكِسُوْنَ
الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَا يَرْضٰى بِالْإِنْصَافِ . وَرَجُلًا سِلْمًا
وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا اشْمَأَزَّتْ . نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ
مِنَ الْفَوْزِ . حَآفِّيْنَ . أَطَافُوْا بِهِ مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ
بِجَوَانِبِهِ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ . وَلٰكِنْ
يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ .

بَابُ ۸۲۱ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى

أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ .

۱۹۲۰ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا
هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ
يَعْلٰى إِنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا

بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے تم اس دن
کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائیگا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک
عذاب راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے دعا کی کہ ہمارے رب! ہم پر سے عذاب کھول دے
ہم ایمان لاتے ہیں کہاں سے ہوا انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے
والا رسول تشریف لا چکا۔ پھر اس سے روگردان ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ہم
کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے (سورۃ الدخان آیت ۱۰ تا ۱۵)
کیا ان لوگوں سے قیامت کے دن عذاب ہٹایا جائیگا حالانکہ یہ عذاب ہٹایا گیا لیکن
پھر وہ اپنے کفر میں اور سخت ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے انہیں میدان بدر میں پکڑ لیا چنانچہ ہم

سورۃ الزمر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے أَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهِ . جو منہ کے بل آگ
میں گھسیٹے جائیں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: أَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ
أَمْ مَّنْ يَّأْتِيْ اٰمِنًا چنانچہ امن والا ہی بہتر ہے ذِيْ عِوَجٍ مشکوک رَجُلًا سَلَمًا
لِّرَجُلٍ یہ معبودان باطل اور خدائے برحق کی مثال ہے وَيُخَوِّفُوْنَكَ
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ بتوں سے خَوَّلْنَا ہم نے عطا کیا وَالَّذِيْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ قرآن مجید وَصَدَّقَ بِهٖ سے مراد مومن ہے جو بروز
قیامت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو کہے گا کہ تو نے
مجھے یہ عطا فرمایا اور میں نے اس کے مطابق عمل کیا مُتَشٰكِسُوْنَ یہ
الشَّكِسُ سے مشتق ہے یعنی وہ بدمزاج جو انصاف پر راضی
نہ ہو۔ رَجُلًا سَلَمًا صحیح سالم آدمی کو کہتے ہیں۔ اِشْمَأَزَّتْ .
نفرت کرنے لگتے ہیں بِمَفَازَتِهِمْ یہ الْفَوْزُ سے مشتق
ہے حَآفِّيْنَ حلقہ باندھ کر طواف کرنا۔ مُتَشَابِهًا یہ الْاِشْتِبَاهِ
سے مشتق نہیں بلکہ يُشْبِهُ سے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرے

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا کی تفسیر تم فرماؤ! اے
میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے
ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۵۳)

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے فرمایا کہ مشرکوں کے کچھ آدمیوں نے بہت قتل اور بہت ہی
زنا کئے تھے پس وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور کہنے لگے کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ باتیں تو بہت اچھی ہیں

قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْا اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

باب ۸۲۲ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ

باب ۸۲۳ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ

لیکن ہمیں یہ تو معلوم ہو جائے کہ ہمارے اتنے سارے گناہوں کا کوئی کفارہ ہو سکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:- اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے (سورۃ الفرقان، آیت ۶۸)۔ اور یہ آیت نازل فرمائی:- تم فرماؤ! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو (سورۃ الزمر، آیت ۵۳)۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! ہم (توریت میں) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اپنی انگلی میں رکھتا ہے، زمینوں کو بھی اپنی انگلی میں، درختوں کو بھی اپنی انگلی میں، پانی اور مٹی کو بھی اپنی انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنی انگلی میں لے کر فرماتا ہے کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق فرمائی تھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیے جائیں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے (آیت ۶۷)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا:- میں حقیقی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ (آج) کہاں ہیں؟

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ کی تفسیر

اور صور پھونکا جائیگا تو بیہوش ہو جائینگے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ

نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

١٩٢٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَذَلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ.

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ.

بَابُ ۸۲۳ الْمُؤْمِنُ

قَالَ مُجَاهِدٌ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ

يُذَكِّرُنِي حَامِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حَامِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ التَّفَضُّلُ. دَاخِرِينَ خَاضِعِينَ. قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ الْإِيمَانِ. لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ. يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. تَمْرَحُونَ تَبْطَرُونَ. وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائینگے (آیت ۶۸)

عامر شعبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا صور پھونکنے کے بعد میں اپنا سر سب سے پہلے اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو پکڑے ہوئے ہونگے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صور پھونکنے کے بعد ہوش میں (سب سے پہلے) آئے۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس دن کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس ماہ کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا حضور نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل جائے گا اور اسی پر اسکی دوسری پیدائش مرتب فرما دی جائے گی۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حٰم بطور مجاز (حروف مقطعات سے) ہے جیسے دیگر سورتوں کی ابتداء میں بھی لائے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابو اوفی عبسی نے کہا ہے۔

چل رہے نیزے ہیں اور حامیم کروائی ہے یاد
کاش! تو حامیم پڑھتا پیشتر پیکار سے

الطَّوْلُ احسان کرنا۔ دَاخِرِيْنَ ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ النَّجَاةُ سے مراد ایمان ہے لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتے يُسْجَرُوْنَ جہنم کا ایندھن بنیں گے تَمْرَحُوْنَ اترایا کرتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد (تابعی) لوگوں کو جہنم سے ڈرا رہے تھے ایک آدمی نے کہا کہ آپ لوگوں کو نا امید کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو نا امید اور مایوس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالٰی نے یہ فرمایا ہے اے میرے

مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُولُ وَإِنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ
النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلٰى
مَسَاوِئِ أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ
وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ
لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا
صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ
بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوَى
ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ
أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ
رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ.

بَابٌ ۸۲۵ حٰمٓ السَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا طَوْعًا
أَعْطِيَا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ أَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ
عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَجِدُ
فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَا أَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ. وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ. وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا
رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ فَقَدْ كَتَمُوا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ
وَقَالَ أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا إِلٰى قَوْلِهِ دَحَاهَا فَذَكَرَ
خَلْقَ السَّمَاءِ قَبْلَ خَلْقِ الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ أَئِنَّكُمْ

بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو" اور یہ بھی فرمایا ہے
"بیشک اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے جہنمی ہیں"۔ در حقیقت آپ حضرات یہ چاہتے
ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی بشارت پائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے مبعوث فرمایا تھا کہ اطاعت کرنے والوں کو جنت
کی بشارت دیں اور نافرمانی کرنے والوں کو جہنم سے ڈرائیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے یہ تو بتائیے کہ مشرکین نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے سخت
سلوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ایک روز صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو
عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوش مبارک سے پکڑ کر اپنا
کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پوری طاقت کے
ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابوبکر آگے
بڑھے اور اسے (عقبہ کو) کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹایا اور فرمایا: کیا
تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ
تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔

سورہ حٰمٓ السجدۃ کی تفسیر

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ائْتِيَا طَوْعًا تم
دونوں خوشی سے۔ وہ أَتَيْنَا طَائِعِينَ ہم نے خوشی سے دیا۔ منہال
کا قول ہے کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس سے
کہا کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی چیزیں پاتا ہوں جو مجھے ایک دوسری
سے مختلف نظر آتی ہیں مثلاً (۱) فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ
(۲) وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (۳) وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا
(۴) رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ۔ اس آیت میں انہوں نے
حقیقت چھپائی ہے (۵) اور فرمایا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا إِلٰى قَوْلِهِ دَحَاهَا۔
پس اس میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر فرمایا

طَائِعِينَ. فَذَكَرَ فِي هٰذِهِ خَلْقَ الْأَرْضِ قَبْلَ
السَّمَاءِ. وَقَالَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا، عَزِيزًا
حَكِيمًا سَمِيعًا بَصِيرًا فَكَأَنَّهُ كَانَ ثُمَّ مَضَى. فَقَالَ
فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ الْأُولَى ثُمَّ يُنْفَخُ
فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ. ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ أَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ. وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا كُنَّا
مُشْرِكِينَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ. فَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِأَهْلِ
الْإِخْلَاصِ ذُنُوبَهُمْ وَقَالَ الْمُشْرِكُونَ تَعَالَوْا
نَقُولُ لَمْ نَكُنْ مُشْرِكِينَ فَخُتِمَ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ
أَيْدِيهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيثًا
وَعِنْدَهُ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا الْآيَةَ. وَخَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ
فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ
وَدَحْوُهَا أَنْ أَخْرَجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعَى وَخَلَقَ
الْجِبَالَ وَالْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ
آخَرَيْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ دَحَاهَا. وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ
فِي يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فِي أَرْبَعَةِ
أَيَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوَاتُ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُورًا سَمَّى نَفْسَهُ ذٰلِكَ. وَذٰلِكَ قَوْلُهُ أَيْ
لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا
أَصَابَ بِهِ الَّذِي أَرَادَ فَلَا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ
الْقُرْآنُ فَإِنَّ كُلًّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُونٌ
مَحْسُوبٌ أَقْوَاتَهَا أَرْزَاقَهَا. فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا
مِمَّا أَمَرَ بِهِ. نَحِسَاتٍ مَشَائِيمَ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ
قُرَنَاءَ. تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ
اهْتَزَّتْ بِالنَّبَاتِ. وَرَبَتْ ارْتَفَعَتْ. وَقَالَ
غَيْرُهُ مِنْ أَكْمَامِهَا حِينَ تَطْلُعُ لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي

اس آیت میں آسمان کی پیدائش کا زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر
فرمایا ہے، اور فرمایا وکان اللہ غفورا رحیما۔ عزیزا حکیما۔ سمیعا
بصیرا۔ گویا وہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا جو گزر گئی گزری بات ہوگئی پس
انہوں نے جواب فرمایا، فلا انساب بینہم یہ پہلی دفعہ صور پھونکنے
کے وقت کی بات ہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو سب
بیہوش ہو جائیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر جس کو اللہ چاہے
ہذا فلا انساب بینہم عند ذلک و لا یتساءلون۔ (یہی وقت بات
ہے) پھر جب دوسری دفعہ صور پھونکا جائیگا اقبل بعضہم علی بعض
یتساءلون کا سماں ہوگا۔ اور یہ ان کا یہ کہنا کہ ما کنا مشرکین اور ولا
یکتمون اللہ حدیثا کا معاملہ، تو یقینا اللہ تعالے اخلاص والوں کے
گناہ بخش دے گا تو مشرکین کہیں گے کہ آؤ ہم بھی کہہ دیں کہ ہم
شرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر
مہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت
سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی پس
اس وقت یود الذین کفروا الآیۃ پھر فرمایا گیا خلق الارض
فی یومین پھر آسمان کو پیدا فرمایا، پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور
انہیں دو دوسرے روز میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پھیلایا اور اس کا
پھیلانا یہ ہے کہ پانی اور چارے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پہاڑ
ٹیلے، جانور وغیرہ پھر جو ان دونوں کے درمیان ہیں دوسرے دو روز
میں پیدا فرمائے اسی لئے فرمایا ہے دحاھا اور یہ جو فرمایا ہے
کہ زمین کو دو روز میں پیدا فرمایا، پس زمین کو اور جو کچھ اس میں
ہے انہیں چار روز میں پیدا فرمایا گیا جبکہ آسمان کو دو روز میں پیدا
فرمایا گیا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وکان اللہ غفورا
رحیما یہ اس نے اپنی تعریف فرمائی ہے یہ خدا کا ارشاد ہے اور وہ ہمیشہ
اسی طرح رہے گا اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے وہ اسی
طرح ہو جاتی ہے لہذا تمہیں قرآن مجید میں اختلاف نہیں جاننے چاہئیں کیونکہ سب
کچھ خدا کی طرف سے ہے اور مجاہد کا قول ہے کہ ممنون سے
شمار کیا ہوا مراد ہے اقواتھا اس کی روزی فی کل سماء
امرھا ہر آسمان میں اسی کا حکم کار فرما ہے نحسات منحوس

أَيْ بِعَمَلِي أَنَا مَحْقُوقٌ بِهٰذَا سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ قَدَّرَهَا سَوَاءً فَهَدَيْنَاهُمْ دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ وَكَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ وَالْهُدَى الَّذِي هُوَ الْإِرْشَادُ بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ يُوزَعُونَ يُكَفُّونَ مِنْ أَكْمَامِهَا قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ وَلِيٌّ حَمِيمٌ الْقَرِيبُ مِنْ مَحِيصٍ حَاصَ: حَادَ مِرْيَةٍ مُرْيَةٍ وَاحِدٌ أَيِ امْتِرَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ الْوَعِيدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ.

بَابُ ۸۲۴ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ.

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْآيَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتُرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا؟ قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ فَأُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْآيَةَ.

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ موت کے وقت انکے پاس فرشتے آتے ہیں اِهْتَزَّتْ سرسبز ہوئی وَرَبَتْ اونچی ہوئی۔ دوسرے کا قول ہے مِنْ أَكْمَامِهَا اپنے غلاف سے لَيَقُولَنَّ هٰذَا لِي میرے عمل سے سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ یعنی پوچھنے والوں کے لئے پورا اندازہ ہے تاکہ بھلائی برائی کو سمجھ سکیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم نے اسے دونوں گھاٹیاں بتا دیں یعنی بھلائی اور برائی کی یا فرمایا ہم نے اسے راستے کی طرف ہدایت فرمائی اور ہدایت وہی ہے جو منزل مقصود پر پہنچائے جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ میں ہے يُوزَعُونَ روکے جائیں گے أَكْمَامِهَا گابھے کے پوست کو الْكُفُرَّى کہتے ہیں وَلِيٌّ حَمِيمٌ قریبی دوست مِنْ مَحِيصٍ یہ حَاصَ سے مشتق ہے مِرْيَةٍ اور مُرْيَةٍ ہم معنی ہیں یعنی شک۔ مجاہد کا قول ہے کہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یہ وعید ہے ابن عباس کا قول ہے کہ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ سے غصے کے وقت صبر کرنا مراد ہے

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر

اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم یہ سمجھ بیٹھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت :۔ اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں۔ (آیت ۲۲) کے بارے میں فرمایا کہ قریش کے دو آدمی اور ان کی سسرال بنی ثقیف کا ایک آدمی یا بنی ثقیف کے دو آدمی اور انکی سسرال قریش کا ایک آدمی یہ تینوں بیت اللہ میں بیٹھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا :۔ کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا کہ بعض باتیں سن لیتا ہے تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ بعض باتیں سنتا ہے تو ہماری باتیں بھی سن لیتا ہوگا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی :۔ اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں۔ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں.... اور یہ تمہارا وہ گمان ہے (آیت ۲۲، ۲۳)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی یہ تینوں بیت اللہ

رضی اللہ عنہ قال اجتمع عند البیت قرشیان وثقفی او ثقفیان وقرشی کثیرۃ شحم بطونہم قلیلۃ فقہ قلوبہم فقال احدہم اترون ان اللہ یسمع ما نقول وقال الآخر یسمع ان جہرنا ولا یسمع ان اخفینا وقال الآخر ان کان یسمع اذا جہرنا فانہ یسمع اذا اخفینا فانزل اللہ عزوجل وما کنتم تستترون ان یشہد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم الآیۃ وکان سفیان یحدثنا بہذا فیقول حدثنا منصور او ابن ابی نجیح او حمید احدہم او اثنان منہم ثم ثبت علی منصور وترک ذلک مرارا غیر واحدۃ۔

باب ۸۲۷ فان یصبروا فالنار مثوی لہم الآیۃ

۱۹۲۸۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا یحیی حدثنا سفیان الثوری قال حدثنی منصور عن مجاہد عن ابی معمر عن عبد اللہ بنحوہ۔

باب ۸۲۸ حم عسق

ویذکر عن ابن عباس عقیما لا تلد روحا من امرنا القرآن وقال مجاہد یذرؤکم فیہ نسل بعد نسل لا حجۃ بیننا لا خصومۃ طرف خفی ذلیل وقال غیرہ فیظللن رواکد علی ظہرہ یتحرکن ولا یجرین فی البحر شرعوا ابتدعوا۔

باب ۸۲۹ الا المودۃ فی القربی

۱۹۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت طاوسا عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سئل عن قولہ الا المودۃ فی القربی فقال

کے پاس اکٹھے ہوئے۔ انکی توند چربی سے پھولی ہوئی تھیں لیکن دل سمجھ بوجھ سے عاری تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا جب ہم اونچی آواز سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا جب وہ ہماری اونچی آواز کو سنتا ہے تو ہلکی آواز کو بھی سن لیتا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں۔ لیکن تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا (آیت ۲۲)۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے وقت منصور یا ابن نجیح یا حمید میں سے ایک یا دو سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی دفعہ دوسروں کا ذکر نہ کیا۔

فان یصبروا فالنار مثوی لہم کی تفسیر

عمرو بن علی، یحیی، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابو معمر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔

سورۃ الشوریٰ کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے کہ عقیما وہ عورت جو بچہ نہ جنے۔ روحا من امرنا قرآن مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ یذرؤکم فیہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل لا حجۃ بیننا کوئی جھگڑا، دشمنی نہیں۔ طرف خفی نظر بچا کر۔ دوسرے کا قول ہے فیظللن رواکد علی ظہرہ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ چلنا شرعوا ابتدا کی، طرح ڈالی۔

الا المودۃ فی القربی کی تفسیر

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت الا المودۃ فی القربی ..... (آیت ۲۳) کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے (جلدی سے) کہا کہ اس سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ.

باب ۸۳۰ حٰمٓ الزُّخْرُفِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَلَى أُمَّةٍ: عَلَى إِمَامٍ. وَقِيلِهِ يَا رَبِّ تَفْسِيرُهُ. أَيَحْسِبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ سَقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرَ فِضَّةٍ. مُقْرِنِينَ: مُطِيقِينَ. آسَفُونَا: أَسْخَطُونَا. يَعْشُ: يَعْمَى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ. وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ. مُقْرِنِينَ يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ. يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ الْجَوَارِي جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ. لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ أَيِ الْأَوْثَانُ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. فِي عَقِبِهِ: وَلَدِهِ. مُقْتَرِنِينَ: يَمْشُونَ مَعًا. سَلَفًا: قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمَثَلًا: عِبْرَةً. يَصِدُّونَ: يَضِجُّونَ. مُبْرِمُونَ: مُجْمِعُونَ. أَوَّلُ الْعَابِدِينَ: أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ الْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَاحِدُ وَالِاثْنَانِ وَالْجَمِيعُ مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيهِ بَرَاءٌ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِيءٌ لَقِيلَ فِي الِاثْنَيْنِ بَرِيئَانِ وَفِي الْجَمِيعِ بَرِيئُونَ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ إِنَّنِي

نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی ہے بیشک قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت رشتہ داری نہ ہو۔ لہٰذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

سورۃ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰی اُمَّۃٍ یہاں عَلٰی اِمَامٍ کے معنی میں ہے اور قِیْلِہٖ آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں، مشورے اور گفتگو کو نہیں سنتے؟ ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً سے یہ مراد ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہو جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو کفار کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں ہم سونے کی بنا دیتے اور ان کے تاج و تخت سونے کے ہوتے۔ مُقْرِنِیْنَ زور والے۔ اٰسَفُوْنَا ہمیں غصہ دلایا۔ یَعْشُ اندھا ہو۔ مجاہد کا قول ہے اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ کہ تم قرآن مجید کو جھٹلاتے رہو اور ہم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ پہلوں کا طریقہ۔ مُقْرِنِیْنَ جانوروں پر ہم قابو پاتے۔ یُنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَۃِ یعنی تم نے انہیں خدا کی اولاد ٹھہرایا۔ یہ کیسا حکم لگاتے ہو۔ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰھُمْ یعنی بتوں کو۔ مَا لَھُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ بت کچھ نہیں جانتے۔ فِیْ عَقِبِہٖ اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِیْنَ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے اسلاف فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں مَثَلًا سامانِ عبرت۔ یَصِدُّوْنَ غل مچانے لگے مُبْرِمُوْنَ متفق ہونے والے۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ سب سے پہلا ایمان والا اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اہل عرب بَرَآءٌ کو بیزاری اور لاتعلقی کے لئے استعمال کرتے ہیں اَلْبَرَآءُ اور اَلْخَلَآءُ۔ دونوں واحد، تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں بَرَآءٌ کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مصدر ہے اگر بَرِیْءٌ کہیں تو تثنیہ کے لئے بَرِیْئَانِ اور جمع بَرِیْئُوْنَ ہوگی یہ عبداللہ بن مسعود کی قراءت میں بَرِیْءٌ ہے اَلزُّخْرُفُ سونا۔

يُرِيُّ بِالْبِنَاءِ وَالزُّخْرُفُ: الذَّهَبُ، مَلٰئِكَةً يَخْلُفُونَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

بَابُ ۸۲۱ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ

۱۹۳۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا لِلْآخِرِيْنَ: عِظَةً، وَقَالَ غَيْرُهُ: مُقْرِنِيْنَ ضَابِطِيْنَ، يُقَالُ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ ضَابِطٌ لَهُ وَالْأَكْوَابُ: الْأَبَارِيْقُ الَّتِيْ لَا خَرَاطِيْمَ لَهَا أَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ أَيْ مَا كَانَ فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِيْنَ، وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ، يُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ الْجَاحِدِيْنَ: مِنْ عَبِدَ يَعْبَدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْ أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ، أَصْلِ الْكِتَابِ أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ، مُشْرِكِيْنَ، وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوْا. فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِيْنَ، عُقُوْبَةُ الْأَوَّلِيْنَ. جُزْءًا: عِدْلًا

بَابُ ۸۲۲ الدُّخَانُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ، رَهْوًا: طَرِيْقًا يَابِسًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ عَلٰى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَاعْتِلُوْا. ادْفَعُوْا - وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ حُوْرًا عِيْنًا يَحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ تَرْجُمُوْنِ: الْقَتْلُ. وَرَهْوًا: سَاكِنًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض كَالْمُهْلِ: أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهُ تُبَّعٍ مُلُوْكُ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ - وَالظِّلُّ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ

الْمَلٰئِكَةُ يَخْلُفُوْنَ فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ کی تفسیر

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت یوں تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور قتادہ کا قول ہے کہ مَثَلًا لِلْآخِرِيْنَ میں مثل سے نصیحت مراد ہے دوسرے کا قول ہے مُقْرِنِيْنَ قابو میں لانے والے جیسے کہا جاتا ہے کہ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ یعنی فلاں فلاں پر قابو رکھتا ہے اَلْاَكْوَابُ بغیر ٹونٹی کے لوٹے اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ چونکہ خدا کی اولاد ہے نہیں لہذا سب سے پہلا انکار کرنیوالا میں ہی ہوں۔ یہ دو طرح پڑھا جاتا ہے یعنی رَجُلٌ عَابِدٌ اور عَبِدٌ اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یوں ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ يُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ اس میں الْعَابِدِيْنَ سے مراد انکار کرنیوالے ہیں اور یہ عَبِدَ يَعْبَدُ سے ہے قتادہ کا قول ہے کہ أُمُّ الْكِتَابِ سے ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ میں مُسْرِفِيْنَ سے مراد مشرکین ہیں۔ خدا کی قسم جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کا انکار کیا تھا، اگر یہ اٹھا لیا جاتا تو ہم ہلاک ہو گئے ہوتے أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِيْنَ پہلے لوگوں پر جو عذاب آئے جُزْءًا برابر کا ٹکڑا کر دیا

سورۃ الدخان کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ رَهْوًا سے خشکی کا راستہ مراد ہے عَلَى الْعَالَمِيْنَ سے پچھلے تمام لوگ مراد ہیں۔ فَاعْتِلُوْا پرے ہٹاؤ۔ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ یعنی بڑی آنکھوں والی ایسی حوروں سے ہم نے ان کا نکاح کر دیا جو آنکھوں کو خیرہ کر دیں۔ تَرْجُمُوْنِ قتل کرنا رَهْوًا رہنا سکونت اختیار کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ كَالْمُهْلِ ایسا سیاہ جو تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو۔ دوسرے کا قول ہے تُبَّعٍ یمن کے بادشاہ جن میں سے ہر ایک تُبَّعٍ کہلاتا تھا کیونکہ وہ اپنے پیشرو کے بعد [illegible]

بَابٌ ۸۳۳ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ

قَالَ قَتَادَةُ: فَارْتَقِبْ: فَانْتَظِرْ.

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَضَى خَمْسٌ. الدُّخَانُ، وَالرُّومُ وَالْقَمَرُ، وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ.

بَابٌ ۸۳۴ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ.

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقَى فَسُقُوا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

بَابٌ ۸۳۵ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے فَارْتَقِبْ انتظار کرو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) رومیوں کا مغلوب و غالب ہونا (۳) چاند کا شق ہونا (۴) قریش کی پکڑ اور (۵) ان کی ہلاکت۔

يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سالوں کی انکے لئے دعا مانگی پس ان کو قحط اور مصیبت نے ایسا ستایا کہ ہڈیاں تک کھا گئے پس ان میں سے جب کوئی آدمی آسمان کی جانب دیکھتا تو اسے بھوک کے باعث زمین و آسمان کے درمیان دھواں ہی نظر آتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ا۔ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ ہے دردناک عذاب (آیت ۱۰، ۱۱) آپ فرماتے ہیں کہ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے ا۔ یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے مضر (قریش) کے لئے بارش کی دعا کر دیں کیونکہ وہ ہلاک ہو گئے۔ آپ نے قریش سے فرمایا کہ تم تو بڑے بہادر بنتے ہو اور اب قسمت سے مقابلہ کرو، بہر حال آپ نے بارش کی دعا کی تو ان پر بارش ہوئی۔ پس یہ آیت نازل فرمائی گئی ا۔ پھر تم وہی کرو گے (آیت ۱۵) چنانچہ جب ان پر خوشحالی کا دور آگیا تو خوشحالی آتے ہی اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ا۔ جس روز ہم سب سے

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات بھی علم کا ایک حصہ ہے کہ جس بات کو تم نہ جانتے ہو تو اس کے متعلق کہہ دو کہ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ اَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتّٰى جَعَلَ اَحَدُهُمْ يَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوْعِ قَالُوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَقِيْلَ لَهُ اِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ۔

بَابُ ۸۲۶ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ الذِّكْرُ وَالذِّكْرٰى وَاحِدٌ

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوْهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ يَعْنِي كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللهِ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰى يَوْمُ بَدْرٍ۔

بَابُ ۸۲۷ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ۔

بناوٹ والوں سے ہوں"۔ بیشک قریش نے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرکشی کی اور آپکی نافرمانی کی تو آپ نے انکے حق میں دعا مانگی: "اے اللہ! انکے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئے" پس ان پر قحط سالی آگئی اور ایسی آئی کہ تنگی میں ہڈیاں اور مردار تک کھا گئے یہاں تک کہ جب ان میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو اسے بھوک کے باعث دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا اس پر وہ کہنے لگے: "اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے ہٹا، ہم ایمان لے آئیں گے"۔ چنانچہ اس بارے میں فرمایا گیا کہ اگر ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا تو وہ پھر جائیں گے۔ بہر حال آپ نے اپنے رب سے دعا کی تو ان سے عذاب ہٹ گیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ان سے بدر کے روز انتقام لیا۔ اسی کے بارے میں ہے "اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ الآیۃ" کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا" آیت ۱۳ الذکر اور الذکریٰ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پس آپ نے دعا کی: "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما"۔ چنانچہ انہیں قحط سالی نے آ دبایا یہاں تک کہ کھانے کی ہر چیز ختم ہو گئی تو وہ مردار تک کھانے لگے اور جب ان میں سے کوئی اپنے اور آسمان کے درمیان دیکھتا تو تکلیف اور بھوک کے باعث انہیں دھواں ہی نظر آتا تھا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ ہے دردناک عذاب ..... پھر تم وہی کرو گے" آیت ۱۰ تا ۱۵ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں سے قیامت کے روز عذاب ہٹایا جائے گا؟ نیز انہوں نے فرمایا کہ بڑی پکڑ سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ کی تفسیر

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هَذَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَنَكْشِفُ عَذَابَ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ.

باب ۸۲۸ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ.

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ.

باب ۸۲۹ (الْجَاثِيَةُ)

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ. نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ.

باب ۸۳۰ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةَ

۱۹۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ: "تم فرماؤ کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی بدلا نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ والوں سے ہوں۔" پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش تو برابر نافرمانی ہی کرتے جا رہے ہیں تو دعا کی: "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔" تو انہیں قحط سالی نے آ دبوچا، یہاں تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ہڈیاں اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: "یہاں تک کہ ہڈیاں اور مردار بھی کھا گئے" اور انہیں زمین سے دھواں جیسی چیز نکلتی ہوئی نظر آتی تھی۔ چنانچہ ابو سفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: "اے محمد! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس عذاب کو ہٹا لے۔" چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم دوبارہ سے پھر جاؤ گے عذاب ہٹنے کے بعد۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا... (آیت ۱۰تا۱۵) کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائے گا؟ پس دھوئیں کی یہ بات زمانۂ ماضی م

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قیامت کی) پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں: (۱) قریش کی ہلاکت (۲) رومیوں کی فتح (۳) قریش کو پکڑنا (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے۔ مجاہد کا قول ہے: نَسْتَنْسِخُ ہم لکھتے ہیں۔ نَنْسَاكُمْ ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا ہوں۔

باب ۸۴۱ الاحقاف

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هٰذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ لَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ. إِنَّمَا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ خَلَقُوا شَيْئًا؟

سورۃ الاحقاف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ تُفِيضُونَ تم کہتے ہو بعض حضرات کا قول ہے أَثَرَةٍ أُثْرَةٍ اور أَثَارَةٍ تینوں کا معنی ہے علم کا باقی حصہ ہے ابن عباس کا قول ہے بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ سب سے پہلے آنے والا رسول نہیں ہوں دوسرے کا قول ہے أَرَأَيْتُمْ یہ استفہامی الف دھمکی کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا خیال درست ہو تو جن چیزوں کو تم پوجتے ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں اور یہ أَرَأَيْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے کہ کیا تم جانتے ہو یا کیا تمہارے تک کوئی ایسی خبر پہنچی ہے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

باب ۸۴۲ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا

أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ.

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا کی تفسیر اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي.

ابوبشر نے یوسف بن ماہک سے روایت کی ہے کہ مروان جب حجاز کا گورنر ہوا ہے حضرت معاویہ نے بنایا تھا پس وہ خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تاکہ اس کے والد ماجد کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اس بات پر معترض ہوئے۔ اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث وہ انہیں نہ پکڑ سکے مروان نے کہا یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ہمارے م

باب ۹۴۳ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابُ۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ عُرِفَتْ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا کی تفسیر

جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا، بولے یہ بادل ہم پر برسے گا (آیت کریمہ) ابن عباس کا قول ہے۔ عَارِضٌ سے بادل مراد ہے۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی کیونکہ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابر یا ہوا کو دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی جھلکنے لگتی۔ (ایک دفعہ) وہ عرض گزار ہوئیں:۔ یا رسول اللہ! لوگ جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے کراہیت کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا:۔ اے عائشہ! مجھے یوں تسلی نہیں ہوتی کہ مبادا اس میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔

باب ۹۴۴ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اَوْزَارُهَا، اٰثَامُهَا حَتّٰى لَا يَبْقٰى اِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا، وَقَالَ مُجَاهِدٌ، مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْاَمْرُ، جَدَّ الْاَمْرُ۔ فَلَا تَهِنُوْا، لَا تَضْعُفُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَضْغَانَهُمْ، حَسَدَهُمْ اٰسِنٍ مُتَغَيِّرٍ۔

سورۂ محمد کی تفسیر

اَوْزَارَهَا ان کے گناہ، یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عَرَّفَهَا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے:۔ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ان کا مددگار ہے عَزَمَ الْاَمْرُ محنت کا کام فَلَا تَهِنُوْا کمزوری نہ دکھانا۔ ابن عباس کا قول ہے اَضْغَانَهُمْ ان کا حسد کرنا۔ اٰسِنٍ رنگ بدل جانا۔

باب ۹۴۵ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ

وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو صلہ رحمی نے کھڑے ہو کر پروردگار کا دامنِ رحمت تھام لیا۔ اس سے فرمایا گیا، ٹھہرو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ میں اس لئے تیری پناہ چاہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع نہ کر سکے ارشاد ہوا کہ کیا

فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

باب [illegible] سُورَةُ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوقِهِ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السُّوءِ الْعَذَابُ تُعَزِّرُوهُ تَنْصُرُوهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا فَيَقْوَى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلَى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا

باب [illegible] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ وہ عرض گزار ہوا:۔ اے رب! کیوں نہیں! فرمایا بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (آیت ۲۲)

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ...... (آیت ۲۲)۔

عبداللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابوالمزرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں۔۔۔ (آیت ۲۲)۔

سورۃ الفتح کی تفسیر

اور مجاہد کا قول ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ خوبصورتی اور خوشنمائی۔ منصور نے مجاہد سے نقل کیا کہ اس سے مراد تواضع ہے۔ شَطْأَهُ اپنی سوئی یعنی پٹھا فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوئی۔ سُوقِهِ یہ السَّاق سے مشتق ہے یعنی تنا جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے۔ دَائِرَةُ السَّوْءِ بھی اسی طرح بولا جاتا ہے جیسے رَجُلُ السَّوْءِ اور اس سے مراد عذاب ہے۔ تُعَزِّرُوهُ تم اس کی مدد کرو۔ شَطْأَهُ بالی کا پٹھا جس سے دانے پیدا ہوتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتے ہیں اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَآزَرَهُ پھر اسے قوت دی۔ اگر وہ بالی تنہا ہوتی تو اپنے پٹھے پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ تنہا راہِ خدا میں نکلے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی گئی جس طرح دانے کو اس پودے سے تقویت پہنچتی ہے جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کی تفسیر

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

زید بن اسلم نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا، پھر انہوں نے سہ بارہ دریافت کیا تو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ پس حضرت عمر نے (اپنے دل میں) کہا: عمر تیری اس کی ماں روئے تو نے تین دفعہ سوال کیا لیکن کسی دفعہ بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور لوگوں کے آگے جا لگا اور میں ڈرتا تھا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو گیا ہو۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

معاویہ بن قرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز سورۃ الفتح کی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس انداز پر پڑھنا چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔

بَابُ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ کی تفسیر

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے (آیت ۲)

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو اس درجہ قیام فرماتے کہ آپ

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلّٰى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ۔

باب إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا پس آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادئے تو اب اتنا قیام کیوں فرمایا جاتا ہے؟ فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادئیے ہیں آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکرگزار بندہ بنوں؟ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہوگیا تو آپ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (آیت ۸) یہ توریت میں اس طرح ہے: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری سناتا اور ان پڑھوں کی جائے پناہ بنا کر، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام المتوکل رکھا ہے نہ تم سخت خو ہو نہ سنگ دل نہ بازاروں میں چیخنے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو لیکن معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے سبب بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کرے اور وہ یہ نہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے جیسے ان پڑھ لوگوں کو جائے پناہ بنایا ہے اور فرمایا کہ اے محبوب! میں اس وقت تک تمہیں دنیا سے نہیں بلاؤں گا جب تک تمہارے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دوں اور جب تک تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دوں۔ ایسے تمام لوگوں

کی یہ بلائیں پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کے ذریعے دفع فرمائیں۔ آپ ہی کے ذریعے اُن کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی۔ معلوم ہوا کہ خدا نے آپ کو دفعِ بلا کا سبب بنایا ہے۔ حقیقی طور پر تو پروردگارِ عالم ہی دافعِ بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اُس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی کسی کا ذاتی طور پر کچھ بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اُس کے طاقت و اہلیت دینے اور رحمۃ للعالمین بنانے کے باعث مجازی اور عطائی طور پر اُس کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا دافعِ بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ساری مخلوقِ خدا کے بعد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مرہونِ منت ہے۔ مخلوق کا کوئی بڑے سے بڑا فرد آپ سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا

بَابٌ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَّهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ

بَابٌ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَّأَرْبَعَمِائَةٍ

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ إِنِّي مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
[illegible]

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے اور وہیں گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ بدکنے لگا۔ پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا:- یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- صلح حدیبیہ کے روز ہم (صحابۂ کرام) چودہ سو کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبہ بن صہبان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا۔

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا. فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ بَلَى. قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ.

ہیں۔ عبدالعزیز بن سیاہ نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں ابووائل کے پاس (خوارجیوں کا حال) پوچھنے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم جنگ صفین میں موجود تھے تو ایک شخص نے کہا:۔ کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس پر سہل بن حنیف نے اس شخص سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے مقام پر صلح کو دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے (کیونکہ کافر نیم جان تھے) اس پر حضرت عمر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار بھی ہوئے کہ:۔ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں؟ حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہیں اور خالی ہاتھ واپس لوٹیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا:۔ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا پس حضرت عمر یہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بے چینی میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے:۔ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا۔ اے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا اس پر سورۂ فتح۔

بَابُ (الْحُجُرَاتِ)

سورۂ الحجرات کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تُقَدِّمُوا: لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِهِ. امْتَحَنَ: أَخْلَصَ. تَنَابَزُوا: يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. يَلِتْكُمْ: يَنْقُصْكُمْ. أَلَتْنَا: نَقَصْنَا.

مجاہد کا قول ہے لَا تُقَدِّمُوا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جواب دینے میں پیش قدمی نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کی زبان مبارک سے جواب پورا کروا دے۔ اِمْتَحَنَ خالص کر دیا۔ تَنَابَزُوْا مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر کہو۔ يَلِتْكُمْ کم کر دے گا۔ اَلَتْنَا ہم نے کم کر دیا۔

بَابُ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر

تَشْعُرُونَ: تَعْلَمُونَ. وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

تَشْعُرُوْنَ تم جانتے ہو اور لفظ الشاعر بھی اسی سے مشتق ہے

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا، أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ نَافِعٌ: لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي، قَالَ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ﴾ الْآيَةَ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بہترین حضرات ہلاک ہونے کے نزدیک جا پہنچے تھے یعنی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی کر دی تھیں جبکہ بنی تمیم کے سوار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے ایک اور شخص کی جانب۔ نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص کا نام یاد نہیں رہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے" (آیت ۲) حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر اتنی آہستہ آواز سے بولنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن نہ سکتے اور دوبارہ دریافت فرمایا کرتے لیکن انہوں نے اپنے نانا جان (؟)

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا اور اس کا ذکر فرمایا) تو ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں۔ پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت برا کیونکہ جو اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کر دے اس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے۔ پس وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت بڑی بشارت لے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

باب إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ

الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلاَّ خِلاَفِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلاَفَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ.

أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ کی تفسیر

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بنی تمیم کے سوار نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

بَابٌ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ کی تفسیر

بَابٌ (سُورَةُ قٓ)

رَجْعٌ بَعِيدٌ رَدٌّ. فُرُوجٍ فُتُوقٍ، وَاحِدُهَا فَرْجٌ. وَرِيدٌ فِي حَلْقِهِ، الْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ. تَبْصِرَةً: بَصِيرَةً. حَبَّ الْحَصِيدِ الْحِنْطَةُ. بَاسِقَاتٍ: الطِّوَالُ. أَفَعَيِينَا: أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا. وَقَالَ قَرِينُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ. فَنَقَّبُوا ضَرَبُوا. أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ. حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ. رَقِيبٌ عَتِيدٌ رَصَدٌ. سَائِقٌ وَشَهِيدٌ: الْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ. شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ. لُغُوبٍ النَّصَبُ. وَقَالَ غَيْرُهُ نَضِيدٌ: الْكُفُرَّى مَادَامَ فِي أَكْمَامِهِ وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ. فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ وَأَدْبَارِ السُّجُودِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي قٓ

سورۂ قٓ کی تفسیر

رَجْعٌ بَعِيدٌ لوٹنا۔ فُرُوجٍ شگاف، اس کا واحد فَرْجٌ۔ وَرِيدٌ گلے کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ ان کی ہڈیاں۔ تَبْصِرَةً بصیرت۔ حَبَّ الْحَصِيدِ گندم۔ بَاسِقَاتٍ لمبی۔ أَفَعَيِينَا کیا ہم عاجز ہو جائیں گے۔ وَقَالَ قَرِينُهُ سے وہ شیطان مراد ہے جو اس پر مقرر کیا ہوا ہے۔ فَنَقَّبُوا چلے پھرے۔ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ کان لگا کر سنے اور ادھر ادھر توجہ نہ جائے۔ حِينَ أَنْشَأَكُمْ جب تمہیں پیدا کیا۔ رَقِيبٌ عَتِيدٌ نگہبان تیار کھڑے نگران مستعد۔ سَائِقٌ وَشَهِيدٌ دو فرشتے ایک لکھنے والا دوسرا گواہی دینے والا۔ شَهِيدٌ قلبی توجہ سے مشاہدہ کرنے والا۔ لُغُوبٌ تھکاوٹ۔ دوسرے کا قول ہے نَضِيدٌ پٹھا، کلی جب تک وہ اپنے غلاف میں رہے اور تہ بہ تہ چلا یعنی ایک دوسرے کے اوپر تلے اور جب وہ غلاف سے نکل جائے تو اب اسے نَضِيدٌ نہیں کہیں گے۔ فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ سورۂ طور اور أَدْبَارَ السُّجُودِ (سورۂ قٓ) عاصم کی قرأت سورۂ قٓ والے الف پر زبر اور سورۂ الطور والے الف پر زیر

وَيُكْسَرُ الَّتِي فِي الطُّورِ وَيُكْسَرَانِ جَمِيعًا وَيُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ.

ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرہ اور بعض نے دونوں جگہ فتح بتائی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ ا۔ یَوْمُ الْخُرُوجِ جب قبروں سے نکلیں گے۔

بَابٌ ۵۵ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ

وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ کی تفسیر

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم (جس کی حقیقت وہ خود جانتا ہے) رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس بس۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان راوی اسے اکثر موقوفاً روایت کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا، "کیا تو بھر گئی؟" وہ عرض کرے گی۔ "کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟" پس اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس بس۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ آپس میں بحث کرنے لگیں تو دوزخ نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہوں، جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہو گیا جبکہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں (معاشرے میں) کمزور اور حقیر سمجھا جاتا تھا اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا۔ تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک تعداد مقرر ہے لیکن دوزخ چونکہ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں

بَابُ ۸۵۵ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۵۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۶۰ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ.

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ کی تفسیر

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کروگے اور اس کی رویت میں تمہیں کسی قسم کی زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے تم سورج طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج طلوع ہونے اور ڈوبنے سے پہلے (آیت ۳۹)۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد (آیت ۴۰)۔

بَابُ ۸۵۶ وَالذَّارِيَاتِ

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرِّيَاحُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَذْرُوهُ تُفَرِّقُهُ. وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَدْخَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ. فَرَاغَ فَرَجَعَ. فَصَكَّتْ فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا. وَالرَّمِيمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيسَ. لَمُوسِعُونَ أَيْ لَذُو سَعَةٍ وَكَذٰلِكَ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ يَعْنِي الْقَوِيَّ. زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاخْتِلَافُ الْأَلْوَانِ حُلْوٌ وَحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ. فَفِرُّوا إِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ إِلَيْهِ. إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُونِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ

سورۂ الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ۔ اَلذّٰرِیٰتِ سے ہوائیں مراد ہیں دوسرے کا قول ہے۔ تَذْرُوْہُ بکھیر دیتی ہیں وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کہ تم کھاتے پیتے کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہے۔ فَرَاغَ پس لوٹا۔ فَصَکَّتْ اپنی انگلیوں کو ملا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ اَلرَّمِیْمُ وہ سوکھی ہوئی گھاس جو روندی گئی ہو۔ لَمُوْسِعُوْنَ طاقت والے اور عَلَی الْمُوْسِعِ میں بھی یہی مراد ہے زَوْجَیْنِ یعنی مرد و عورت رنگوں کا اختلاف اور میٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ہی دوڑو۔ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لئے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ رضائے الٰہی کے کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس

بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوْبُ الدَّلْوُ الْعَظِيْمُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَيْحَةٍ ذَنُوْبًا سَبِيْلًا الْعَقِيْمُ الَّتِيْ لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. فِيْ غَمْرَةٍ فِيْ ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَوَاصَوْا تَوَاطَؤُوْا وَقَالَ مُسَوَّمَةً: مُعَلَّمَةً مِنَ السِّيْمَا.

بَابٌ (وَالطُّوْرِ)

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُوْرٍ: مَكْتُوْبٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّوْرُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ رَقٍّ مَنْشُوْرٍ صَحِيْفَةٍ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ، سَمَاءٌ. الْمَسْجُوْرِ الْمُوْقَدِ وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتّٰى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقٰى فِيْهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُوْرُ: تَدُوْرُ. أَحْلَامُهُمْ الْعُقُوْلُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ. اللَّطِيْفُ. كِسْفًا قِطْعًا الْمَنُوْنُ، الْمَوْتُ. وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُوْنَ يَتَعَاطَوْنَ.

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَشْتَكِيْ فَقَالَ، طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ.

۱۹۶۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُوْنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

یہاں قدریہ فرقے کے لئے کوئی دلیل نہیں الذَّنُوْبُ بڑا ڈول۔ مجاہد کا قول ہے۔ صَرَّةٍ چیخ پکار۔ ذَنُوْبًا راستہ۔ الْعَقِيْمُ وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ ہوں۔ ابن عباس کا قول ہے اَلْحُبُكُ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِيْ غَمْرَةٍ اپنی گمراہی میں کھنچے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے تَوَاصَوْا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوَّمَةً نشان لگائے ہوئے، یہ السِّيْمَا سے مشتق ہے۔

سورۃ الطور کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے مَسْطُوْرٍ لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الطُّوْر سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے رَقٍّ مَنْشُوْرٍ کتاب سَقْفِ الْمَرْفُوْعِ آسمان۔ الْمَسْجُوْرِ بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے تُسْجَرُ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے اَلَتْنَاهُمْ ہم نے انہیں کم کیا۔ دوسرے کا قول ہے تَمُوْرُ گھومے گا۔ اَحْلَامُهُمْ عقلیں۔ ابن عباس کا قول ہے اَلْبَرُّ مہربان کِسَفًا ٹکڑے۔ اَلْمَنُوْنُ موت۔ دوسرے کا قول ہے:- يَتَنَازَعُوْنَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں (لہٰذا طواف کس طرح کروں؟) آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس وقت) بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں (بیٹھے ہوئے) سورۃ الطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

❊ ❊ ❊

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ. كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي.

اصل سے نہ بنائے گئے اور وہی بنانے والے ہیں؟ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کڑوڑنے ہیں (آیات ۳۶) تو قریب تھا کہ میرا دل فیل ہو جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے زہری نے انہیں محمد بن جبیر نے اور ان سے ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سُنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے نہیں سُنا۔

باب ۸۹۲ (وَالنَّجْمِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ذُو مِرَّةٍ: ذُو قُوَّةٍ. قَابَ قَوْسَيْنِ حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ. ضِيزَى: عَوْجَاءُ. وَأَكْدَى: قَطَعَ عَطَاءَهُ. رَبُّ الشِّعْرَى هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ. الَّذِي وَفَّى: وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ. أَزِفَتِ الْآزِفَةُ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ. سَامِدُونَ: الْبَرْطَمَةُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ أَفَتُمَارُونَهُ أَفَتُجَادِلُونَهُ وَمَنْ قَرَأَ أَفَتَمْرُونَهُ يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ. وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا طَغَى وَلَا جَاوَزَ مَا رَأَى. فَتَمَارَوْا كَذَّبُوا وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا هَوَى: غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَغْنَى وَأَقْنَى: أَعْطَى فَأَرْضَى.

سورۃ النجم کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ ذُو مِرَّةٍ طاقتور۔ قَابَ قَوْسَيْنِ دائرے کا اور دو کمانوں کا فاصلہ۔ ضِيزَى ٹیڑھی۔ اَکْدٰی اپنی بخشش روک لی۔ رَبُّ الشِّعْرَى شعریٰ ستارے کا رب، اَلَّذِيْ وَفّٰى جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ الْآزِفَةُ قیامت قریب آگئی۔ سَامِدُوْنَ یہ برطمہ نامی ایک کھیل بھی ہے۔ عکرمہ کا قول ہے یَتَغَنَّوْنَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے۔ ابراہیم کا قول ہے۔ اَفَتُمَارُوْنَهٗ کیا تم جھگڑتے ہو اور جس نے اَفَتَمْرُوْنَهٗ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر۔ فَمَا طَغٰى اور جو چیز دیکھی اس سے ادھر اُدھر نہ ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھٹلایا۔ حسن کا قول ہے اِذَا هَوٰى جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے اَغْنٰى وَاَقْنٰى یا اللہ خوش کیا۔

۱۹۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا۔ امی جان! کیا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جو تم نے کہی ہے۔ اگر تم سے کوئی ان تین باتوں میں سے کچھ کہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا [illegible] نہیں

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

١٩٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

١٩٦٥- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

١٩٦٦- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

کرتیں اور سب آنکھیں آپکے احاطے میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار (سورۂ الانعام، آیت ۱۰۳) نیز:۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے پیچھے ہو۔ (سورۂ الزخرف، آیت ۵۱)۔ اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات جانتا ہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی (سورۂ لقمٰن، آیت آخری)۔ اور جو تمہیں یہ بتائے کہ حضور نے کوئی بات چھپائی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔ (سورۂ المائدہ، آیت ۶۷)۔ بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دو دفعہ انکی اصلی شکل صورت میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو دیکھا اور انکے چھ سو پر تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت:۔ بیشک آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی

۱۹۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی سہواً یہ کہہ بیٹھے کہ لات وعزیٰ کی قسم، تو اسے چاہیے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ لے اور اگر کوئی (بھول کر) اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے کچھ خیرات کرنی چاہیے۔

باب ۸۱۲ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى

وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى کی تفسیر

۱۹۶۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ.

عروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے متعلق ہے جو مناۃ طاغیہ سے احرام باندھا کرتے تھے جو مشلل میں ہے اور صفا و مروہ کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک صفا اور مروہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سارے مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے دوسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ اور قبیلہ غسان والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس آکر احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے پاس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک بت تھا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رکھا ہوا تھا چنانچہ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ یا نبی اللہ ہم منات کی تعظیم کے پیش نظر صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۹۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہمان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۷۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۂ النجم نازل ہوئی اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپکے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان سب نے سجدہ کیا ماسوائے ایک شخص کے میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پس اسکے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ تھا امیہ بن خلف۔

باب ۲۲۲ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ)

سورۃ القمر کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: مُسْتَمِرٌّ: ذَاهِبٌ. مُزْدَجَرٌ: مُتَنَاهٍ. وَازْدُجِرَ: فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا. دُسُرٌ: أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ. لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُولُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ. مُحْتَضَرٌ: يَحْضُرُونَ الْمَاءَ. وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: مُهْطِعِينَ: النَّسَلَانُ، الْخَبَبُ السِّرَاعُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: فَتَعَاطَى: فَتَعَاطَاهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا. الْمُحْتَظِرِ: كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ. ازْدُجِرَ: افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ. كُفِرَ: فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ. مُسْتَقِرٌّ: عَذَابٌ حَقٌّ. يُقَالُ الْأَشَرُ: الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ.

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جانے والا۔ مُزْدَجَرٌ رکاوٹ ازْدُجِرَ پاگل کر کے چھوڑا گیا۔ دُسُرٌ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ جس کے لئے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ مُحْتَضَرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے مُهْطِعِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبَبُ تیز چلنا۔ دوسرے کا قول ہے۔ فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے ذبح کیا۔ الْمُحْتَظِرِ جلی ہوئی باڑ۔ ازْدُجِرَ یہ زَجَرْتُ کا باب افتعال ہے كُفِرَ ہم نے انکے اور انکے ساتھ یہ اس لئے کیا کہ جو حضرت نوح اور انکے ساتھیوں کیساتھ سلوک کیا گیا تھا اسکا بدلہ مل جائے۔ مُسْتَقِرٌّ عذاب حق ہے الْأَشَرُ اترانے کو کہتے ہیں اپنی بڑائی دکھانے کو۔

۱۹۷۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا.

ابو معمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا۔ چنانچہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

۱۹۷۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: اشْهَدُوا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا:۔ گواہ رہنا۔

اشْهَدُوا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ۔

بَابٌ ۸۷۵ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتَّى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

بَابٌ ۸۷۶ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَهَلْ

گواہ رہنا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ کی تفسیر

ہماری نگاہ کے سامنے بہتی، اسکے صلہ میں جسکے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا، پس ہے کوئی دھیان کرنے والا (آیت ۱۴، ۱۵)۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو اتنی دیر باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اسے پا لیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔ مجاہد کا قول ہے یَسَّرْنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔ پڑھا کرتے تھے۔

أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ کی تفسیر

کسی آدمی نے اسود سے پوچھا کہ اس آیت میں مُدَّکِر ہے یا مُذَّکِر؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت

مِنْ مُّدَّكِرٍ أَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ دَالًا۔

باب ۸۲۷ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْآيَةَ۔

باب ۸۲۸ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ۔

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

باب ۸۲۹ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

باب ۸۳۰ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ کی تفسیر

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ کی تفسیر

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ کی تفسیر

اسود بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ پڑھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے:۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کرواتا ہوں اے اللہ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو..... اتنے میں حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا بس یا رسول اللہ!

إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ: حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ۔

١٩٨٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ۔

١٩٨٥۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔

یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے آئے: ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶) اَمَرُّ یہ اَلْمَرَارَۃ سے مشتق ہے۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن ماہک نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں نو عمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے: ”اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد کبھی تیری عبادت نہ ہو...“ تو حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ سے آپ کو پکڑ کر عرض کی: یا رسول اللہ آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے: ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے۔ بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶)

باب ٨٧٤ سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

سورۂ الرحمٰن کی تفسیر

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ۔ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذَلِكَ الْعَصْفُ۔ وَالرَّيْحَانُ: رِزْقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ۔ وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ

وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ سے ترازو کی ڈنڈی مراد ہے۔ اَلْعَصْفُ کھیتی کی فصل جبکہ اسے پکنے سے پہلے کاٹ لیا جائے اَلرَّیْحَان روزی اَلْحَبّ دانہ جو کھایا جاتا ہے اہل عرب کی زبان میں اَلرَّیْحَان رزق کو کہتے ہیں بعض حضرات کا قول ہے اَلْعَصْف سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور اَلرَّیْحَان وہ رزق ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا اور دوسرے کا قول ہے اَلْعَصْف سے گندم کے پتے مراد ہیں ضحاک کا قول ہے اَلْعَصْف سوکھی ہوئی

اَلْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ. وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ. وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ. وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ. رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ: لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ. وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ: لَا يَخْتَلِطَانِ. الْمُنْشَآتُ مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ. فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُعَذَّبُونَ بِهِ. خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ: يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا. الشُّوَاظُ: لَهَبٌ مِنْ نَارٍ. مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ. صَلْصَالٍ. طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ. يُقَالُ. صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ. فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: أَفْنَانٍ أَغْصَانٍ. وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ: مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ.

گھاس۔ ابو مالک کا قول ہے۔ العصف جو فصل سب سے پہلے اُگے اور جس کو نبطی زبان میں ھبورا کہتے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ العصف گندم کے پتے۔ الریحان رزق۔ المارج وہ زرد اور سبز رنگ کے شعلے جو آگ سلگانے پر بلند ہوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا: رب المشرقین لیکن دو مشرق اس لیے کہا کہ وہ جہاں سے سردیوں میں سورج طلوع ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہ جہاں سے گرمیوں میں طلوع ہوتا ہے۔ لا یبغیان دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ المنشآت ایسے جہاز مراد ہیں جن کے بادبان بلند کر دیے گئے ہوں اور جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں منشاۃ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نحاس وہ تانبا جو پگھلا کر اُن کے سروں پر ڈال دیا جائے گا تاکہ انہیں عذاب دیے جائیں خاف مقام ربہ گناہ کا ارادہ کرنے پر خدا کو یاد کر کے اُس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔ الشواظ آگ کے شعلے مدھامتان گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔

صلصال ریت ملی ہوئی مٹی جو کھنکھناتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد گلی ہوئی مٹی ہے اور اُسے صل کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح بند کرتے وقت دروازہ بجتا ہے اسی طرح بجتی ہوئی مٹی۔ صر یا صرصر تو وہ کبکبتہ کی طرح ہے فاکھۃ ونخل ورمان بعض کا قول ہے کہ کھجور اور انار میووں میں شمار نہیں ہیں لیکن اہل عرب انہیں میووں میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔ تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی یہاں شروع میں ہر نماز کی حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کا تاکید کی غرض سے دوبارہ ذکر فرمایا پس اسی طرح کھجور اور انار کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے:۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لیے سجدہ کرتی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ پھر فرمایا کہ:۔ "ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت سے وہ ہیں جن پر عذاب ضروری ہو گیا" حالانکہ پہلے ارشاد میں عرشی اور فرشی ساری مخلوق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے افنان ٹہنیاں وجنی الجنتین دان جس پھل کو چاہیں گے قریب آجائے گا۔ حسن بصری کا قول ہے:۔ فبای آلاء جو اس کی نعمت

وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِأَيِّ آلَاءِ نِعَمِهِ. وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ. الْأَنَامُ. الْخَلْقُ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ. ذُو الْجَلَالِ. ذُو الْعَظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَارِجٌ: خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ، إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ. مَرِيجٌ مُلْتَبِسٌ. مَرَجَ: اخْتَلَطَ. الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ. يُقَالُ لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ. يَقُولُ: لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ.

قتادہ کا قول ہے:۔ رَبِّکُمَا جنوں اور انسانوں کا ابو درداء کا قول ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ گناہ کو معاف کرتا اور مصیبت کو دور کرتا ہے کسی قوم کو اٹھاتا اور کسی کو گراتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے:۔ بَرْزَخٌ پردہ رکاوٹ اَلْاَنَامُ مخلوق نَضَّاخَتَانِ جوش مارنے والے۔ ذُو الْجَلَالِ عظمت والا دوسرے کا قول ہے:۔ مَارِجٌ خالص آگ، کہتے ہیں کہ مَرَجَ الْاَمِيرُ رَعِيَّتَهُ جب حاکم اپنی رعیت کو ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے چھوڑ دے، تو اسے مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ کہیں گے مَرِيجٌ ملا ہوا۔ مَرَجَ دو دریاؤں کا ملنا جیسے تم جانور کو چھوڑ دو یہ لفظ اسی مَرَجْتَ سے نکلا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ ہم فرصت سے تمہارا ہر چیز کا حساب لیں گے اور یہ کلام عرب میں مشہور ہے کہ ایک چیز اس کی توجہ کو دوسری چیزوں کی طرف سے نہیں روک سکتی جیسے عربی کا مقولہ ہے کہ میں تیرے لئے ہر بات سے فارغ ہوں گا اور تیری غفلت پر تجھ کو پکڑوں گا۔

باب ۸۴۲ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا. وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ کی تفسیر۔

حضرت عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو جنتیں۔ چاندی کی ہوں گی، یہاں تک کہ ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں بھی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی، یہاں تک کہ ان کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی لوگ اپنے خدا کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

باب ۸۴۳ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ: سُودُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ: مَحْبُوسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ: قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ.

حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ کی تفسیر۔

ابن عباس کا قول ہے کہ حُورٌ سیاہ آنکھ والی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے مَقْصُورَاتٌ روکی ہوئی جنہوں نے اپنی آنکھیں اور اپنے نفس اپنے خاوندوں کے لئے وقف کر رکھے ہیں قَاصِرَاتٌ وہ اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی متلاشی نہ ہوں گی۔

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا اور اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان اُن کے پاس آئیں گے۔ وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ اُن کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں سونے کی بلکہ اُن کی ہر چیز بھی اُن لوگوں کے لئے جنت عدن میں اپنے رب کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر کبریائی چادر پڑی ہوگی۔

بَابُ الْوَاقِعَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رُجَّتْ: زُلْزِلَتْ. بُسَّتْ: فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ. الْمَخْضُودُ: الْمُوقَرُ حَمْلًا، وَيُقَالُ أَيْضًا: لَا شَوْكَ لَهُ. مَنْضُودٍ: الْمَوْزُ. وَالْعُرُبُ: الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ثُلَّةٌ: أُمَّةٌ. يَحْمُومٍ: دُخَانٌ أَسْوَدُ. يُصِرُّونَ: يُدِيمُونَ. الْهِيمُ: الْإِبِلُ الظِّمَاءُ. لَمُغْرَمُونَ: لَمُلْزَمُونَ. رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. وَرَيْحَانٌ: الرِّزْقُ. وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: تَفَكَّهُونَ: تَعْجَبُونَ. عُرُبًا: مُثَقَّلَةً، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ، يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ فِي خَافِضَةٌ: لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ، وَرَافِعَةٌ: إِلَى الْجَنَّةِ. مَوْضُونَةٍ: مَنْسُوجَةٍ، وَمِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ: لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ، وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. مَسْكُوبٍ: جَارٍ. وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. مُتْرَفِينَ: مُتَنَعِّمِينَ. مَا تُمْنُونَ: هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. لِلْمُقْوِينَ:

سورۂ الواقعہ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ "رُجَّت" ہلا دی جائے گی۔ "بُسَّت" توڑ کر پیسنا جیسے ستو پیسے جاتے ہیں۔ "المخضود" بوجھ سے لدا ہوا اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو۔ "منضود" کیلا۔ "عُرُبًا" اپنے شوہر سے محبت کرنے والی۔ "ثلۃ" جماعت۔ "یحموم" دھواں سیاہ رنگ کا۔ "یُصِرُّون" ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ "الھیم" پیاسے اونٹ۔ "لمغرمون" الزام دیے گئے۔ "روح" جنت اور خوشحالی۔ "ریحان" روزی۔ "وننشئکم" جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے۔ "تفکھون" تم تعجب کرتے ہو۔ "عربا" خوبصورت عورتیں اس کا واحد "عروب" جیسے صبر کا واحد صبور ہوتا ہے، اہل مکہ اسے "عربہ" اور اہل مدینہ "غنجہ" کہتے ہیں جبکہ اہل عراق "شکلہ" کہتے ہیں اور "خافضۃ" کے بارے میں کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گرانا اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھانا مراد ہے۔ "موضونۃ" بنا ہوا اور "وضین الناقۃ" اسی سے مشتق ہے۔ "الکوب" وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو۔ "الاباریق" ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ "مسکوب" بہتا ہوا۔ "فرش مرفوعۃ" ایک دوسرے کے اوپر تہ بر تہ۔ "مترفین" نفع کمانے والے۔ "ما تمنون" یہ عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے سے استعارہ ہے۔ "للمقوین" مسافروں کے لئے۔ "القی" چٹیل میدان۔ "بمواقع النجوم" قرآن مجید کی آیات محکم

بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ، وَيُقَالُ بِمَسْقِطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ. وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ مُدْهِنُونَ مُكَذِّبُونَ، مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ. فَسَلَامٌ لَكَ أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُولُ أَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامَ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ. تُورُونَ. تَسْتَخْرِجُونَ. أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ لَغْوًا. بَاطِلًا. تَأْثِيمًا كَذِبًا.

ڈوبتے ہیں نیز "مواقع اور موقع" ہم معنی ہیں "مدھنون" جھٹلانے والے جیسے "لو تدھن فیدھنون" میں ہے "فسلام لک" یعنی تیرے لئے سلامتی ہے کیونکہ تو اپنی جانب والوں سے ہے۔ یہاں لفظ "ان" کو محذوف کر کے اس کو معنا برقرار رکھا گیا ہے جیسے کہتے ہیں "انت مصدق مسافر عن قلیل" تمہاری تصدیق کی جاتی ہے کہ عنقریب تم سفر کرو گے جب کہ اس نے پہلے جتا یا ہو کہ میں عنقریب سفر کرنے والا ہوں۔ کبھی یہ دعا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں "فسقیا من الرجال" اگر لفظ "السلام" مرفوع ہو تو وہ دعا کے معنی میں ہوتا ہے "تورون" تم نکالو گے۔ بھڑکائی گئی۔ جلائی گئی "لغو" باطل۔ تاثیما جھوٹ۔

بَابُ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ.

وَظِلٍّ مَمْدُودٍ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ بیشک جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سایے میں سو سال تک چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہوگا اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو:۔ "اور ہمیشہ کے سایے میں" (آیت ۳۰)

بَابُ (الْحَدِيدِ)

قَالَ مُجَاهِدٌ. جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ مُعَمَّرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ: جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ. مَوْلَاكُمْ أَوْلَى بِكُمْ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا أَنْظِرُونَا انْتَظِرُونَا.

سورۃ الحدید کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے "جعلکم مستخلفین" اس میں بسنے والے۔ "من الظلمات الی النور" گمراہی سے ہدایت کی طرف "منافع للناس" ڈھال اور ہتھیار۔ "مولاکم" تم سے زیادہ نزدیک، تمہارا خیرخواہ "لئلا یعلم اہل الکتاب" تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے "الظاھر والباطن" اس لحاظ سے ہے کہ ہر چیز اس کے علم میں ہے "انظرونا" ہمارا انتظار کرو

بَابُ (الْمُجَادِلَةِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُحَادُّونَ يُشَاقُّونَ اللَّهَ. كُبِتُوا أُخْزُوا مِنَ الْخِزْيِ اسْتَحْوَذَ غَلَبَ

سورۃ المجادلہ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ:۔ "یحادون" مخالفت کرتے ہیں "کبتوا" ذلیل کیے گئے یہ "الخزی" سے مشتق ہے "استحوذ" غالب آیا۔

باب ٨٧ (الحشر)

الجلاء من ارض الی ارض

١٩٨٩۔ حدثنا محمد بن عبد الرحیم حدثنا سعید بن سلیمان حدثنا ھشیم اخبرنا ابو بشر عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس سورۃ التوبۃ قال التوبۃ ھی الفاضحۃ ما زالت تنزل ومنھم ومنھم حتی ظنوا انھا لم تبق احدا منھم الا ذکر فیھا قال قلت سورۃ الانفال قال نزلت فی بدر قال قلت سورۃ الحشر قال نزلت فی بنی النضیر۔

١٩٩٠۔ حدثنا الحسن بن مدرک حدثنا یحیی بن حماد اخبرنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن سعید قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنھما سورۃ الحشر قال قل سورۃ النضیر۔

سورۃ الحشر کی تفسیر

"الجلاء" ایک علاقے سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلاوطن کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت (کافروں اور منافقوں کو) ذلیل کرنے والی ہے۔ جب تک اس کی وہ آیتیں نازل ہوتی رہیں جن میں "منہم" "منہم" ہے تو ہم سمجھتے رہے کہ اُن میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں بچے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا جائے۔ اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ الحشر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

باب ٨٨ ما قطعتم من لینۃ نخلۃ ما لم تکن عجوۃ او برنیۃ۔

١٩٩١۔ حدثنا قتیبۃ حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ تعالیٰ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین۔

ما قطعتم من لینۃ کی تفسیر

عجوہ اور برنی کے سوا کھجور کی دیگر اقسام کے درختوں کو "لینہ" کہتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے، جن میں بویرہ باغ بھی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ جو درخت تم نے کاٹے یا اُن کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے کہ نافرمان لوگوں کو رسوا کرے (آیت ٥)

باب ٨٩ ما افاء اللہ علی رسولہ

١٩٩٢۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان غیر مرۃ عن عمرو عن الزھری عن مالک بن اوس بن الحدثان عن عمر رضی اللہ عنہ قال کانت اموال بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب فکانت لرسول اللہ صلی اللہ

ما افاء اللہ علی رسولہ کی تفسیر

اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور فے مرحمت فرمایا، کیونکہ مسلمانوں نے اُن پر گھوڑوں یا سواریوں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب ۸۸۱ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ: فَاذْهَبِي فَانْظُرِي. فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا. فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جَامَعْتُنَا.

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ. فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

باب ۸۸۲ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ

خرچ مرحمت فرمایا کرتے اور جو باقی بچتا اس سے جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے لیے ہتھیار اور زرہیں خریدی جاتی تھیں۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گودنے والی، گدوانے والی، چہرے کے بال لینے والی اور دانتوں کو جدا کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔ جب یہ بات اُم یعقوب نامی بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی تو وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگیں: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں کام کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اُن پر کیوں لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے قرآن مجید پڑھا ہے وہ میرے پاس دو تختیوں میں موجود ہے لیکن اُس میں تو یہ بات نہیں جو آپ بتاتے ہیں۔ فرمایا اگر تم نے سمجھ کر پڑھا ہوتا تو اُس بات کو ضرور پا لیا ہوتا۔ اچھا تم نے یہ تو پڑھا ہے: "رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اُس سے رک جاؤ (آیت) عورت نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا تو بیشک حضور نے اِن باتوں سے روکا ہے۔ اُس عورت نے کہا کہ میں آپ کی اہلیہ محترمہ کو بھی تو ایسا کرتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ فرمایا، اچھا جا کر تو دیکھو۔ پس وہ عورت گئی، اُس نے دیکھا بھالا لیکن اپنے مقصد کی کوئی چیز نہ پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر وہ ایسی

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ جو اپنے بال دوسری عورت کے بالوں سے جوڑے چنانچہ عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا۔ جس کو اُم یعقوب کہا جاتا تھا۔ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی حدیثِ منصور کے مطابق روایت کرتی ہے۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ کی تفسیر

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ. أُوْصِی الْخَلِیْفَۃَ بِالْمُھَاجِرِیْنَ الْأَوَّلِیْنَ أَنْ یَّعْرِفَ لَھُمْ حَقَّھُمْ وَأُوْصِی الْخَلِیْفَۃَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِیْمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ یُّھَاجِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ یَّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَیَعْفُوَ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ.

پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا' حالانکہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ اُن کی نیکیوں کو قبول کریں اور اُن کی برائیوں سے درگزر کریں۔

باب ۸۸۳ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی أَنْفُسِھِمْ الْآیَۃَ

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی أَنْفُسِھِمْ کی تفسیر

اَلْخَصَاصَۃُ الْفَاقَۃُ. اَلْمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ بِالْخُلُوْدِ. اَلْفَلَاحُ الْبَقَآءُ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ عَجِّلْ. وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَۃً حَسَدًا.

"الخصاصۃ" فاقہ کشی۔ "المفلحون" جنت میں داخل ہو کر کامیابی پانے والے۔ "الفلاح" حیات جاوید۔ "حیّ علی الفلاح" جلدی آؤ۔ حسن بصری کا قول ہے: "حاجۃ" سے مراد حسد ہے۔

۱۹۹ - حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاھِیْمَ بْنِ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَۃَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ الْأَشْجَعِیُّ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَصَابَنِیَ الْجَھْدُ فَأَرْسَلَ إِلٰی نِسَآئِہٖ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَھُنَّ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ یُّضَیِّفُہٗ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. فَذَھَبَ إِلٰی أَھْلِہٖ فَقَالَ لِامْرَأَتِہٖ ضَیْفُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِیْہِ شَیْئًا. قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا عِنْدِیْ إِلَّا قُوْتُ الصِّبْیَۃِ. قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْیَۃُ الْعَشَآءَ فَنَوِّمِیْھِمْ وَتَعَالَیْ فَأَطْفِئِی السِّرَاجَ وَنَطْوِیْ بُطُوْنَنَا اللَّیْلَۃَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ أَوْ ضَحِکَ مِنْ فُلَانٍ وَّفُلَانَۃَ فَأَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی أَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- کیا ہے کوئی آدمی، جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہٰذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کی خوراک کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا، جب عشاء کا وقت ہو جائے تو تم بہلا پھسلا کر بچوں کو سلا دینا پھر جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں) تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے آکر اُسے بجھا دینا۔ کیا ہوا، آج رات ہم بھوکے پڑے رہیں گے۔ چنانچہ یہی کچھ کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو فلاں آدمی اور فلاں عورت پر ہنسی آگئی (جس طرح اُس کی شان کے لائق ہے) پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:- "اپنی جانوں پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں محتاجی ہو (آیت ۹)"

باب ۸۸۴ اَلْمُمْتَحِنَۃُ

سورۃ الممتحنہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ، فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا. بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ: أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ.

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا. فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ، قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْطَنِعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ

مجاہد کا قول ہے "لا تجعلنا فتنۃ" ہم کو ان کے ہاتھوں مصیبت میں مبتلا نہ کرنا ورنہ وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں پہنچتی۔ "بعصم الکوافر" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ جن کی بیویاں کافر ہونے کے باعث مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں طلاق دے کر جدا کر دیں۔

عبید اللہ بن ابو رافع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اور زبیر و مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیجا کہ جب تم روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑی عمر کی عورت ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے پس وہ خط اس سے لے آؤ۔ پس ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے گئے، یہاں تک کہ روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک بڑھیا پائی۔ پس ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا: خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے۔ چنانچہ اس نے اپنی چوٹی سے ایک خط نکال کر دے دیا۔ پس ہم اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہ خط حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام لکھا تھا اور اس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی انہیں خبر دی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی نہ فرمانا میں قریش کے اندر شمار ہوتا ہوں لیکن ان کے خاندان سے نہیں ہوں۔ چنانچہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو جس کے باعث وہ ان کے اہل و عیال اور مال و متاع کا خیال رکھتے ہیں۔ چونکہ میری ان میں سے کسی کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے لہٰذا میں نے چاہا کہ ان پر کچھ احسان کر دوں تاکہ میرے اقارب کا وہ خیال رکھیں۔ یہ میں نے کفر یا اپنے دین سے پھر جانے کے باعث نہیں کیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم نے سچی بات بتا دی ہے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ ارشاد فرمایا: اسے یہ تو غزوہ بدر میں شامل تھا۔ اور تمہیں معلوم نہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پر مطلع نہ تھا جس نے یہ فرمایا کہ اب

فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو.

تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ آیت:۔ اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (آیت پہلی)۔ سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار نے اسے اپنی طرف سے بیان کیا ہے

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هَذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هَذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي.

سفیان سے آیت "میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ" کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے متعلق ایسی حدیث ہے جس کو میں نے عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے اور ایک لفظ چھوڑا نہیں اور میرے خیال میں کسی دوسرے نے اُن سے اسے یاد نہیں کیا ماسوائے میرے۔

باب ۸۸۵ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ کی تفسیر

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الْآيَةِ بِقَوْلِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذَلِكَ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ.

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی طرف ہجرت کر کے آتیں تو آپ اُن کا امتحان لیا کرتے بموجب آیت:۔ اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (آیت ۱۲) عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا اقرار کرتیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن عورتوں سے فرما دیا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو قطعاً نہیں چھوا۔ آپ کا عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی کلامی ہوتا کہ فرما دیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت کر لیا ہے۔ زہری کا نے بھی عروہ اور عمرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۸۸۶ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ کی تفسیر

[illegible]

حفصہ بنت سیرین ... کہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ پڑھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں "اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ پہلے اتار دوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آکر بیعت کرلی۔

۲۰۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ، "اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی" (آیت ۱۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

۲۰۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت نسواں کے متعلق ہے۔ سفیان اکثر صرف آیت ہی کا ذکر کرتے تھے۔ پھر فرمایا۔ پھر جو اپنا عہد پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہوا اور اس پر حد قائم ہوئی تو اس کے لئے وہ کفارہ ہوگی۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اُسے معاف کر دے۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور وہ منظر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ. وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا. نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.

باب ۸۸۷ سُوْرَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، مَرْصُوصٌ، مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ.

باب ۸۸۸ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

۳۰۰۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

باب ۸۸۹ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

اب بھی میری نگاہوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ جب کہ آپ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا "اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں، اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو اُن سے بیعت لو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" آیت ۱۲۔ جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا تمہیں یہ منظور ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ حسن بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھے کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلا دیا تو عورتوں نے حضرت بلال کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں

سورۃ الصف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ اللہ کی طرف کون میرے پیچھے آتا ہے؟ ابن عباس کا قول ہے مَرْصُوصٌ ایک حصہ دوسرے سے لگتا ہوا دوسرے کا قول ہے، مرصوص سیسہ پلائی ہوئی۔

مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ کی تفسیر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کتنے ہی نام ہیں: ۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ذریعے مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

سورۃ الجمعہ کی تفسیر

قَوْلُهُ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے حضرت عمر نے فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ پڑھا ہے۔

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہونے لگی یعنی: ۔ اور ان میں سے دوسرے ابھی تک . . . . جو ان اگلوں سے نہ ملے (آیت ۳) ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا ۔ یا رسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی بھی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کرم حضرت سلمانؓ پر رکھ کر فرمایا ۔ اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی اسے وہاں سے بھی حاصل کرے گا ۔

ف: یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کے بارے میں بہت بڑی بشارت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ہی جملہ ائمہ مجتہدین میں امام اعظم کہلانے کے مستحق ہیں۔ بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) ان کا فہم درحقیقت فہم نبوت کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات ان کی پرواز کی بلندی اور دقت معانی کے باعث ان کے بعض مسائل کو سمجھ نہ پاتے اور معترض ہو جاتے جس درجہ ان کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب تر ہے اتنا کسی اور مجتہد کو میسر نہیں آیا۔ امام ابوحنیفہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجتہادی معجزہ ہیں۔ ان کے بارے میں حدیث کی بشارتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کرم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا ۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ان میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی اسے حاصل کرے گا (بخاری)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ اگر دین ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک آدمی جاکر اسے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک شخص اس تک پہنچ جائے گا (مسلم باب فضل فارس)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس کا ایک فرد اسے حاصل کرے گا (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

۵۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے کچھ لوگ اسے حاصل کرلیں گے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن [illegible]

ہو اہوتا تو فارس (ایران) والوں میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے (معجم الطبرانی)

مذکورہ احادیث کی بنا پر نویں صدی کے مجدد، صاحب تصانیف کثیرہ متندہ نافعہ، محدث کبیر، خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارسی النسل نہیں ہے۔ ان احادیث سے امام ابو حنیفہ کی غایت درجہ فضیلت ثابت ہوتی ہے اور واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ایمان، دین اور علم کی حقیقت کو پا لیا تھا۔ مذکورہ احادیث کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق تبییض الصحیفہ میں یہ فرمایا۔

فهذا اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة۔ — پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے بارے میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات جلیلہ دیگر تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔ حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث اہل کشف و کرامات میں سے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب حنفی رہا اور ہر دور کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں دو تہائی سے نہ کم رہی اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متحدہ ہندوستان (پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش) پر حنفیوں نے آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور فقہ حنفی کو یہاں قانون کا درجہ حاصل رہا ہے۔ احناف کے سوا اس ملک میں آٹے میں نمک کے برابر شیعہ حضرات بھی تھے اور ان کے سوا کسی تیسرے فرقے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں جتنے بھی فرقے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برٹش گورنمنٹ کے وہ نامراد تحفے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دیئے تاکہ یہ اہل اسلام کے خلاف معرکہ آرائی کرتے رہیں اور مسلمانوں کو کبھی متحد ہونا نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا فرد پیدا کرے جو حق و باطل میں تمیز کر کے کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا منوا سکے، آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور بلندیٔ پرواز تک رسائی نہ ہونے کے باعث معترض ہو بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کرنا ضروری شمار کیا کیونکہ امت محمدیہ کا سواد اعظم ان کی پیروی اور تقلید پر متفق ہے۔ ایسے جملہ حضرات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مخالفان او را صاحب رائے میدانند و الفاظے کہ مبنی از سوء ادب اند باو منتسب سازند با وجود آنکہ ہمہ بکمال علم و وفور ورع و تقویٰ او معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ایشاں را توفیق دہاد کہ آزار ایں رأس دین و رئیس اہل اسلام نمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ۔ جماعہ کہ اکابر دین را اصحاب رائے می دانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاں

مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے لفظوں سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں، حالانکہ وہ سب آپ کے علمی کمال اور ورع و تقویٰ سے مالا مال ہونے کے معترف ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس کو اذیت نہ پہنچائیں اور مسلمانوں کے سواد اعظم کے دلوں کو نہ دکھائیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں وہ جماعت جو ان اکابر دین کو اصحاب رائے جانتی

نمی نمایند پس سواد اعظم از اہلِ اسلام بزعم فاسد ایشاں ضلال و مبتدع باشند بلکہ از جرگہ اہلِ اسلام بیرون بوند۔ ایں اعتقاد کند مگر جاہلے کہ از جہلِ خود بیخبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطالِ شطر دین است ناقصے چند احادیثِ چند یاد گرفتہ اند و احکام شریعت را منحصر دراں ساختہ اند و ما ورائے معلوم خود را نفی می نمایند و آنچہ نزد ایشاں ثابت نشدہ منتفی می سازند

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے تو اس طرح مسلمانوں کا سوادِ اعظم اُن کے زعمِ فاسد کی رو سے گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ دائرہ اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر جو وہ جاہل کہ خود اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندیق جو آدھے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم والے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو اُن میں منحصر ٹھہرا لیتے ہیں اور جو باتیں اُن کی معلومات سے باہر ہیں اُن کی نفی کر دیتے ہیں اور جو اُن کے نزدیک ثابت نہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو علمیت و روحانیت کے یکساں اور سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ہوئے ہیں انہوں نے اپنی علمی اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابو حنیفہ اور دیگر آئمہ و فقہا کو کیا دیکھا، اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حاسدینِ امامِ اعظم پر یوں تاسف کیا ہے۔

وائے ہزار وائے از تعصب ہائے باردِ ایشاں و از نظر ہائے فاسد ایشاں۔ بانی فقہ ابو حنیفہ است و سہ حصہ از فقہ اُو را مسلم داشتہ و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند۔ در فقہ صاحبِ خانہ اُوست و دیگراں ہمہ عیالِ وے اند۔ باوجود التزام ایں مذہب مرا با امام شافعی گویا محبت ذاتی ست و بزرگ میدانم لہٰذا در بعض اعمالِ نافلہ تقلید مذہبِ اُو می نمایم اما چہ کنم کہ دیگراں را با وجود وفورِ علم و کمالِ تقوی در جنب امام ابو حنیفہ در رنگِ طفلاں می یابم۔

(مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

افسوس! ہزار افسوس!! اُن لوگوں کے بیجا تعصب اور اُن کی فاسد نظروں پر۔ فقہ کے بانی امام ابو حنیفہ ہیں اور فقہ سے تین حصے اِن کے لیے مسلّم ہیں جبکہ باقی چوتھائی میں دوسرے (آئمہ و فقہا) شرکت رکھتے ہیں۔ فقہ میں صاحبِ خانہ یہ ہیں اور باقی سب اِن کے بال بچے ہیں۔ باوجود اِس مذہب کے التزام کے مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور بزرگ جانتا ہوں للہٰذا بعض اعمالِ نافلہ میں اُن کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ دوسروں کو وفورِ علم اور کمالِ تقویٰ کے باوجود امام ابو حنیفہ کے پہلو میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اپنے اِس گنہگار بندے کو مسلمانوں کے اِس سوادِ اعظم میں رکھے اور ان بزرگوں کے زیرِ سایہ میرا حشر و نشر فرمائے آمین۔

۲۰۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
[illegible]

عبد اللہ بن عبد الوہاب، عبد العزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ.

باب ٨٩٠ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً.

٢٠٠٧ - حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا. فَأَنْزَلَ اللهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا.

باب ٨٩١ قَوْلِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ إِلَى الْكَاذِبُونَ

٢٠٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ يَقُولُ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ

علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ اُسے (ایمان کو) ان میں سے کچھ لوگ پالیں گے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً کی تفسیر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے پاس تھے اُس وقت بارہ حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی: ۔ اور جب انہوں نے تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیے (آیت ۱۱)

سورۃ المنافقون کی تفسیر

انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور آپ اللہ کے رسول ہیں

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبد اللہ بن اُبی کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ کہ اُن لوگوں پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں، یہاں تک کہ جو ان کے گرد ہیں وہ پریشان ہو جائیں۔ ...... کہتے ہیں کہ ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو بڑی عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اُس کو نکال دے گا جو نہایت ہی ذلت والا ہے (آیت ۷، ۸) پس میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔ تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور اُسے سچا قرار دیا۔ اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ پس میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔ پس میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں تجھے جھوٹا قرار دیتے اور کیوں تجھ سے ناراض ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ.

باب ۸۹۲ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّونَ بِهَا

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ. لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا، وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ عَمِّي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَصَدَّقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِي مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي بَيْتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ.

باب ۸۹۳ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ أَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پڑھی اور فرمایا۔ اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا۔ میں نے عبد اللہ بن اُبی بن سلول (منافقین کا سردار) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں“ اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور ایسا ہوگا کہ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ سب سے زیادہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا۔ پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا۔ اور میرے چچا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور واقعہ عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ کبھی نہ پہنچا ہوگا۔ چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ منافقون نازل فرمائی اور ”جب آئیں... وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں...... اور جو بہت عزت والا ہے وہ مدینے سے ضرور اُس کو نکال دے گا جو بہت ذلت والا ہے۔“ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس سورت کو پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن اُبی نے کہا کہ اُن لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم لوٹ کر گئے تو مدینے سے...۔ میں نے اس کی خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دی۔ تو انصار نے مجھے ملامت کی کیونکہ عبد اللہ بن اُبی قسم کھا گیا کہ اُس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ وحی نازل فرمائی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ
وَنَزَلَ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا الْآيَةَ. وَقَالَ
ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٨٩٤ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ

وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ
قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ.

٤٢٠١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ
فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى
مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ
وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ
مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ
فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا
قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي
فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَقَوْلُهُ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا
أَجْمَلَ شَيْءٍ.

باب ٨٩٥ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

رَسُولُ اللهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ
وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ. حَرَّكُوا اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرَأُ بِالتَّخْفِيفِ مِنْ
لَوَيْتُ.

... اعمش، عمرو ...
ابن ابی لیلیٰ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ کی تفسیر

اور جب تو انہیں دیکھے اُن کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُن کی بات غور سے سنے۔ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی۔ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں۔ وہ دشمن ہیں، تو اُن سے بچتے رہو۔ اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں (المنافقون ۴)

حضرت ابن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لوگوں کو بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اس پر عبداللہ بن اُبی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے گرد ہیں اُن پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں اور کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اُس سے اُس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ پس آپ نے عبداللہ بن اُبی کو بلایا اور اُس سے پوچھا تو اُس نے قسم کھا کر کہا کہ اُس نے ایسا نہیں کہا ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے جھوٹی بات کہی ہے۔ پس لوگوں کے اس فیصلے سے میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالٰے نے میری تصدیق میں سورۂ منافقون نازل فرما دی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اُن منافقین کو بلایا تاکہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے تو انہوں نے اپنے سر گھما لئے، اسی لئے تو اللہ تعالٰے نے انہیں دیوار پر لگی ہوئی کڑیاں کہا ہے اور وہ دیکھنے میں تھے بھی بظاہر بڑے خوبصورت۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ کی تفسیر

اور جب اُن سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں (آیت ۵) یعنی سروں کو اس طرح حرکت دیتے جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تمسخر اڑانا مقصود تھا۔ بعض نے لَوَّوْا کو لَوَيْتُ سے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

۲۰۱۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَأَصَابَنِيْ غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ وَقَالَ عَمِّيْ مَا أَرَدْتَ إِلٰى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) کے ساتھ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن اُبی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ بند کر دو یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹے تو جو سب سے زیادہ والا ہے وہ ضرور اس سے اس کو نکال دے گا جو سب سے ذلت والا ہے۔" میں نے اس کا ذکر اپنے چچا جان سے کر دیا اور انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کہہ دی۔ (منافقین کے قسم کھانے پر) آپ نے انہیں سچا کر دیا تو مجھے اتنا صدمہ پہنچا کہ جتنا کبھی نہ پہنچا ہوگا میں اپنے گھر میں جا بیٹھا۔ میرے چچا جان نے فرمایا کہ اس بات سے تمہیں کیا حاصل ہوا جبکہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اور تم سے ناراض ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ المنافقون نازل فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ پھر آپ نے یہ سورۃ پڑھ کر سنائی کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

بَابٌ ۸۹۶ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ.

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ کی تفسیر

اُن پر ایک سا ہے تم اُن کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا بیشک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا (آیت ۶)

۲۰۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا [illegible]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان راوی نے ایک دفعہ (غزوہ کی جگہ) جیش کہا۔ مہاجرین میں سے ایک نے کسی انصاری کو ٹھوکر ماری تو انصاری نے آواز دی کہ "انصار کی مدد کرو" اور مہاجر نے بھی آواز دی کہ "مہاجرین کی مدد کرو۔" جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا سُنا تو فرمایا۔ یہ زمانہ جاہلیت کی یاد کس نے تازہ کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ، مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر ماری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح آوازیں نہیں نکالنی چاہئیں یہ تو بری بات ہے۔ جب عبد اللہ بن اُبی نے یہ بات سنی تو کہا، یوں کر دیا خدا کی قسم اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو اُس سے جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ ضرور اس کو نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔" جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔ [illegible]

الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۸۹۷ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَيَتَفَرَّقُوا وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ.

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَزِنْتُ عَلَى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِي أَوْفَى اللّٰهُ لَهُ بِأُذُنِهِ.

بَابُ ۸۹۸ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

۲۰۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

چھوڑ دو، لوگوں میں یہ چرچا ہونے لگے گا کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کروا دیتے ہیں جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو انصار کی تعداد مہاجرین سے زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی تھی۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے سن کر یاد کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا کی تفسیر

وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں ہے (آیت ۷)

عبداللہ بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرّہ کے واقعے سے (جس میں متعدد صحابۂ کرام شہید ہوئے) مجھے بہت صدمہ پہنچا ہے۔ پس حضرت زید بن ارقم نے میرے لئے خط لکھا کہ مجھے بھی اس کا بہت رنج ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور اُن کے بیٹوں کی۔ ابن الفضل راوی کو اس میں شک ہے کہ انصار کے پوتوں کے لئے بھی آپ نے یہ دعا کی تھی یا نہیں۔ پس جو لوگ حضرت انس کے پاس تھے اُن میں سے کسی نے ان کے متعلق پوچھا تو حضرت انس نے فرمایا کہ یہ (حضرت زید بن ارقم) وہ شخص ہیں جن کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کی سماعت کو اللہ تعالیٰ نے سچی قرار دیا ہے۔

يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ کی تفسیر

کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اُس میں سے نکال دے گا اُسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کو ٹھوکر مار دی تو انصاری نے آواز دی: "انصار کی مدد کرو"۔ اور مہاجر نے بھی آواز دی: "مہاجرین کی مدد کرو"۔ جب

فقال الانصاري يا للانصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فسمعها الله رسوله صلى الله عليه وسلم قال ما هذا فقالوا كسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال الانصاري يا للانصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فانها منتنة قال جابر وكانت الانصار حين قدم النبي صلى الله عليه وسلم اكثر ثم كثر المهاجرون بعد فقال عبد الله بن ابي اوقد فعلوا والله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه دعني يا رسول الله اضرب عنق هذا المنافق قال النبي صلى الله عليه وسلم لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه.

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا ۔ بات کیا ہوئی ہے ؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر ماردی تھی ۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لئے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو ۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو ، یہ تو بُری بات ہے ۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی ۔ اس پر عبد اللہ بن اُبَیّ نے کہا کہ تم ایسا کرو اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اُس سے ضرور اُسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے ۔ اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے : یا رسول اللہ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ اس منافق کی گردن اُڑا دوں ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں ۔

باب ۸۹۹ سورة التغابن

وقال علقمة عن عبد الله ومن يؤمن بالله يهد قلبه هو الذي اذا اصابته مصيبة رضي وعرف انها من الله.

سورۂ التغابن کی تفسیر

علقمہ بن قیس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو نور ہدایت سے معمور دیتا ہے ۔ ایسے شخص کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ رضائے الٰہی پر راضی رہتا اور جانتا ہے کہ یہ اللہ ...

باب ۹۰۰ سورة الطلاق

وقال مجاهد وبال امرها جزاء امرها.

۲۰۱۶ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني سالم ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما اخبره انه طلق امراته وهي حائض فذكر عمر لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتغيظ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض فتطهر فان

سورہ الطلاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ کسی کام کا وبال اُس کا بدلہ ہوتا ہے ۔

سالم کا بیان ہے کہ اُن کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے واپس لوٹاؤ اور اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اُس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاکی کی حالت میں دے

بدا له أن يطلقها فليطلقها طاهرا قبل أن يمسها فتلك العدة كما أمره الله. وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن ومن يتق الله يجعل له من أمره يسرا. وأولات الأحمال واحدها ذات حمل.

۲۰۱۷۔ حدثنا سعد بن حفص حدثنا شيبان عن يحيى قال أخبرني أبو سلمة قال جاء رجل إلى ابن عباس وأبو هريرة جالس عنده فقال أفتني في امرأة ولدت بعد زوجها بأربعين ليلة فقال ابن عباس آخر الأجلين قلت أنا وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن قال أبو هريرة أنا مع ابن أخي يعني أبا سلمة فأرسل ابن عباس غلامه كريبا إلى أم سلمة يسألها فقالت قتل زوج سبيعة الأسلمية وهي حبلى فوضعت بعد موته بأربعين ليلة فخطبت فأنكحها رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان أبو السنابل فيمن خطبها. وقال سليمان بن حرب وأبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد قال كنت في حلقة فيها عبد الرحمن بن أبي ليلى وكان أصحابه يعظمونه فذكر الأجلين فحدثت بحديث سبيعة بنت الحارث عن عبد الله بن عتبة قال فضمز لي بعض أصحابه قال محمد ففطنت له فقلت إني إذا لجريء إن كذبت على عبد الله بن عتبة وهو في ناحية الكوفة فاستحيا وقال لكن عمه لم يقل ذلك فلقيت أبا عطية مالك بن عامر فسألته فذهب يحدثني حديث سبيعة فقلت هل

ورنہ لیکن ہاتھ لگانے سے پہلے اور حکم الٰہی کے مطابق یہی عدت ہے اور حمل والی عورتوں کے لئے عدت یہ ہے کہ وضع حمل ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اُس کے کام میں آسانی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور اُولاتِ اَحمال کا واحد ذاتُ حمل ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُس آدمی نے کہا کہ مجھے اس عورت کے بارے میں فتویٰ دیجئے جو اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں عدتوں میں سے دوسری (جس کے دن زیادہ ہوں)۔ میں ابو سلمہ نے کہا (قرآن کریم میں تو یہ ہے) اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں (آیت ۴) حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ سے اتفاق کرتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے اپنے غلام کُریب کو بھیجا کہ اس کا واقعی حکم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے معلوم کر کے آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ کا شوہر شہید ہو گیا تھا اور وہ اُس وقت حاملہ تھیں، تو اُن کے وصال کے چالیس روز بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا گیا اور خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں ابو السنابل بھی تھے۔ ایوب سختیانی نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ میں اُس حلقہ میں موجود تھا جس کے اندر عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ تھے اور اُن کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے تھے تو انہوں نے دونوں عدتوں کا ذکر کیا۔ پس میں نے عبداللہ بن عتبہ کے واسطے سے حضرت سبیعہ بنت حارث کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے بعض ساتھیوں نے روکا محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں دانستہ عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں، حالانکہ وہ نواحِ کوفہ میں رہتے ہیں۔ وہ شرمسار ہو کر کہنے لگے کہ اُن کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور اُن سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سبیعہ بیان کی پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپ نے عبداللہ بن مسعود سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ

عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا الرُّخْصَةَ، لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا۔ کیا تم عورتوں پر سختی کرتے ہو اور اُن کے بارے میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ حالانکہ عدت کے کم دنوں والی سورۃ النساء ذکری آیت عدت کے زیادہ دنوں والی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے یعنی "حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں"۔

باب ۹۰ سُوْرَةُ الْمُتَحَرِّمِ

سورۃ التحریم کی تفسیر

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی۔ اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفَّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دینا ہوگا۔ نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا طرزِ عمل بہترین نمونہ ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهٗ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ اَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا کرتے اور کافی دیر ٹھہرے رہتے۔ اس پر میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ نے آپس میں ٹھہرائی کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے۔ (چنانچہ میں نے یہی کہا) تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ بہرحال میں اب یہ بھی نہیں پیوں گا اور میں نے قسم کھائی ہے۔ تم اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

باب ۹۰۲ تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ.

تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ کی تفسیر

تم اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک اللہ

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ اَنَّهٗ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ ابْنَ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سال تک میں یہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق دریافت کروں لیکن اُن کی ہیبت کے سبب مجھے پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی یہاں تک کہ وہ حج کے ارادے

الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً
لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ
وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ
قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ
حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنْ كُنْتُ
لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ
هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ
عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ قَالَ
ثُمَّ قَالَ عُمَرُ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ
أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا
قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتْ
امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا
مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ
لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ
وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ
رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا
يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ
عُقُوبَةَ اللهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا
حُبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ
عَائِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ
لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ
[illegible]

سے نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ نکلا۔ جب ہم آ رہے تھے تو وہ ایک پیلو کے
درخت کے پاس قضائے حاجت کے لئے گئے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اُن کے انتظار
میں کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا۔
اُس وقت میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
ازواج مطہرات میں سے وہ کونسی دو ہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کیا تھا۔
انہوں نے فرمایا۔ وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ یہ فرماتے ہیں، پھر میں نے کہا کہ خدا
کی قسم میں ایک سال سے یہ بات پوچھنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ لیکن آپ کی ہیبت کے
کے باعث دریافت نہ کر سکا۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ
خیال ہو کہ مجھے فلاں بات کا علم ہے۔ تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر مجھے اسکا علم ہو گا
تو تمہیں بتا دیا کرونگا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم
زمانہ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
اُن کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اور اُن کا وہ حق
مقرر فرمایا جو بھی مقرر فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے کسی معاملے میں
سوچ بچار کر رہا تھا کہ میری اہلیہ نے کہا: کاش! آپ ایسا اور ایسا کرتے۔ وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں
تم میرے اس معاملے میں کیوں دخل دیتی ہو؟ انہوں نے کہا: اے ابن خطاب
یہ آپ کیسی عجیب بات کر رہے ہیں؟ آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو مطلقاً جواب نہ دیا
جائے۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب
دیتی ہیں۔ جس پر ایک سارا دن حضور نے غصے کی حالت میں گزارا۔ پس حضرت عمر
کھڑے ہو گئے۔ اپنی چادر سنبھالی یہاں تک کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور
اُن سے کہا: اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو
یہاں تک کہ حضور سارا دن غصے میں گزارتے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا۔
خدا کی قسم ہم تو سب کی سب حضور کو جواب دیتی ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ کیا
تم یہ جانتی ہو کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے غضب سے بچا سکتا ہوں؟ اے بیٹی! جس کا حسن مقبول بارگاہ رسالت ہے
اور جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبت ہے اس کا معاملہ
تمہیں دھوکا نہ دے جائے۔ اُن کا اشارہ حضرت عائشہ کی طرف تھا۔ وہ

فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل آیا اور رشتہ داری کے سبب حضرت ام سلمہ
[illegible] گفتگو کی تو ام المومنین حضرت ام سلمہ نے

وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحِ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ۔

باب وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ

أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ

فرمایا: اے ابن خطاب! آپ پر تعجب ہوتا ہے۔ کہ آپ ہر بات میں دخل اندازی کرتے ہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنے سے بھی نہیں رکتے۔ پس خدا کی قسم انہوں نے ایسا سخت مواخذہ کیا کہ میرا غصہ فرو ہوگیا۔ پس میں اُن کے پاس سے چلا آیا چنانچہ میرا ایک انصاری دوست تھا جب میں بارگاہِ رسالت سے غیر حاضر ہوتا تو وہ مجھے اُس وقت کی باتیں بتاتا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں جاکر اُسے بتایا کرتا اور اُن دنوں ہمیں غسان کے ایک بادشاہ کے حملے کا خطرہ تھا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ حملہ کرنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہمارے دل اس خوف سے لبریز تھے جب میرے انصاری دوست نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو، کھولو۔ پس میں نے کہا۔ کیا غسانی آگیا؟ اُس نے کہا۔ بلکہ اس سے بھی سخت معاملہ سامنے آگیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار فرمالی ہے۔ پس میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ کی ناک خاک آلود ہو۔ میں نے اپنا کپڑا (چادر) لیا پھر باہر نکلا یہاں تک کہ کاشانۂ اقدس تک جا پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بالاخانے پر تشریف فرما تھے۔ جس پر چڑھنے کے لئے سیڑھی لگائی ہوئی تھی اور سیڑھی کے پاس آپ کا ایک سیاہ فام غلام کھڑا تھا۔ میں نے اُس سے کہا کہ میری جانب سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب حاضر ہوا ہے۔ پس مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا۔ جب میں نے حضرت اُم سلمہ کی گفتگو بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اُس وقت حضور ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جبکہ چٹائی اور جسم اطہر کے درمیان کوئی کپڑا بچھا ہوا نہ تھا اور سرِ مبارک کے نیچے چمڑے کا سرہانہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔ اور مقدس پیروں کے نیچے سلم کے پتے بچھائے ہوئے تھے۔ سرہانے کی جانب چند کچے چمڑے لٹک رہے تھے پس میں نے حضور کے پہلو میں بوریئے کے نشانات دیکھے تو میں بے اختیار رونے لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ بیشک یہ کسریٰ اور قیصر کیسے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ کی تفسیر

اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات فرمائی۔ پھر جب وہ اُس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے اُسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب نبی نے اُسے اس کی خبر دی۔ بولی حضور کو کس نے بتایا؟ فرمایا مجھے علم والے

الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خبر دار نے بتایا (آیت ۳) اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں جہانوں کا بادشاہ بنایا لیکن دنیاوی آرام وراحت کے لیے آپ کے کاشانۂ اقدس میں سامان کیا تھا کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی گزارنے پر کوئی رضامند ہوسکتا ہے؟ کیا اس سامان میں مزید کچھ کمی کی جاسکتی ہے؟

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرمادیا ہے ——— جس سے اس کے معبود نے فرمایا:- اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہ جس نے خود فرمایا: يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال الذهب ——— اعطيت الكنزين ——— اعطيت مفاتيح خزائن الارض ——— اعطيت مفاتيح كل شيئ ———

جس کو حقیقی مالک نے کو زمین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سر پر خلافتِ عظمیٰ کا تاج رکھ دیا ——— اس ہستی نے اپنی مرضی سے دنیاوی زندگی اس طرح گزاری کہ سامان گھر میں تھا تو برائے نام۔ غذا تھی تو جَو کی روٹی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی روزانہ تین یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کبھی فاقہ یہ جو کچھ پسند فرمایا اس کے پیش نظر یہی کہنا چاہیے۔

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

یہ سب کچھ اختیاری تھا۔ اگر چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات ہوتے اور دولت کے انبار۔ دنیا کی کونسی نعمت تھی جو حاضر خدمت نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزاری کہ کوئی غریب سے غریب امتی بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور نہ کبھی دل برداشتہ ہو۔ مجبوری کی بات اور ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کرے یہ بات ہی کچھ اور ہے۔ شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

امارت کیا شکوہِ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا پس میں نے کہا۔ اے امیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے وہ دونوں کونسی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کرلیا تھا؟ ابھی میں بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا:- وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

باب ۹ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ

قُلُوْبُكُمَا صَغَوْتُ وَاَصْغَيْتُ مِلْتُ لِتَصْغٰى لِتَمِيْلَ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ عَوْنٌ تَظَاهَرُوْنَ. تَعَاوَنُوْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ اَوْصُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدِّبُوْهُمْ.

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ اَجِدْ لَهٗ مَوْضِعًا حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَهٗ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ اَدْرِكْنِيْ بِالْوَضُوْءِ فَاَدْرَكْتُهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا اَتْمَمْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

وَاِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کی تفسیر

صَغَوْتُ اور اَصْغَيْتُ میں مائل ہوا لِتَصْغٰى تاکہ تم مائل ہو وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ ظَهِيْرٌ میں ظهير سے مراد مددگار ہے تَظَاهَرُوْنَ وہ مدد کرتے ہیں مجاہد کا قول ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ یعنی اپنی جانوں اور اہل و عیال کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرو اور انہیں ادب سکھاؤ۔

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ازواج مطہرات میں سے جن دو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک معاملے میں نعرہ باندھا اُن کے بارے میں دریافت کروں۔ چنانچہ ایک سال تک مجھے دریافت کرنے کا مناسب موقع ہاتھ نہ آیا۔ یہاں تک کہ میں حج کے لئے اُن کے ساتھ نکلا۔ جب ہم ظہران کے مقام پر تھے تو حضرت عمر رفع حاجت کے لئے گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنا ہے تو میں ایک چھاگل میں پانی لے آیا۔ (وہ وضو کر رہے تھے اور) میں پانی ڈال رہا تھا۔ یہ مجھے خاص موقع نظر آیا چنانچہ میں عرض گزار ہوا:۔ اے امیر المومنین! ازواج مطہرات میں سے وہ کونسی دو تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ ابھی میں اپنی بات پوری کرنے بھی نہ پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

باب ۹۵ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ

اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا.

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ.

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ کی تفسیر

اُن کا رب قریب ہے، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے، اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ والیاں، بندگی کرنے والیاں، روزہ داریں، بیاہیاں اور کنواریاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ پر دباؤ ڈالنے کے لئے جمع ہو گئیں۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ اُن کا رب انہیں آپ سے بہتر بیویاں عطا فرما دے گا۔ چنانچہ اُسی موقع پر یہ آیت نازل ہو گئی۔ (آیت ۵)

باب ۹۰۶ (تبارك الذي بيده الملك)

التفاوت: الاختلاف والتفاوت والتفوت واحد. تميز: تقطع. مناكبها: جوانبها. تدعون وتدعون مثل تذكرون وتذكرون. ويقبضن: يضربن بأجنحتهن. وقال مجاهد: صافات: بسط أجنحتهن. ونفور: الكفور.

سورۃ الملک کی تفسیر

التفاوت: اختلاف التفاوت اور التفوت ہم معنی ہیں تمیز: ٹکڑے ٹکڑے ہونا مناکبھا: اُس کے کنارے تدعون اور تدعون اُسی طرح ہیں جیسے تذکرون اور تذکرون ہیں۔ یقبضن: اپنے پروں کو مارتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے صافات پروں کا پھیلانا نفور: کفر کرنا

باب ۹۰۷ (ن والقلم)

وقال قتادة: حرد: جد في أنفسهم. وقال ابن عباس: لضالون: أضللنا مكان جنتنا. وقال غيره: كالصريم: كالصبح انصرم من الليل والليل انصرم من النهار، وهو أيضا كل رملة انصرمت من معظم الرمل. والصريم أيضا المصروم مثل قتيل ومقتول.

سورۃ القلم کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے: حرد: اپنے دلوں میں کوشش کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے: لضالون: ہم بھول گئے کہ ہمارا باغ کہاں ہے دوسرے کا قول ہے: کالصریم: صبح کی طرح جو رات سے جدا ہو جاتی ہے اور رات کی طرح جو دن سے الگ ہو جاتی ہے اور اسی طرح ریت کا ہر ذرہ جو ٹیلوں سے جدا ہو جاتا ہے اور الصریم بھی اسی طرح المصروم سے ہے جیسے قتیل سے مقتول ہے

باب ۹۰۸ عتل بعد ذلك زنيم

۲۰۲۴۔ حدثنا محمود حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي حصين عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما: عتل بعد ذلك زنيم، قال: رجل من قريش له زنمة مثل زنمة الشاة.

عتل بعد ذلك زنيم کی تفسیر

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: اس سب پر طرہ یہ کہ اُس کی اصل میں خطا ہے (آیت ۱۳) قریش کے جس آدمی کے بارے میں ہے اُس کی اصل میں خطا خطا اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی خاص نشانی نمایاں ہوتی ہے۔

۲۰۲۵۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثة بن وهب الخزاعي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ألا أخبركم بأهل الجنة، كل ضعيف متضعف لو أقسم على الله لأبره، ألا أخبركم بأهل النار، كل عتل جواظ مستكبر. يوم يكشف عن ساق.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اہل جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا، لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں جہنمیوں کی پہچان نہ بتا دوں؟ ہر درشت خو، جھگڑالو اور مغرور۔

خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن و مؤمنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء و سمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظھرہ طبقا واحدا۔

ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالے اپنی پنڈلی (جس کی حقیقت خدا خود جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورت اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تختے کے مانند ہو جائے گی (یعنی سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

باب ۹۰۹ (الحاقۃ)

عیشۃ راضیۃ یرید فیہا الرضاء القاضیۃ الموتۃ الاولی التی متھا ثم احیا بعدھا من احد عنہ حاجزین احد یکون للجمع وللواحد وقال ابن عباس الوتین نیاط القلب قال ابن عباس طغی کثر ویقال بالطاغیۃ بطغیانھم ویقال طغت علی الخزان کما طغی الماء علی قوم نوح

سورۃ الحاقہ کی تفسیر

عیشۃ راضیۃ یعنی الرضیۃ ہے یعنی پسندیدہ۔ القاضیۃ پہلی موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ احد عنہ حاجزین اس میں احد جمع اور واحد دونوں کے لئے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے۔ الوتین رگ جان۔ ابن عباس کا قول ہے۔ طغی زیادہ ہو جانا، جیسے قوم ثمود کو الطاغیۃ کہتے ہیں جو طغیان سے ہے اور طغت علی الخزان بھی بولتے ہیں جیسے طغی الماء علی قوم نوح۔

باب ۹۱۰ (سأل سائل)

الفصیلۃ اصغر آبائہ القربی الیہ ینتمی من انتمی للشوی الیدان والرجلان والاطراف وجلدۃ الراس یقال لھا شواۃ وما کان غیر مقتل فھو شوی والعزون الجماعات وواحدھا عزۃ

سورۃ المعارج کی تفسیر

الفصیلۃ جو تمیم کے آباؤ اجداد میں اس کا سب سے قریب ہو۔ الشوی دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کھال کو شواۃ کہتے ہیں اور جن کے کٹنے سے آدمی نہ مرے وہ شوی ہیں۔ العزون جماعتیں۔ اس کا واحد عزۃ ہے۔

باب ۹۱۱ (انا ارسلنا)

اطوارا طورا کذا وطورا کذا یقال عدا طورہ ای قدرہ والکبار اشد من الکبار وکذلک جمال وجمیل لانھا اشد مبالغۃ وکبار الکبیر وکبارا ایضا بالتخفیف

سورۃ نوح کی تفسیر

اطوارا کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طور طورہ سے اس کا قدر مراد ہے۔ الکبار بہت ہی بڑا مراد ہے، جیسے جمیل سے جمال۔ اس میں اکبر کا شدید مبالغہ ہے۔ یہ تخفیف

رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دُورٍ، وَلٰكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ، وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً.

۲۰۲۷ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَإٍ، وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ أُولٰئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.

کی مگر حُسَّانٌ اور جُمَّالٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ دَیَّارًا یہ دَور سے ہے اور الدوران سے فَیْعَالٌ کے وزن پر بنایا گیا ہے جیسے حضرت عمر نے اَلْحَیُّ الْقَیَّامُ پڑھا ہے جو قُمْتُ سے ہے۔ دوسرے کا قول ہے۔ دَیَّارًا سے ایک آدمی مراد ہے۔ تَبَارًا ہلاکت۔ ابن عباس کا قول ہے۔ مِدْرَارًا لگاتار۔ وَقَارًا عزت و عظمت۔

عطاء خراسانی یا عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنا لیے۔ وَدٌّ بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُوَاعٌ بت بنی ہذیل کا تھا۔ یَغُوثُ یہ بنی مراد کا تھا پھر بنی غطیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یَعُوْقُ یہ ہمدان کا تھا اور نَسْرٌ یہ ذی الکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈال کر جن جگہوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے از راہ عقیدت ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی گھٹ گیا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔

بَابُ ۹۱۲ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا أَعْوَانًا.

۲۰۲۸ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ، فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

سورۂ جن کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ لِبَدًا مددگار، دست و بازو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان پر چنگاریاں ماری جاتی تھیں۔ شیطان جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم خبریں لا کر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے [illegible]

أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا روکا گیا ہے تو کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے باعث ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کی جانب بازارِ عکاظ کے ارادے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب شیطان نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انھوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا: "اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے" (آیت ۱، ۲) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی: "تم فرماؤ، مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا" اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ وحی

بَابٌ ۹۱۳ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ أَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا قُيُودًا مُنْفَطِرٌ بِهِ مُثْقَلَةٌ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيبًا مَهِيلًا الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيلًا شَدِيدًا.

سورۂ المزمل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: تَبَتَّلْ اس کا ہو جا۔ حسن کا قول ہے: أَنْكَالًا بیڑیاں۔ مُنْفَطِرٌ بِهٖ اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: كَثِيبًا مَّهِيْلًا اڑتی ہوئی ریت۔ وَبِيْلًا سخت۔

بَابٌ ۹۱۴ الْمُدَّثِّرِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيرٌ شَدِيدٌ قَسْوَرَةٌ رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسَدُ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ.

۲۰۲۹ ـ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا [illegible]

سورۂ المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: عَسِيْرٌ سخت، مشکل۔ قَسْوَرَةٌ لوگوں کا شور و غل۔ ابوہریرہ کا قول ہے کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو قَسْوَرَةٌ کہتے ہیں۔ مُسْتَنْفِرَةٌ بدکے ہوئے، خوفزدہ ہو کر بھاگنے والے۔

یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا قرآن [illegible]

سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُولُونَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ اَمَامِي فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ.

المدثر۔ میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابو سلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی:۔ اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو

(آیت ۱ تا ۳)

باب ۹۱۵ قُمْ فَاَنْذِرْ

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ.

قُمْ فَاَنْذِرْ کی تفسیر

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

باب ۹۱۶ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا اُخْبِرُكَ

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کی تفسیر

یحیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا۔؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی صورت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے

إلا بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاورت في حراء فلما قضيت جواري هبطت فاستبطنت الوادي فنوديت فنظرت أمامي وخلفي وعن يميني وعن شمالي فإذا هو جالس على عرش بين السماء والأرض فأتيت خديجة فقلت دثروني وصبوا علي ماء باردا وأنزل علي يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر وثيابك فطهر.

۲۰۳۲ ـ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري فأخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه فبينا أنا أمشي إذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فإذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء والأرض فجئثت منه رعبا فرجعت فقلت زملوني زملوني فدثروني فأنزل الله تعالى يا أيها المدثر إلى والرجز فاهجر قبل أن تفرض الصلوة وهي الأوثان.

تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورہ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آ گیا اس وقت کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت پر بیٹھا ہے۔ میں نے گھر آ کر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وحی بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں جا رہا تھا جبکہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو غار حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا:۔ مجھے کمبل اڑھا دو پس میرے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی:۔ یٰاَیُّہَا الْمُدَّثِّرُ تا فَاہْجُرْ (آیت ۱ تا ۵) یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور الرُّجْزَ سے مراد اوثان (بت) ہیں۔

باب ۹۱ ـ فالرجز فاهجر يقال الرجز والرجس العذاب.

والرُّجْزَ فَاهْجُرْ کی تفسیر

بعض کا قول یہ ہے کہ الرُّجْز اور الرِّجْس سے عذاب مراد ہے۔

۲۰۳۳ ـ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل قال ابن شهاب سمعت أبا سلمة قال أخبرني جابر بن عبد الله أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدث عن فترة الوحي فبينا أنا أمشي سمعت صوتا من السماء فرفعت بصري قبل السماء فإذا الملك الذي

ابوسلمہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وحی کا سلسلہ بند تھا تو میں ایک روز جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے

جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے اوپر خوف طاری ہو گیا کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آ گیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس مجھے کمبل اڑھا دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "اے بالاپوش اوڑھنے والے! اٹھ کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو" (آیت ۱ تا ۵)۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور متواتر وحی آنے لگی۔

باب ۹۱۸ سُورَةُ الْقِيَامَةِ

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًى هَمَلًا. لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سَوْفَ أَتُوبُ سَوْفَ أَعْمَلُ. لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ.

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ.

بَابُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ.

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ فَقِيلَ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ.

بَابُ [illegible] قَالَ

سورۃ القیامہ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ "تم یاد کرنے کی جلدی میں اپنی مبارک زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دو" (آیت ۱۶)

ابن عباس کا قول ہے:۔ سُدًی۔ آزاد، مہمل۔ لیفجر امامہ، جلدی توبہ کروں گا، جلدی عمل کروں گا۔ لا وزر، کوئی بچاؤ نہیں، کوئی پناہ گاہ نہیں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ آپ یاد کر لینے کے ارادے سے ایسا کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا:۔ "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔" (آیت ۱۶، ۱۷)

سعید بن جبیر کا ارشاد باری تعالیٰ:۔ لا تحرک بہ لسانک کے بارے میں بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا گیا کہ قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو اس خدشے کے پیش نظر کہیں بھول نہ جاؤ۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھ لیں یعنی وحی نازل کر دیں تو اس کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی تمہاری زبان سے بیان کروا دینا۔

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول

ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اعْمَلْ بِهِ.

۲۰۳۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ. أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى. تَوَعُّدٌ.

بَابٌ ۹۲: هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ. وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا، وَهٰذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا. وَذٰلِكَ مِنْ حِينِ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ خَلِيطٌ وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ. وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ. وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ. وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ.

ہے۔ قرآنہ ہم اسے بیان کردیں فاتبع اس کے مطابق عمل کرو۔

سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشادِ باری تعالیٰ: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو" (آیت ۱۶) کے بارے میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبرئیل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اور ہونٹوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ کو تکلیف ہوتی جو دوسرں کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔" یعنی فرمایا کہ اس کا تمہارے سینے میں محفوظ کردینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے۔ لہٰذا جب ہماری جانب سے پڑھا جاچکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کرو اور جب ہماری طرف سے نازل ہو تو غور سے سنو۔ پھر اس کا بیان کرنا ہماری ذمہ داری کہ تمہاری زبان سے بیان کرادیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ

سورۃ الدہر کی تفسیر

ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان پر ایسا زمانہ بھی گزرا ہے اور لفظ ھَلْ کبھی انکار کے لیے اور کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو سہی لیکن ناقابلِ ذکر تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا ہونے اور اس میں روح پھونکنے تک کا عرصہ ہے۔ اَمْشَاجٍ عورت کے پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خون اور جما ہوا خون جب ملیں تو اسے مَشِیْجٌ کہتے ہیں جیسے لفظ خَلِیْطٌ ہے اور مَمْشُوْجٌ گویا مَخْلُوْطٌ کی طرح ہے۔ سَلَاسِلًا اور اَغْلَالًا پڑھنا بعض کے نزدیک درست نہیں ہے۔ مُسْتَطِیْرًا طویل مصیبت۔ اَلْقَمْطَرِیْرُ سخت۔ یَوْمٌ قَمْطَرِیْرٌ بھی کہتے ہیں اور یَوْمٌ قُمَاطِرٌ بھی۔ اَلْعَبُوْسُ، اَلْقَمْطَرِیْرُ، اَلْقُمَاطِرُ اور اَلْعَصِیْبُ ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو مصیبت سے بھرے ہوئے ہوں۔ معمر کا قول ہے: اَسْرَھُمْ مضبوط

باب ۹۲۱ (وَالْمُرْسَلَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ: حِبَالٌ. ارْكَعُوا: صَلُّوا لَا يُصَلُّونَ. وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ، وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ، الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ.

۲۰۳۷ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا.

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ، وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ. وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا

سورۃ المرسلات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ جمالات رسے۔ ارکعوا۔ نماز پڑھو جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لا ینطقون۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین اور الیوم نختم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کافروں کی قیامت میں مختلف حالتیں ہوں گی کہ کبھی وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

عبدہ بن عبداللہ، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، منصور نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی ہے۔ حفص اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش، ابراہیم، اسود سے یہی روایت کی۔ یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق، عبدالرحمن بن الاسود، اسود بن یزید بن قیس نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبان مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے

خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

تھیں چاہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف لپکے لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

باب ۹۲۲ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کی تفسیر

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین تین گز یا اس سے کچھ کم لمبی لکڑیاں لیتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم القصر کا نام دیا کرتے تھے۔

باب ۹۲۳ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ کی تفسیر

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ۔

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تَرْمِي بِشَرَرٍ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین گز یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم القصر کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جمالات صفر، یعنی کشتی کے رسے ہیں اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ وہ ڈھیر درمیانے آدمی کے برابر ہو جاتا۔

باب ۹۲۴ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ کی تفسیر

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے کہ اچانک ہمارے قریب ایک سانپ آ نکلا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس کو مار ڈالو۔ جب ہم اس کی جانب لپکے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔۔۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سن کر یاد کیا ہے جو منیٰ کی اس غار میں موجود تھے۔

باب ۹۲۵ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

سورۃ النبا کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ، لَا يَرْجُونَ حِسَابًا: لَا يَخَافُونَهُ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا: لَا يُكَلِّمُونَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا. مُضِيئًا. عَطَاءً حِسَابًا: جَزَاءً كَافِيًا. أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي: أَيْ كَفَانِي

بَابُ ۹۲۶ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا زُمَرًا

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ. قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ ۹۲۷ وَالنَّازِعَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةَ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيَدُهُ. يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ: الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي تَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةُ الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ أَيَّانَ مُرْسَاهَا: مَتَى

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا حساب کا انھیں ڈر ہی نہ تھا۔ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا بغیر اس کی اجازت کے کوئی اس کے ساتھ کلام نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: وَهَّاجًا روشن چمکدار۔ عَطَاءً حِسَابًا پورا بدلہ۔ أَعْطَانِي مَا أَحْسَبَنِي۔ یعنی مجھے پورا صلہ دیا۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا۔ کی تفسیر

گروہ در گروہ، علیحدہ علیحدہ ٹولیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں دفعہ صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابوہریرہ سے) پوچھا، کیا چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس مہینے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے تمام اعضا گل جاتے ہیں سوائے ایک ہڈی کے اور وہ تھوڑی کی ہڈی ہے۔

سورۃ النازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ الْآيَةَ الْكُبْرَى ان کا عصا اور دست مبارک۔ کہتے ہیں النَّاخِرَةُ اور النَّخِرَةُ ہم معنی ہیں جیسے الطَّامِع اور الطَّمِع نیز الْبَاخِل اور الْبَخِيل۔ بعض کا قول ہے النَّخِرَةُ بوسیدہ۔ النَّاخِرَةُ وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے: الْحَافِرَةُ زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا قول ہے: أَيَّانَ مُرْسَاهَا انتہا ہوگی اور مُرْسَى السَّفِينَةِ جہاں

بَابٌ ۹۲۸ عَبَسَ

عَبَسَ: كَلَحَ وَأَعْرَضَ. وَقَالَ غَيْرُهُ: مُطَهَّرَةٌ: لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ: فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيرُ فَجُعِلَ التَّطْهِيرُ لِمَنْ حَمَلَهَا أَيْضًا. سَفَرَةٌ: الْمَلَائِكَةُ وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ، سَفَرْتُ: أَصْلَحْتُ بَيْنَهُمْ. وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا نَزَلَتْ بِوَحْيِ اللَّهِ وَتَأْدِيَتِهِ كَالسَّفِيرِ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: تَصَدَّى: تَغَافَلَ عَنْهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَمَّا يَقْضِ: لَا يَقْضِي أَحَدٌ مَا أُمِرَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَرْهَقُهَا: تَغْشَاهَا شِدَّةٌ. مُسْفِرَةٌ: مُشْرِقَةٌ. بِأَيْدِي سَفَرَةٍ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَتَبَةٍ. أَسْفَارًا: كُتُبًا. تَلَهَّى: تَشَاغَلَ. يُقَالُ وَاحِدُ الْأَسْفَارِ سِفْرٌ.

۴۳۵ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ.

سورۂ عبس کی تفسیر

عَبَسَ تیوری چڑھا کر منہ پھیرنا۔ دوسرے کا قول ہے: مُطَهَّرَةٌ یعنی اس کو نہیں چھوتے مگر پاک بندے جو فرشتے ہیں، یہ ارشادِ ربانی فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا کی طرح ہے کہ فرشتوں اور صحیفوں کو پاک رکھا ہے کیونکہ صحیفے پاک ہیں لہٰذا ان کے اٹھانے والے بھی پاک مقرر فرمائے۔ سَفَرَةٌ فرشتے، اس کا واحد سَافِرٌ ہے۔ سَفَرْتُ میں نے ان کی صلح کروائی اور فرشتے جو اللہ کی وحی لے کر آتے ہیں، وہ بھی سفیر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کرواتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے: تَصَدَّى اس سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے: لَمَّا يَقْضِ جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ ابن عباس کا قول ہے: تَرْهَقُهَا اس کو سختی سے ڈھانپ لے گی۔ مُسْفِرَةٌ چمکنے والی۔ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ کے بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ لکھنے والے۔ أَسْفَارًا کتابیں۔ تَلَهَّى مشغول ہوا۔ کہتے ہیں کہ الْأَسْفَار کا واحد سِفْر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن مجید کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

بَابٌ ۹۲۹ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

انْكَدَرَتْ: انْتَثَرَتْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: سُجِّرَتْ: ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى قَطْرَةٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْمَسْجُورُ: الْمَمْلُوءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ: سُجِرَتْ: أَفْضَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا. وَالْخُنَّسُ: تَخْنِسُ فِي مَجْرَاهَا تَرْجِعُ، وَتَكْنِسُ: تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ. تَنَفَّسَ: ارْتَفَعَ النَّهَارُ. وَالظَّنِينُ

سورۂ التکویر کی تفسیر

انْكَدَرَتْ منتشر ہو جائیں گے۔ حسن کا قول ہے: سُجِّرَتْ خشک ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے: الْمَسْجُورُ بھرا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے: سُجِرَتْ ایک دوسرے سے اس طرح مل جائیں کہ سب کا ایک ہی سمندر ہو جائے گا۔ الْخُنَّسُ اپنے چلنے کے مقام پر پھر لوٹ کر آنے والے، تَكْنِسُ ہرن کی طرح چھپ جانا۔ تَنَفَّسَ دن چڑھ گیا۔ الظَّنِينُ

اَلنُّجُومُ. وَالضَّنِيْنُ يُضَنُّ بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيْرَهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ اَدْبَرَ.

پر تہمت لگائی جا سکے۔ اَلضَّنِيْنُ بخیل۔ عمر کا قول ہے:۔ اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اپنی شکل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دیئے جائیں گے اس کے بعد پڑھا۔ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ اکٹھے کیے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں عَسْعَسَ پیٹھ پھیری، واپس پھرے۔

باب ۹۳۰ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ. فَاضَتْ. وَقَرَأَ الْاَعْمَشُ وَعَاصِمٌ. فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيْفِ. وَقَرَأَهٗ اَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيْدِ وَاَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ. وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِيْ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ شَآءَ اِمَّا حَسَنٌ وَاِمَّا قَبِيْحٌ وَطَوِيْلٌ وَقَصِيْرٌ.

سورۂ انفطار کی تفسیر

ربیع بن خثیم کا قول ہے:۔ فُجِّرَتْ پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور عاصم نے فَعَدَلَكَ کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ اہل حجاز تشدید کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل وصورت والا مراد لیتے ہیں اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں چاہا پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بدصورت، لمبے قد والا یا پستہ قد۔

باب ۹۳۱ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا. ثُوِّبَ جُوْزِيَ وَقَالَ غَيْرُهٗ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّيْ غَيْرَهٗ.

۲۰۴۶. حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ.

سورۂ تطفیف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ رَانَ گناہوں کا رنگ چڑھ جانا۔ ثُوِّبَ بدلہ دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے اَلْمُطَفِّفُ جو دوسرے کو پورا بدلہ نہ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

باب ۹۳۲ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ: كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ يَاْخُذُ كِتَابَهٗ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ. وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَآبَّةٍ. ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ لَا يَرْجِعُ اِلَيْنَا.

۲۰۴۷. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۂ انشقاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ اپنے نامۂ اعمال کو پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وَسَقَ اپنے جانوروں کو جمع کرنا۔ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے

عمرو بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہوگیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ جس کو اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا۔" فرمایا یہ تو نامۂ اعمال دیے جانے کا بیان ہے جو انہیں دیے جائیں گے لیکن جو حساب کی جانچ پڑتال میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہوگیا۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ :۔ "ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے" (آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا:۔ ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف۔ ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

بَاب ۹۳۳ الْبُرُوجِ

سورۂ البروج کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُودُ: شَقٌّ فِي الْأَرْضِ فُتِنُوا عُذِّبُوا.

مجاہد کا قول ہے:۔ الاخدود زمین کی دراڑیں، شگاف۔ فتنوا عذاب دیے گئے۔

بَاب ۹۳۴ الطَّارِقِ

سورۂ الطارق کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ: سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ.

مجاہد کا قول ہے:۔ ذات الرجع وہ بادل جو بار بار بارش برسائے۔ ذات الصدع سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

بَاب ۹۳۵ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

سورۂ الاعلیٰ کی تفسیر

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت کرکے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تشریف لائے یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے پھر حضرت عمار

نَجِدُ لَا يُقْرِئُ نَانَتَا بِنِ الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ حَتّٰى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا۔

بَابٌ ۹۳۶ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارٰى وَقَالَ مُجَاهِدٌ: عَيْنٌ آنِيَةٌ. بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حَمِيْمٍ آنٍ. بَلَغَ إِنَاهُ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً: شَتْمًا اَلضَّرِيْعُ نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ يُسَمِّيْهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيْعَ إِذَا يَبِسَ، وَهُوَ سُمٌّ بِمُصَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ. وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّيْنِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِيَابَهُمْ مَرْجِعَهُمْ۔

بَابٌ ۹۳۷ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْوَتْرُ اللّٰهُ. إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الْقَدِيْمَةُ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُوْدٍ لَا يُقِيْمُوْنَ. سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِيْ عُذِّبُوْا بِهِ. أَكْلًا لَمًّا السَّفُّ. وَجَمًّا الْكَثِيْرُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ غَيْرُهُ سَوْطَ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيْهِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. تَحَاضُّوْنَ: تُحَافِظُوْنَ وَتَحُضُّوْنَ يَأْمُرُوْنَ بِإِطْعَامِهِ. اَلْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ: يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ، إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى

بن یاسرؓ حضرت بلالؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تشریف لائے، پھر حضرت عمر بن خطابؓ بیس صحابۂ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنے آپ کی تشریف آوری پر، یہاں تک کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کہہ رہے تھے:۔ یہ اللہ کے رسول تشریف لائے۔ جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سورۃ الاعلیٰ اور ایسی چند سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سورۃ الغاشیہ کی تفسیر

ابن عباسؓ کا قول ہے:۔ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے:۔ عَيْنٌ آنِيَةٌ کناروں تک بھرا ہوا اور پینے کا وقت آگیا۔ حَمِيْمٍ آنٍ کناروں تک بھرے ہوئے۔ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً گالی، بدزبانی۔ اَلضَّرِيْعُ ایک گھاس جسے شبرق کہا جاتا ہے اسی کو اہل حجاز الضریع کہتے ہیں جبکہ وہ سوکھ جائے اور وہ زہریلی ہوتی ہے۔ بِمُصَيْطِرٍ مسلط ہونا، یہ ص اور س دونوں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ کا قول ہے:۔ إِيَابَهُمْ ان کے

سورۃ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ اَلْوَتْرُ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ پچھلے لوگ، اَلْعِمَادُ سے ستونوں والے مراد ہیں جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سَوْطَ عَذَابٍ وہ چیز جس کے ساتھ عذاب دیئے گئے۔ أَكْلًا لَمًّا جو ہاتھ آیا کھا جانا۔ جَمًّا بہت زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا نے پیدا کی اس کا جوڑا ہے اور اکیلا (الوتر) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول ہے:۔ سَوْطَ عَذَابٍ ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے بولتے ان میں سے سوط بھی ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تَحَاضُّوْنَ تم حفاظت کرتے ہو، وَتَحُضُّوْنَ کھانا کھلانے کا حکم دیتے ہیں۔ اَلْمُطْمَئِنَّةُ ثواب کی تصدیق کرنے والی۔ حسن کا قول ہے:۔ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ جب اللہ تعالیٰ اس کو قبض کرنا

اللّٰہِ وَاطْمَأَنَّ اللّٰہُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰہِ وَ

غَيْرُهُ جَابُوا: نَقَبُوا مِنْ جِيبِ الْقَمِيصِ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ، يَجُوبُ الْفَلَاةَ، يَقْطَعُهَا لَنَا. لَمَمْتُهُ أَجْمَعُ: أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ.

باب ۹۳۸ لَا أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهٰذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ وَمَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ وَوَالِدٍ آدَمَ وَمَا وَلَدَ لُبَدًا، كَثِيرًا. وَالنَّجْدَيْنِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ. مَسْغَبَةٍ: مَجَاعَةٍ. مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ، فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا. ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ، فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ.

باب ۹۳۹ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا بِمَعَاصِيهَا. وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا عُقْبَى أَحَدٍ.

کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور

ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے: جابوا سوراخ کیا، یہ جیب القمیص سے نکلا ہے کہ اس کا گریبان چاک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یجوب

سورۃ البلد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: بہذا البلد کہ مکہ جس میں تمہارے اور لوگوں کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ ووالد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اور وما ولد سے ان کی اولاد۔ لبدا کثرت سے۔ النجدین بھلائی اور برائی۔ مسغبۃ بھوک۔ متربۃ گرد آلودہ۔ کہتے ہیں کہ فلا اقتحم العقبۃ سے یہ مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔ پھر العقبۃ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ العقبۃ کیا ہے، وہ گردن کا چھڑانا یا بھوک میں کھانا کھلانا ہے۔

سورۃ والشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: بطغواہا اپنے گناہوں کی وجہ سے۔ ولا یخاف عقباہا کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا۔

ف: اس حدیث میں ہے کہ اہل مدینہ نے سب سے زیادہ خوشی اس موقع پر منائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے اور یہ آپ کے قدوم میمنت لزوم ہی کی برکت تھی کہ یثرب کہلانے والی بستی کا نام مدینہ منورہ ہو گیا۔ پہلے جو بیماریوں کا گھر تھا، وہ آپ کے باعث پوری دنیا کا دار الشفا بن گیا۔ کل تک جو بستی کسی شمار میں نہ تھی وہ آج سے اہل ایمان کے دلوں کی دھڑکن اور مرجع بن گیا۔ یہ خوشی اس وقت صرف اہل مدینہ تک محدود رہی کیونکہ اس روز مدینہ طیبہ دار الاسلام بن گیا تھا۔ اہل ایمان کو رہنے کے لیے ایک ٹھکانا مل گیا تھا۔

سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جس روز اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی وہ اس سے بھی اہم دن ہے کیونکہ اگر بالغرض دنیا میں آپ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو دنیا پہ جو نور رو بچھا سا یا اس کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ یہ صرف آپ ہی کا عدیم المثال وجود ہے جس نے گیسوئے ہستی کو اس درجہ سنوارا ہے۔ آپ کی اگر اس عالم آب و گل میں جلوہ آرائی نہ ہوتی تو انسان کو کبھی انسان بننے کا سلیقہ نہ آتا۔ اسی

السلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگارِ عالم نے آپ کی والدۂ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خواب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی۔ زمین آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی۔ انسانیت تڑپ رہی تھی۔ اسی لیے خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (۳: ۱۶۴)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہلِ ایمان پر کہ انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پہ اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

گویا گمراہی سے نجات ملنا، کلامِ الٰہی کی تلاوت کا میسر آنا، کتاب و حکمت سے حصہ ملنا، نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جیسی دولت کا حاصل ہونا محبوبِ پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں دارین کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور جس ہستی کے سبب یہ نعمتیں ملیں اور قیامت تک ملتی رہیں گی کیا وہ پیاسا جانِ رحمت نہ ہوا؟ کیا وہ رحمۃ للعالمین نہ ہوا؟ کیا کسی اور کے سبب اہلِ جہان کو اتنی نعمتیں ملیں یا مل سکتی ہیں؟ پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام خوشیوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی؟ کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے بڑھ کر عید نہیں ہے؟ اسی لیے سرزمینِ پاک و ہند کے سرتاج المحدثین یعنی خاتم المحققین، شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء) نے تصریح فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزی فاذا کان ھذا ابو لھب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم من امتہ یسر بمولدہ ویبذل ما تصل الیہ قدرتہ فی محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما کان جزاءہ من اللہ الکریم ان یدخلہ بفضلہ العمیم جنات النعیم ولا یزال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظھرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم ویظھر علیھم من مکانہ کل فضل عمیم وقتا

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، اس کو بھی جہنم کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کرنے پر بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت کے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کرے اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسبِ استطاعت محبت سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی جان کی قسم، اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اپنے فضلِ عمیم سے اُسے جنت میں داخل کرے اور اہلِ اسلام ہمیشہ سے آپ کی پیدائش کے مہینے میں محفلیں کرتے آئے ہیں اور ضیافتیں کرتے ہیں اور اُن میں طرح طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے۔ نیکیوں میں اضافہ کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

وبشرى عاجل بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالى شهر مولده المبارك اعيادًا ليكون اشد غلبة على من فى قلبه مرض وعناد۔

(ما ثبت من السنۃ، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، ص ۶۰)

کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ یہ اس سال کے لیے امان ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونے کی بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو آپ کی پیدائشِ مبارکہ کے لیل و نہار کو عیدیں بنائے تاکہ جس کے دل میں کوڑھ اور عناد ہے وہ خوب جلے بھنے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں اُن کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ سوں کا ہر کام محض رضائے الٰہی کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جلسہ میلاد النبی کر لینا ہی اظہارِ محبت کی سند نہیں ہے ہاں آتا ہے کہ اظہارِ محبت کے جتنے کام ہیں جلسہ میلاد النبی بھی اُن میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے۔ محبوبِ پروردگار سے محبت رکھنے کو جن طریقوں اور جن کاموں کے ذریعے ظاہر کیا جائے اُن کا ایک مقام اور تقدس ہے جس کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث عنایاتِ الٰہیہ کی موسلا دھار بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس جانِ رحمت کی ذرا سی بے ادبی پر چشم زدن میں جملہ اعمالِ صالحہ ختم ہو جاتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب اسید نا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اپنے حبیب کی سچی عقیدت و محبت عطا فرمائے اور اس بارگاہِ بیکس پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی، اہانت اور بے ادبی کے شائبہ تک سے محفوظ و مامون فرمائے، آمین۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اشقیٰ اس کا سبب ہے یہ بخت اٹھ کھڑا ہوا (آیت ۱۲) یعنی ایسا آدمی کھڑا ہوا جو زور آور، مفسد اور ابوزمعہ کی اپنے قبیلے میں مقتدر تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح مارتا پیٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس لٹاتا ہے۔ پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے ہو؟ ابومعاویہ، ہشام، عروہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوزمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

باب ۹۲ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِالْحُسْنٰى بِالْخَلَفِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى: مَاتَ. وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ. وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى.

۳۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا.

سورۂ واللیل کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے:۔ بالحسنٰی صلہ ملنے کا۔ مجاہد کا قول ہے:۔ تَرَدّٰی مرگیا۔ تَلَظّٰی جوش مارتا ہے اور عبید بن عمیر کی قرأت میں یہ لفظ تَتَلَظّٰی ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب حضرت ابوالدرداءؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے متعلق سنا تو وہ تشریف لائے اور فرمایا:۔ کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟ ہم نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں نے میری جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا، پڑھو۔ پس میں پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى، فرمایا:۔ کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب (حضرت ابن مسعود) کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا، سا اور میں نے اسی طرح نبی کریم

باب ۹۳ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى

۳۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُلُّنَا. قَالَ فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ وَأَشَارُوا إِلٰى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونِي عَلٰى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى وَاللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى کی تفسیر

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابوالدرداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے (شام) آگئے۔ پس وہ ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا:۔ تم میں سے عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا، سارے اسی طرح پڑھتے ہیں۔ فرمایا، تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے علقمہ کی جانب اشارہ کیا۔ فرمایا، جس طرح تم نے ان سے سنا ہے اسی طرح سورۂ واللیل پڑھو۔ پس علقمہ نے اس سورت میں وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى پڑھا۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں

باب ۹۴ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى

۳۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ [illegible] إِلَّا [illegible] الْجَنَّةِ

فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى کی تفسیر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا:۔ تم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اس [illegible]

وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى.

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

باب ۹۲۳ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورٌ فَلَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ.

باب ۹۲۴ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى إِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى.

باب ۹۲۵ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! پھر اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا۔ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کے مطابق آسانی مہیا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر پوری گزشتہ حدیث بیان کی۔

فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے کہ ایک لکڑی لے کر آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ فرمایا، عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی طرف آسانی مہیا کر دی جاتی ہے کیونکہ "تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اس کو آسانی مہیا کر دیں گے" (آیت ۵ تا ۷)۔ شعبہ کا بیان ہے کہ منصور نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے سلیمان کی حدیث سے اسے ...

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى کی تفسیر

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا:۔ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا جنت یا دوزخ میں لکھا ہوا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کریں؟ فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا۔ "تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے"....

(آیت ۵ تا ۱۰)

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى کی تفسیر

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ. فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرداگرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکا لیا اور اپنی اس چھڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا لکھا ہوا ہے کہ جنت میں ہوگا یا دوزخ میں اور وہ شقی ہوگا یا سعید۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم سے سعادت مند ہوگا۔ وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا: جو سعادت مند ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ (۹۲: آیت ۵ تا ۷)

۲۰۶۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ.

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز لے کر اس کے ساتھ زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں۔ فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دیے جاتے ہیں اور اگر وہ بدبختوں سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔

باب ۹۴۶ وَالضُّحٰی

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰی: اِسْتَوٰی. وَقَالَ غَيْرُهُ اَظْلَمَ وَسَكَنَ. عَائِلًا: ذُوْ عِيَالٍ.

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی تُقْرَاُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا اَبْغَضَكَ.

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰی صَاحِبَكَ اِلَّا اَبْطَاَكَ فَنَزَلَتْ. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی.

باب ۹۴۷ اَلَمْ نَشْرَحْ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. اَنْقَضَ اَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا اٰخَرَ كَقَوْلِهٖ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِيْ حَاجَتِكَ اِلٰى رَبِّكَ. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ اِذَا سَجٰی برابر ہو جائے۔ دوسرے کا قول ہے: کہ جب رات تاریک اور پُرسکون ہو جائے۔ عَائِلًا بال بچے دار۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا، پس ایک عورت (ابوسفیان کی بہن عورا بنت حرب زوجۂ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی:۔ اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں:۔ "چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت تا ۳) اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا:۔ یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبریل) آپ کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔ "تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۳)۔

سورۂ الم نشرح کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ وِزْرَكَ زمانہ جاہلیت میں۔ اَنْقَضَ بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایک کے ساتھ دوسری چیز، یہ اسی ارشاد ربانی کی طرح ہے جیسے هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فرمایا ہے۔ مجاہد کا قول ہے:۔ فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے۔ ابن عباس سے منقول ہے:۔ اَلَمْ نَشْرَحْ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے

بالاسلام۔

کھول دیا تھا۔

باب ۴۳۸ والتین

وقال مجاهد: هو التين والزيتون الذي يأكل الناس. يقال فما يكذبك فما الذي يكذبك بأن الناس يدانون بأعمالهم، كأنه قال ومن يقدر على تكذيبك بالثواب والعقاب.

۴۰۶۳۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال أخبرني عدي قال سمعت البراء رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فقرأ في العشاء في إحدى الركعتين بالتين والزيتون. تقويم الخلق.

سورۂ والتین کی تفسیر۔

مجاہد کا قول ہے، یہ انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں کہتے ہیں:۔ فما یکذبک جو شخص تمہیں جھٹلائے گا تو سب لوگ اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دیے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔ تقویم سے مراد پیدائش ہے۔

باب ۴۳۹ اقرأ باسم ربك الذي خلق

وقال قتيبة حدثنا حماد عن يحيى بن عتيق عن الحسن قال: اكتب في المصحف في أول الإمام بسم الله الرحمن الرحيم واجعل بين السورتين خطا. وقال مجاهد ناديه عشيرته. الزبانية الملائكة. وقال الرجعى المرجع. لنسفعن قال لنأخذن ولنسفعن بالنون وهي الخفيفة سفعت بيده أخذت.

۴۰۶۴۔ حدثنا يحيى حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب. حدثني سعيد بن مروان حدثنا محمد بن عبد العزيز بن أبي رزمة أخبرنا أبو صالح سلمويه قال حدثني عبد الله عن يونس بن يزيد قال أخبرني ابن شهاب أن عروة بن الزبير أخبره أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان أول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم الرؤيا الصادقة في

سورۂ علق کی تفسیر۔

قتیبہ، حماد، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کرو اور دو سورتوں کے درمیان امتیاز کے لیے بھی۔ مجاہد کا قول ہے۔ نادیہ اپنے رشتہ دار۔ الزبانیۃ فرشتے۔ اور کہا ہے۔ الرجعی لوٹنا۔ لنسفعن یہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور سفعت بیدہ سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح کی طرح وہی منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو جاتا۔ پھر خلوت کی محبت آپ کے دل میں ڈال دی گئی۔ چنانچہ آپ غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور اس کے اندر عبادت کرتے رہتے۔ یعنی کئی راتوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنی زوجۂ مطہرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق
الصبح. ثم حبب إليه الخلاء فكان يلحق
بغار حراء فيتحنث فيه. قال والتحنث:
التعبد الليالي ذوات العدد قبل أن يرجع إلى
أهله ويتزود لذلك، ثم يرجع إلى خديجة
فيتزود بمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار
حراء فجاءه الملك فقال: اقرأ فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما أنا بقارئ قال
فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني
فقال اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني
الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال
اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثالثة
حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ
باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من
علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

الآيات إلى قوله علم الإنسان ما لم يعلم
فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجف بوادره حتى دخل على خديجة فقال
زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه
الروع قال لخديجة أي خديجة ما لي لقد
خشيت على نفسي فأخبرها الخبر قالت
خديجة كلا أبشر فوالله لا يخزيك الله أبدا
فوالله إنك لتصل الرحم وتصدق الحديث
وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف
وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة
حتى أتت به ورقة بن نوفل وهو ابن عم
خديجة أخي أبيها وكان امرأ تنصر في الجاهلية
وكان يكتب الكتاب العربي ويكتب من
الإنجيل بالعربية ما شاء الله أن يكتب وكان

اسی طرح کھانے پینے کی ضروری چیزیں لے کر چلے جاتے، یہاں تک کہ جب
آپ غار میں تھے تو دفعۃً اچانک یعنی فرشتہ (حضرت جبرئیل) آیا اور اس نے کہا۔
پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ میں پڑھنے والا
نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبوچا یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو۔ میں نے
جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے
مجھے دوسری دفعہ دبوچا، یہاں تک کہ مجھے تکلیف
محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو۔
میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر
اس نے مجھے تیسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے
چھوڑ کر کہا:۔ "پڑھو اپنے رب کے
نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون
کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا
رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے
لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (آیت ۱ تا ۵)۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے ساتھ کانپتے ہوئے لوٹے، یہاں تک کہ حضرت
خدیجہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمانے لگے:۔ مجھے کمبل
اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا
دیا۔ یہاں تک کہ خوف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت
خدیجہ سے فرمایا:۔ اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا
اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا:۔ ایسا ہے تو آپ
کو خوشخبری ہو، خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا
کیونکہ خدا کی قسم! آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ
برداشت کرتے ہیں، معذوروں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع
کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے
ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں، جو
ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور
عربی لکھا کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انجیل سے عربی میں

شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ قَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

لکھا تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو گئے تھے پس حضرت خدیجہ نے کہا۔ بھائی جان! ذرا اپنے بھتیجے کی بات تو سنیے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا۔ اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا۔ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش! میں جوان ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا، ہاں۔ جو شخص بھی یہ چیز لے کر آیا جو آپ لائے ہیں تو اُسے اذیت پہنچائی گئی اور اگر میں آپ کے اس زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک بند رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا غم محسوس کرنے لگے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کے بند ہونے کے دوران کا واقعہ بیان فرما رہے تھے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈرا، گھر لوٹ آیا اور کہا۔ مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (سورۃ المدثر، آیت ۱ تا ۵)۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں جن کی زمانہ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر متواتر وحی آنے لگی۔

بَابُ ۹۵۰ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

۲۰۶۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعے وحی کی ابتدا ہوئی۔ پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ "پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ قَوْلُهُ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔

رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا" (آیت ۱ تا ۵)

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

عبداللہ بن محمد، عبدالرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کی ابتدا ہوئی پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا: "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا" (آیت ۱ تا ۵)

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا۔ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۹۵۱ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ کی تفسیر

ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطاکار (آیت ۱۵-۱۶)

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل نے کہا، اگر میں محمد کو کعبے کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں جا پہنچے۔ ابوجہل نے کہا، اگر میں اسی طرح کرتا تو فرشتہ مجھے ضرور پکڑ لیتا۔ عمرو بن خالد، عبیداللہ، عبدالکریم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ۹۵۲ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

سورۃ القدر کی تفسیر

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُطْلَعُ مِنْهُ. أَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ أَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ [illegible]

المَطلَع بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور المَطلِع سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنزَلنٰہُ میں ہ کی ضمیر قرآن مجید سے کنایہ ہے۔ اَنزَلنٰہُ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے [illegible]

الجمیع لیکون اثبت واوکد

باب ۹۵۳ لم یکن

مُنفکّین، زائلین۔ قیّمۃ، القائمۃ، دین القیّمۃ، اضاف الدین الی المؤنث۔

۲۰۶۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ سمعت قتادۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابیّ ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمّانی؟ قال نعم فبکی۔

۲۰۷۰۔ حدثنا حسان بن حسان حدثنا ھمام عن قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابیّ ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن قال ابیّ آللہ سمّانی لک؟ قال اللہ سمّاک لی فجعل ابیّ یبکی قال قتادۃ فانبئت انہ قرأ علیہ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب۔

۲۰۷۱۔ حدثنا احمد بن ابی داؤد ابوجعفر المنادی حدثنا روح حدثنا سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابیّ بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرئک القرآن قال اللہ سمّانی لک؟ قال نعم قال وقد ذکرت عند رب العٰلمین؟ قال نعم فذرفت عیناہ۔

باب ۹۵۴ اذا زلزلت الارض زلزالھا

قولہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یقال اوحٰی لھا اوحٰی الیھا ووحٰی لھا ووحٰی الیھا واحد۔

۲۰۷۲۔ حدثنا اسمٰعیل [illegible]

لفظ لاتے ہیں جو جمع کا معنی دے اور اس میں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے۔

سورۃ البینہ کی تفسیر

مُنفکّین دور ہونے والے۔ قیّمۃ قائم ہونے والی دین القیّمۃ یہاں دین کو مونث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفروا والی سورت پڑھ کر سناؤں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں پس یہ رونے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں حضرت ابی عرض گزار ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت ابی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن مجید سناؤں عرض گزار ہوئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا میں پروردگار عالم کے نزدیک یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا۔ ہاں۔ پس ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

سورۂ زلزال کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (آیت)۔ [illegible]

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے ہیں ایک کے لئے اجر ہے دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے کے لئے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لئے ہے جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے پالا۔ پھر وہ اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے باندھ دیتا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ رسی پہنچے گی اتنی ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے پر چلا جائے تو گھوڑے کے ہر قدم اور گوبر کے بدلے اس شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گذرے اور اس کا پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس آقا کو اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی۔ اس مقصد کے لئے گھوڑا رکھنا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے جس آدمی نے فائدہ حاصل کرنے اور سوال سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ بھلایا، تو اس مقصد کے لیے گھوڑا پالنا آدمی کے لیے پردہ پوشی ہے جس آدمی نے فخر وغرور یا عداوت دکھانے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں فرمائی ماسوائے اس آیت کے جو عام اور جامع ہے۔ "تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا اسے بھی دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے گا اسے بھی دیکھ لے گا"۔

۲۰۷۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا، اس بارے میں تو مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی ماسوائے اس آیت کے جو جامع اور عام ہے۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (آیت ۷،۸)۔

بَابُ ۹۵۵ وَالْعَادِيَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْكَنُودُ: الْكَفُورُ. يُقَالُ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا. لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ أَجْلِ

سورۃ والعادیات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: اَلْكَنُودُ ناشکری کرنے والا کہتے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ان کے ذریعے گرد وغبار اڑاتے ہیں۔ لِحُبِّ الْخَيْرِ مال کی محبت

حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَخِيلٌ. وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ، حُصِّلَ، مُيِّزَ.

لشدید ضرور بخیل ہے، کیونکہ بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔ حصل کھول دی جائے گی۔

باب ۹۵۶ الْقَارِعَةُ

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ كَالصُّوفِ.

سورۂ القارعہ کی تفسیر

کالفراش المبثوث جس طرح ٹڈیاں ایک دوسری پر چڑھی رہتی ہیں اسی طرح آدمی ایک دوسرے پر گرے پڑے ہونگے کالعھن روئی کی طرح۔ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں اس کی جگہ کالصوف ہے۔

باب ۹۵۷ أَلْهَاكُمُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ.

سورۂ تکاثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے :۔ التکاثر مال اور اولاد کی کثرت۔

باب ۹۵۸ وَالْعَصْرِ

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ.

سورۂ والعصر کی تفسیر

یحیٰی کا قول ہے :۔ الدھر جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

باب ۹۵۹ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

الْحُطَمَةُ: إِسْمُ النَّارِ، مِثْلُ سَقَرَ وَلَظَى.

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

الحطمۃ۔ یہ سقر اور لظٰی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

باب ۹۶۰ أَلَمْ تَرَ

قَالَ مُجَاهِدٌ أَبَابِيلَ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ.

سورۂ فیل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے : ابابیل متواتر اور جھنڈ کے جھنڈ۔ ابن عباس کا قول ہے :۔ من سجیل یہ سنگ و گل کا معرب ہے۔

باب ۹۶۱ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لِإِيلَافِ أَلِفُوا ذَلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. وَآمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِإِيلَافِ لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ.

سورۂ قریش کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ لایلاف اس کی الفت ہی کہ انہیں سردیوں اور گرمیوں میں سفر گراں نہیں گزرتا۔ اٰمنھم اُن کے دشمنوں سے حرم میں۔ ابن عیینہ کا قول ہے :۔ لایلاف میری جو نعمت قریش پر ہے۔

باب ۹۶۲ اَرَاَیْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّوْنَ يُدْفَعُوْنَ سَاهُوْنَ لَاهُوْنَ وَالْمَاعُوْنَ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: اَلْمَاعُوْنُ: اَلْمَاءُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوْضَةُ وَاَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

سورۃ الماعون کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: یدُعّ اس کے حق سے ہٹاتا ہے کہتے ہیں کہ یہ دَعَعْتُ سے ہے یعنی یُدَعُّوْنَ دھکے دیا، ہٹایا، ساھون بھولے ہوئے، الماعون ہر ایک اچھی بات۔ بعض اہل عرب کا قول ہے: الماعون پانی۔ عکرمہ کا قول ہے: ماعون میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا درجہ بلحاظ فرضیت ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

باب ۹۶۳ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَانِئَكَ: عَدُوَّكَ.

سورۃ الکوثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: شَانِئَكَ تمہارا دشمن۔

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا: یہ کوثر ہے۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: سَاَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ: نَهَرٌ اُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ.

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ — اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں اس کے برتن تاروں کی گنتی کے برابر ہیں اسی طرح زکریا، ابوالاحوص، مطرف نے ابواسحاق سے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ. قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیشک الکوثر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو مرحمت فرمائی۔ ابوبشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن

يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدُ النَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ .

جبیر نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالٰی نے آپ کو خصوصی طور پر مرحمت فرمائی۔

بَاب ۹۶۶ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

سورۃ الکافرون کی تفسیر

يُقَالُ لَكُمْ دِيْنُكُمُ الْكُفْرُ . وَلِيَ دِيْنُ الْاِسْلَامِ وَلَمْ يَقُلْ دِيْنِيْ لِاَنَّ الْاٰيَاتِ بِالنُّوْنِ ، فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيْنِ وَيَشْفِيْنِ - وَقَالَ غَيْرُهُ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ اَلْاٰنَ ، وَلَاۤ اُجِيْبُكُمْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ ، وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا .

کہتے ہیں لَکُمْ دِیْنُکُمْ یعنی کفر تمہارے لئے اور وَلِیَ دِیْنِ یعنی اسلام ہمارے لئے۔ یہاں دِیْنِیْ نہیں کہا کیونکہ یہ آیتیں نون سے ختم ہو رہی ہیں جیسے باعث یاء حذف ہو گئی ہے جیسا کہ یَہْدِیْنِ اور یَشْفِیْنِ میں ہے دوسرے کا قول ہے لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ یعنی اس وقت عبادت کرتا ہوں اور نہ میں کسی بت کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ اور یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے متعلق فرمایا گیا وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا (سورۃ المائدہ، آیت ۶۴)۔

ف: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اَلْکَوْثَر وہ بھلائی ہے جو خدائے ذوالمنن نے صرف اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے اور وہ دنیا میں کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی مرحمت نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ) نے تو تفسیر کبیر میں اس کی پندرہ تفسیریں بیان فرمائی ہیں گویا وہ الکوثر کی مفصل تفسیر ہے اور اس حدیث میں اجمالی تفسیر ہے کہ اس سے مراد خصائص مصطفٰی ہیں۔ پروردگار عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب کو بھی عطا فرمایا اور ان تمام مجموعی کمالات کے علاوہ بعض ایسے کمالات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ عطا فرمائے جائیں گے۔ آپ کی تنہا ذات کمالاتِ اولین و آخرین کی جامع بھی ہے اور خصائص مصطفٰی ان کے علاوہ ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ہدایات بخاری شریف جلد سوم الحدیث ۱۴۹۲ میں بھی ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

بَاب ۹۶۷ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

سورۃ النصر کی تفسیر

۷۷ ..حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ، مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ .

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سورۂ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح نہ پڑھی ہو۔ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

٢٠٧٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا.

٢٠٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالُوا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُورِ قَالَ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَجَلٌ أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ.

بَابُ ٩٦٦ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

٢٠٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ هُوَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں اکثر :۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي پڑھا کرتے تھے اور یہ آیت :۔ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا" کی تعمیل میں تھا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ ارشادِ باری تعالیٰ :۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہروں اور محلات کے فتح ہونے کا بیان ہے انہوں نے فرمایا :۔ اے ابن عباس تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے یا آپکی اس پیرائے میں مثال بیان فرمائی ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کی تفسیر

بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور انسانوں کی جانب اس کی نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے برابر بٹھایا کرتے تھے۔ بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ انکے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ اسکی وجہ جانتے ہیں چنانچہ حضرت عمر نے ایک روز مجھے بلایا تو میں ان بزرگوں کے ہمراہ آپکی خدمت میں حاضر ہوا میرے خیال میں مجھے اس روز صرف اس لئے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے حضرت عمر نے ان سے فرمایا۔ آپ ارشادِ باری تعالیٰ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور ہمیں فتح سے نوازا جائے اور بعض حضرات خاموش رہے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا چنانچہ حضرت عمر نے مجھ سے کہا۔ اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا، میں تو یہ نہیں کہتا فرمایا

أَجَلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ.

پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا چنانچہ فرمایا: "جب اللہ کی مدد اور فتح آئے" اور یہ آپکے وصال کی نشانی ہے کہ "تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ کرنے والا ہے۔" حضرت عمر نے فرمایا: جو تم بیان کر رہے ہو میں بھی اس

ف: سورۃ النصر کے اندر ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو سرکار دو عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پر دلالت کر رہا ہو۔ باوجود حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس میں آپ کے وصال کی خبر موجود ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے بلکہ سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے یہ بات بتائی تھی۔ ثابت ہوا کہ کتاب الٰہی کے بارے میں جو الراسخون فی العلم جانتے تھے وہ دوسرے حضرات کے بس کی بات نہیں۔ لہٰذا اُن بزرگوں کا دامن تھامے بغیر اللہ کی کتاب کو سمجھا نہیں جا سکتا اور اُن حضرات کی تحقیقات جلیلہ اور ارشادات عالیہ تفاسیر معتبرہ کے پرانے ذخیروں میں محفوظ ہیں۔ یہ نورانیت حاصل کرنے کے لیے اُن سے استفادہ کیے بغیر چارہ نہیں۔ جو ملت اسلامیہ کو یہ پٹی پڑھائے کہ قرآن کریم کا علم تفاسیر کے پرانے ذخیروں سے حاصل نہیں کرنا چاہیے بلکہ اعلیٰ درجے کے پروفیسروں سے یہ علم حاصل کرنا چاہیے، وہ مسلمانوں کو قرآن مجید کے حقیقی معانی سے محروم رکھنے میں کوشاں اور شتر بے مہار بنانے کا خواہاں ہے۔ ہر علم اُس میدان کے باکمال حضرات سے سیکھا جاتا ہے اور اُن کی تحقیقات جلیلہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ جو پروفیسر قرآن کریم کے پرانے ذخیروں کو لایعنی اور غلط سمجھ کر کلام الٰہی کا مطلب بیان کرے گا، وہ خود اور اس سے بے بہرہ ہوگا کسی کو کیا بتائے گا۔ خدائے ذوالمنن ایسے مضلین و منکرین کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب ۹۶ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ

سورۂ لہب کی تفسیر

تَبَابٌ: خُسْرَانٌ. تَتْبِيبٌ: تَدْمِيرٌ.

تَبَابٌ خسارہ، نقصان۔ تَتْبِيبٌ ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔

۲۰۸... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ" (سورۂ الشعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کوہِ صفا پر جا چڑھے اور پھر آپ نے پکارا: یا صباحاہ (مدد کے لئے دوڑو) لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے پاس آکر جمع ہو گئے چنانچہ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے: ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا: تو میں تمہیں جہنم کے اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے

عَذَابٍ شَدِيدٍ. قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا. ثُمَّ قَالَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هٰكَذَا. قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ.

بَابٌ ٩٦٨ وَتَبَّ مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ.

٢٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى: يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ. فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ. فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا.

بَابٌ ٩٦٩ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

٢٠٨٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ. وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ. يُقَالُ: مِنْ مَسَدٍ لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

بَابٌ ٩٧٠ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ أَحَدٌ أَيْ وَاحِدٌ.

٢٠٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ [illegible] اللهُ

ابولہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا! پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اعمش نے جس روز یہ حدیث سنائی تو وَقَدْ تَبَّ سے۔

مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ کی تفسیر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی بطحا کی جانب نکلے پھر ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور ندا فرمائی: یَا صَبَاحَاہ (مدد کے لئے دوڑو) تو قریش آپ کے پاس آ جمع ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو میں تمہیں (جہنم کے) اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ اس پر ابولہب نے کہا: تو ہلاک ہو جائے کیا ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمائی۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ کی تفسیر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب ابولہب نے حضور سے کہا: تو ہلاک ہو، کیا ہمیں اسی لئے اکٹھا کیا تھا؟ اس پر یہ سورت نازل ہوئی: ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا اور اس کی بیوی جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ مجاہد کا بیان ہے کہ چغل خوری کی گٹھڑیاں اٹھائے پھرتی تھی۔ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ کے بارے میں کہتے ہیں کہ گوندنے کی چھال سے بٹی ہوئی رسی اور وہ زنجیر ہے جو جہنم میں ڈالی جائے گی۔

سورۂ اخلاص کی تفسیر

کہتے ہیں کہ اَحَدٌ پر تنوین نہیں بلکہ اس کا معنی ہے اکیلا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم [illegible] علیہ وسلم [illegible]

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ مجھے پہلے پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی دفعہ بنانا میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے مشکل نہیں ہے اور اس کا گالی دینا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز ہوں اور نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے مجھے جنا اور نہ کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

بَابُ ۹۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا

الصَّمَدَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى سُودَدُهُ.

اللّٰہُ الصَّمَدُ کی تفسیر

اہل عرب اپنے سردار کو اَلصَّمَد کہتے تھے۔ ابو وائل کا قول ہے کہ السَّیِّد اسے کہتے جس پر سرداری ختم ہوتی۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی۔ جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ جو وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں جو کسی کو جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کُفُوًا، کَفِیئًا اور کِفَاءً تینوں کا معنی ایک ہے۔

بَابُ ۹۲ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ اللَّيْلُ. إِذَا وَقَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ، يُقَالُ أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ الصُّبْحِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ.

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ غاسق رات۔ اِذَا وَقَبَ سورج غروب ہونے کا وقت کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فَرَق سے فَلَق زیادہ روشن ہوتی ہے وَقَبَ جب تاریکی ہر چیز پر چھا جائے۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے مجھے

قِيلَ لِي فَقُلْتُ، فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بَابٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

سورۃ الناس کی تفسیر

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْوَسْوَاسِ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللهُ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ

ابن عباس سے منقول ہے۔ الوسواس جب بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے چھوتا ہے اور جب ذکر الٰہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ، قَالَ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے کہا کہ اے ابو المنذر! آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود تو یوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جو مجھے بتایا گیا میں تو وہی کہتا ہوں۔ پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

فَضَائِلُ الْقُرْآنِ

قرآنِ کریم کے فضائل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بَابٌ كَيْفَ نُزُولُ الْوَحْيِ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

نزولِ وحی کی کیفیت اور پہلی وحی

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَلْمُهَيْمِنُ: اَلْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ.

ابن عباس کا قول ہے۔ المہیمن امین یعنی قرآن کریم تمام سابقہ کتابوں کا امین ہے۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزولِ قرآن کے وقت دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افزائے خلق رہے۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

معتمر نے ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ. فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

پاس تھیں، پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ ادا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ وحیہ کلبی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو یہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں تو یہی سمجھی تھی یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا۔ آپ نے خبر دی کہ مجھے جبریل نے بتایا ہے جو کچھ فرمایا (میرے والد معتمر کہتے) والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۲۰۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی اسے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی، پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیرو کار سب سے زیادہ ہوں گے۔

۲۰۹۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجنی شروع کر دی یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

۲۰۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار پڑ گئے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا پس ایک عورت (یعنی ام جمیل زوجہ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (سورۂ والضحیٰ، آیت ۱ تا ۳)

بَابُ ۹۷۵ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے

وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

٢٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا۔

٢٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

قرآنا عربیا سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل واضح ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کریں اور اُن سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن کریم اُن کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے یہی کیا۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابہ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے تو ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے جبّے میں احرام باندھا ہوا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا آنا شروع ہو گیا۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور خراٹوں جیسی آواز آرہی تھی۔ تھوڑی دیر تک یہی حالت رہی پھر رفع ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے بارے میں ابھی پوچھا تھا؟ پس اس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو ڈالو اور جبّہ اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

باب جمع القرآن

۲۰۹۵. حدثنا موسى بن اسمعيل عن ابراهيم بن سعد حدثنا ابن شهاب عن عبيد بن السباق ان زيد بن ثابت رضي الله عنه قال ارسل الي ابو بكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابو بكر رضي الله عنه ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن واني اخشى ان يستحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن واني ارى ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر قال زيد قال ابو بكر انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علي مما امرني به من جمع القرآن قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل ابو بكر يراجعني حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر رضي الله عنهما فتتبعت القرآن اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حتى ...

قرآن مجید کا جمع کرنا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب بھی ان کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا کی قسم پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پس حضرت عمر برابر اس بارے میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بھی لکھ کر دیا کرتے تھے۔ پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کر دو۔ پس خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ اس سے بھاری نہ تھا جو مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کروں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس برابر میں حضرت ابوبکر سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ...... پس یہ جمع کیا ہوا ... حضرت ابوبکر ... اللہ تعالیٰ عنہ

عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

٢٠٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا

کے پاس رہا، جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم کی تحویل میں رہا۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ زمانہ عثمانی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جب اہل شام اور اہل عراق کی معیت میں ارمینیہ اور آذربائیجان کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں اختلاف نے تڑپا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ عرض گزار ہوئے: اے امیر المومنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے پہلے اس امت کی دستگیری فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے پاس پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے وہ ہمیں عنایت فرمائیے ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔

حضرت عثمان نے آخر الذکر تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ جب تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔ پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا۔ حکم دیا کہ ان کے خلاف جو کسی کے پاس قرآن کریم کے نام سے لکھا ہوا ہو اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب کو خارجہ بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس مل گئی: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ [illegible]

فِي سُوَرِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

نسخوں کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اسے لکھ دیا۔

بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے کاتب

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ، إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى آخِرِهِ.

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) بلا کر فرمایا: بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیتے رہے لہٰذا قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری کے پاس ملیں اور ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ..... تا آخر سورت۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ، لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ... نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زید بن ثابت کو بلاؤ اور دوات اور تختی، دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں۔ راوی کو شک ہے کہ شاید آپ نے شانے کی ہڈی کا پہلے نام لیا۔ آپ نے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ لکھنے کے لیے فرمایا۔ اس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو بن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے جو بینائی سے محروم تھے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے بارے میں کیا حکم ہے جبکہ میں تو بصارت سے محروم ہوں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

بَابُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآن کریم سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا۔ لیکن میں زیادہ ... قراءتوں

فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

۲۱۰۰ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

بَابُ ۹۵۹ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ

۲۱۰۱ — حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ [illegible] عَائِشَةَ أُمِّ [illegible]

تک اجازت مل گئی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اُن سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن القاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے اندر میں نے ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کئی ایک قرأت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اُس قرأت میں نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی کے دوران میں اُن پر ٹوٹ پڑتا لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر سے کام لیا اور پھر میں نے اپنی چادر اُن کے گلے میں ڈال کر کہا: تمہیں اس طرح یہ سورت کس نے پڑھائی جس طرح میں نے تمہاری زبانی سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم نے جھوٹ بولا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو دوسرے طرح پڑھائی ہے۔ پس میں انہیں کھینچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور میں عرض گزار ہوا کہ جس طرح آپ نے سورۃ الفرقان مجھے سکھائی ہے میں نے انہیں اس سے مختلف طریقے پر پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! تم پڑھو۔ پس انہوں نے سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی زبانی سنی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی طرح نازل ہوئی ہے پھر فرمایا: اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے آسان ہو اُسی طریقے سے پڑھا کرے۔

قرآن مجید کی ترتیب و تالیف

یوسف بن ماہک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس نے کہا: کونسا کفن بہتر ہے؟ حضرت صدیقہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کفن

المؤمنين رضي الله عنها إذ جاءها عراقي فقال أي الكفن خير؟ قالت ويحك وما يضرك؟ قال يا أم المؤمنين أريني مصحفك. قالت لم؟ قال لعلي أولف القرآن عليه فإنه يقرأ غير مؤلف. قالت وما يضرك أيه قرأت قبل إنما نزل أول ما نزل منه سورة من المفصل فيها ذكر الجنة والنار، حتى إذا ثاب الناس إلى الإسلام نزل الحلال والحرام، ولو نزل أول شيء لا تشربوا الخمر لقالوا لا ندع الخمر أبدا، ولو نزل لا تزنوا لقالوا لا ندع الزنا أبدا، لقد نزل بمكة على محمد صلى الله عليه وسلم وإني لجارية ألعب بل الساعة موعدهم والساعة أدهى وأمر، وما نزلت سورة البقرة والنساء إلا وأنا عنده. قال فأخرجت له المصحف فأملت عليه أي السورة.

٢١٠٢ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد سمعت ابن مسعود يقول بني إسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء إنهن من العتاق الأول وهن من تلادي.

٢١٠٣ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة أنبأنا أبو إسحاق سمع البراء رضي الله عنه قال تعلمت سبح اسم ربك قبل أن يقدم النبي صلى الله عليه وسلم.

٢١٠٤ - حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن شقيق قال قال عبد الله قد علمت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرؤهن اثنين اثنين في كل ركعة فقام

مجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا: اے ام المومنین! مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھائیے۔ فرمایا: بھلا کس لیے؟ عرض کی تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کر لوں کیونکہ لوگ خلاف ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا کبھی ترک نہیں کریں گے۔ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں یہ آیت: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے (سورۃ القمر آیت ۴۶) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کودتی تھی اور جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء نازل ہوئیں تو میں آپ کی حضوری میں تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مصحف نکالا

عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل، سورۃ الکہف، سورۂ مریم، سورہ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں سے ہیں اور مدتوں سے میرے ذخیرہ معلومات میں ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (مدینہ منورہ میں) تشریف لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے۔ جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے ان کے بارے میں ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی بیس سورتیں تو

فسألناه فقال عشرون سورة من أول المفصل على تأليف ابن مسعود آخرهن الحواميم حم الدخان وعم يتساءلون .

مفصل (لمبی) ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اور ان کی دوسری (درمیانی) حٰم والی سورتیں یعنی الدخان اور عم یتساءلون ہیں ۔

باب ۹۸ کان جبریل یعرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جبرئیل رسول خدا کے ساتھ قرآن کریم کا دورہ کیا کرتے تھے ۔

وقال مسروق عن عائشة عن فاطمة عليها السلام أسر إلى النبي صلى الله عليه وسلم أن جبريل كان يعارضني بالقرآن كل سنة وإنه عارضني العام مرتين ولا أراه إلا حضر أجلي .

مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبرئیل میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے ۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا وقتِ وصال آگیا ہے ۔

۲۱۰۵ ۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : كان النبي صلى الله عليه وسلم أجود الناس بالخير وأجود ما يكون في شهر رمضان لأن جبريل كان يلقاه في كل ليلة في شهر رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن فإذا لقيه جبريل كان أجود بالخير من الريح المرسلة .

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو آپ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آجاتی کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک متواتر حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے ۔ جب حضرت جبرئیل حاضر بارگاہ معلٰی ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے ۔

۲۱۰۶ ۔ حدثنا خالد بن يزيد حدثنا أبو بكر عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة قال : كان جبريل يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض فيه وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض فيه .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا اور پہلے آپ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا ۔

باب ۹۹ القراء من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

رسولِ خدا کے اصحاب میں قاری حضرات ۔

٢١٠٧۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ہمارہ ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو۔ یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولی ابوحذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

٢١٠٨۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شقیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

٢١٠٩۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تحسین فرمائی تھی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آرہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اس پر حد قائم کی گئی۔

٢١١٠۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید

سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ اَيْنَ اُنْزِلَتْ وَلَا اُنْزِلَتْ اٰيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَ اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ۔

کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

ف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۳ء) ہمارے امام اعظم یعنی امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کے امام اعظم ہیں۔ ان کی تحقیقات جلیلہ اور علوم و معارف ہی زیادہ تر فقہ حنفی کی بنیاد ہیں کیونکہ انہوں نے اور ان کے بلند پایہ شاگردوں نے کوفہ کو مدینۃ العلم بنا دیا تھا۔ سونے پر سہاگے کا کام اس وقت ہو گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۴۰ھ / ۶۶۰ء) نے کوفہ کو دار الخلافہ بنالیا۔ اس طرح کوفہ شہر ان دونوں بزرگوں کے علوم و معارف اور کتنے ہی دیگر اہل علم حضرات کا مسکن بن گیا تھا۔ یہ صورت حال امام ابو حنیفہ اور ان کے رفقائے کار کے لیے تائید ایزدی ثابت ہوئی جس کے باعث کوفہ میں بہت کچھ مل گیا۔

اسی سلسلے کی حدیث ۲۱۰۶ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حضرات سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔ جملہ صحابہ کرام میں منتخب قاری یہ چار حضرات ہیں۔ ان چاروں میں سر فہرست حضرت ابن مسعود، معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود امت محمدیہ کے سب سے بڑے قاری ہیں۔ حدیث ۲۱۰۸ میں ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا سبھی اس بات پر اتفاق تھا کہ ان سے بڑا قرآن خوان اور قرآن دان کسی کو نہیں جانتے تھے۔ اس حدیث ۲۱۱۰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تحدیث نعمت کے طور پر وضاحت فرما دی کہ قرآن مجید کے بارے میں ان کی معلومات کیا ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کے اور جملہ بزرگوں کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ، تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے تھے یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔ فضل، حسین بن واقد، ثمامہ نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ، اَبُو الدَّرْدَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابو الدرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ، قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ.

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلِيٌّ أَقْضَانَا أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحَنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُولُ. أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا.

حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ ہم (حضرت ابوزید) کے وارث ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا علی ہمارے سب سے بڑے قاضی (فیصلہ کرنے والے) اور ابی بن کعب ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں لیکن ہم ابی کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہذا ایسی چیز کو میں کس طرح چھوڑ دوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۶)۔

بفضلہ تعالیٰ جلد دوم مکمل ہوئی

جدول۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۴۹	۱۴۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
〃 ۱۲	۱۵۰ تا ۲۸۴	۱۳۵	۲۰۹ تا ۴۲۳	۲۱۵
〃 ۱۳	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۴۲۴ تا ۶۸۱	۲۵۸
〃 ۱۴	۳۵۲ تا ۴۱۴	۶۳	۶۸۲ تا ۹۶۲	۲۸۱
〃 ۱۵	۴۱۵ تا ۴۶۷	۵۳	۹۶۳ تا ۱۱۲۶	۱۶۴
〃 ۱۶	۴۶۸ تا ۵۰۴	۳۷	۱۱۲۷ تا ۱۳۴۹	۲۲۳
〃 ۱۷	۵۰۵ تا ۵۴۴	۴۰	۱۳۵۰ تا ۱۵۱۹	۱۷۰
〃 ۱۸	۵۴۵ تا ۶۹۶	۱۵۲	۱۵۲۰ تا ۱۷۶۴	۲۴۵
〃 ۱۹	۶۹۷ تا ۸۱۰	۱۱۴	۱۷۶۵ تا ۱۹۱۲	۱۴۸
〃 ۲۰	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۱۹۱۳ تا ۲۱۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳